یہ بستی اب بھی بازار ختن ہے باکمالوں سے
غزال آنکھیں چراتے ہیں عظیم آبادوالوں سے
فضل حق آزاد عظیم آبادی

پندار
The Leading Urdu Daily of Bihar
PINDAR पिन्दार
Web: www.pindar.in

”میں نہیں کہتا کہ علامہ سید فضل حق آزاد کوئی ایسے فنکار تھے جنہیں فوق العادات یا فوق الفطری وجود تصور کیا جائے۔ لیکن اتنا تو کہا ہی جاسکتا ہے کہ ان کے اندر تخلیقی وحدت کی ایسی توانائی موجود تھی جس کی وجہ سے وہ اس مقام تک گئے جہاں مایہ فکر، اسلوب فکر اور ترسیلِ فکر کی وحدت نے انہیں صاحب کمال فنکار کے مرتبے تک پہنچادیا۔“ ڈاکٹر حامد علی خان

PATNA, FRIDAY 19.09.2025 Pages-12 Late City PRICE Rs. 2.00
ایڈیٹر : عبدالخالق احسانی
Vol.52 No.254 پٹنہ، جمعہ ۱۹/ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۶/ ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ

شاہ۔نتیش کی بند کمرے میں ملاقات

پٹنہ، 18 ستمبر (پی این ایس): مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیراعلیٰ نتیش کمار کی جمعرات کو یہاں تقریباً آدھے گھنٹے تک بند کمرے میں میٹنگ ہوئی۔ ذرائع کے مطابق دونوں رہنماؤں کی گفتگو کے دوران نہ صرف سیٹ بٹوارے کا فارمولہ طے ہوا بلکہ آنے والے انتخاب کے دوران مہم کے خاکے پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ اس ملاقات کے سلسلے میں جنتا دل یو کے قومی کارگذار صدر سنجے جھانے کہا کہ دو بڑے رہنماؤں کی ملاقات ہوتی ہی رہتی ہے اور اس ملاقات کے دوران ریاست اور ملک کے مسائل پر گفتگو بھی ہوتی ہے۔ میٹنگ میں بی جے پی کی طرف سے پارٹی کے ریاستی صدر دلیپ جیسوال، نائب وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری، تنظیمی جنرل سکریٹری بھیکو بھائی دلسانیہ اور پارٹی کے سابق ریاستی صدر سنجے جیسوال شامل تھے۔ وہیں جنتا دل یو کی طرف سے وزیراعلیٰ نتیش کمار کے علاوہ وزیر پارلیمانی امور وجے کمار چودھری اور جنتا دل یو کے قومی کارگذار صدر سنجے جھا میٹنگ میں شامل ہوئے۔

بے روزگار گریجویٹ نوجوانوں کو نتیش حکومت کا تحفہ

ہر ماہ ایک ہزار روپے کھاتے میں ڈالے جائیں گے، 'ایکس' پر وزیراعلیٰ کا اعلان

پٹنہ، 18 ستمبر (پی این ایس)

ریاستی حکومت بے روزگار گریجویٹ نوجوانوں کو ماہانہ ایک ہزار روپے دے گی۔ یہ رقم 2 سال تک نوجوانوں کے کھاتے میں ڈالی جائے گی۔ وزیراعلیٰ نتیش کمار نے جمعرات کو اپنے 'ایکس' اکاؤنٹ پر یہ اعلان کیا۔ نتیش کمار نے 'ایکس' پر لکھا کہ نومبر 2005 میں نئی حکومت بننے کے بعد سے ہی زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری نوکری اور روزگار دینا اور انہیں بااختیار اور بنانا ہم لوگوں کی ترجیح رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اگلے 5 سال میں ایک کروڑ نوجوانوں کو سرکاری نوکری اور روزگار دینے کا نشانہ رکھا گیا ہے۔ آنے والے دنوں میں سرکاری اور غیر سرکاری شعبے میں بڑی تعداد میں نوکری اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ خود امدادی بھتہ منصوبے کا آغاز 2 اکتوبر 2016 کو کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کا مقصد ان انٹر پاس بے روزگار نوجوانوں کو اقتصادی سہارا دینا ہے جنہوں نے پڑھائی مکمل کرلی ہے لیکن ابھی انہیں نوکری یا روزگار نہیں ملا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ریاست کے 20 سے 25 سال کے نوجوانوں اور لڑکیوں کو جو کم سے کم انٹرمیڈیٹ (بارہویں پاس) ہوں، اور آگے پڑھائی کر رہے ہوں، حکومت ایک ہزار روپے ماہانہ مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ یہ بھتہ زیادہ سے زیادہ دو سال تک ملتا ہے۔ صرف اقتصادی امداد ہی نہیں بلکہ لوگوں کو زبان، کمپیوٹر کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اب حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس منصوبے کا فائدہ آرٹس، سائنس اور کامرس گریجویٹ نوجوانوں کو بھی دیا جائے گا۔ پہلے صرف انٹر پاس کو ہی یہ رقم ملتی تھی۔ اب تک 7 لاکھ 61 ہزار بے روزگار نوجوانوں نے منصوبے کا فائدہ اٹھایا ہے۔

نتیش نے مذہبی ٹرسٹ سماگم کا افتتاح کیا

پٹنہ، 18 ستمبر (پی این ایس): وزیراعلیٰ نتیش کمار نے جمعرات کو بہار راجیہ دھارمک نیاس پرشد کے زیر اہتمام مذہبی ٹرسٹ سماگم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں موجود سادھو سنتوں اور معززین نے وزیراعلیٰ کا خیرمقدم کیا۔ تقریب میں وزیراعلیٰ کا بہار راجیہ دھارمک نیاس پرشد نے سبز پودا اور نشان پیش کرکے ان کا خیرمقدم کیا۔ دونوں نائب وزرائے اعلیٰ سمراٹ چودھری اور وجے کمار سنہا، آبی وسائل اور پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری، جنتا دل یو کے ورکنگ قومی صدر سنجے کمار جھا، دیہی تعمیرات کے وزیر اشوک چودھری، وزیر صحت منگل پانڈے، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقے کی بہبود کے وزیر ہری سہنی، بی جے پی کے ریاستی صدر ڈاکٹر دلیپ کمار جیسوال، بہار راجیہ دھارمک نیاس پرشد کے صدر ڈاکٹر رنویر نندن، راجیہ دھارمک نیاس پرشد کے رکنساین کنال، بہار راجیہ دھارمک نیاس پرشد کے جنرل سکریٹری اروند کمار کے علاوہ دیگر عوامی نمائندے، سادھو سنت، معززین اور لوگوں کی بڑی تعداد اس پروگرام میں موجود تھی۔

غزہ میں کسی معاہدے کا امکان نہیں۔اسرائیل کی وضاحت

اسرائیلی حملوں میں شدت، 24 گھنٹے میں 102 فلسطینی شہید

تل ابیب، 18 ستمبر (یو این آئی): اسرائیل نے امریکہ کو واضح طور پر بتادیا ہے کہ غزہ میں کسی معاہدے کا امکان نہیں ہے، اور یہ کہ وہ کارروائی میں توسیع کریں گے۔ العربیہ کے مطابق ایک طرف جب امریکہ قطر کو ثالثی کے کردار میں واپس لانے اور بحران حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، دوسری طرف اسرائیل نے امریکہ کو باضابطہ اطلاع دی ہے کہ وہ غزہ میں اپنی کارروائیاں عالمی تنقید کے باوجود جاری رکھے گا اور کسی معاہدے کا امکان نہیں ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے حماس کو نئی دھمکیاں دی ہیں، کاٹز نے کہا کہ اگر حماس نے اسرائیل کی شرائط نہ مانیں تو غزہ میں مزید شدت اختیار کرنے والے حملے کیے جائیں گے اور اسرائیل اپنی دھمکی پر عمل کرے گا۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے نے بتایا کہ تل ابیب نے واشنگٹن کو (باقی صفحہ 11 پر)

20 ستمبر کو صدر جمہوریہ کا بہار دورہ

پٹنہ، 18 ستمبر (پی این ایس): صدر جمہوریہ دروپدی مرمو 20 ستمبر کو بہار کا دورہ کریں گی۔ ذرائع کے مطابق وہ پتر پکچھ میلہ کے دوران اپنے آباو اجداد کا پنڈ دان کرنے گیاجی جائیں گی۔ گیا جی سے موصولہ سرکاری ذرائع کے مطابق صدر جمہوریہ کی آمد کے سلسلے میں ضلع انتظامیہ کی طرف سے تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔

مالیگاؤں دھماکہ: بَری ہونے والے ملزمین اور NIA کو نوٹس

بامبے ہائی کورٹ نے جواب داخل کرنے کے لیے 6 ہفتے کی مہلت دی

ممبئی، 18 ستمبر (یو این آئی): بامبے ہائی کورٹ نے آج یہاں مہاراشٹر کے پاورلوم شہر میں، 2008 میں ہوئے بم دھماکہ معاملے میں، بی جے پی کی سابق رکن پارلیمنٹ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت سمیت خصوصی NIA عدالت کی جانب سے باعزت بری کئے گئے تمام 7 ملزمین کے نام نوٹس جاری کیا ہے، اور انھیں چھ ہفتوں میں جواب داخل کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے کی تحقیقات کرنے والی NIA کو بھی نوٹس بھیجا ہے۔ دھماکے میں ہلاک ہونے والے چھ متاثرین کے اہل خانہ نے نچلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے اپیل داخل کی تھی۔ یہ سماعت چیف جسٹس مسٹر چندر شیکھر اور جسٹس گوتم انکھڈ کے روبرو عمل میں آئی اور اب یہ معاملہ چھ ہفتوں کے بعد دوبارہ سماعت کے لیے آئے گا۔ (تفصیل صفحہ 8 پر)

کانگریس کے ووٹ چوری کرائے جارہے ہیں

گیانیش کمار ملک کی جمہوریت کو تباہ کرنے پر آمادہ: راہل

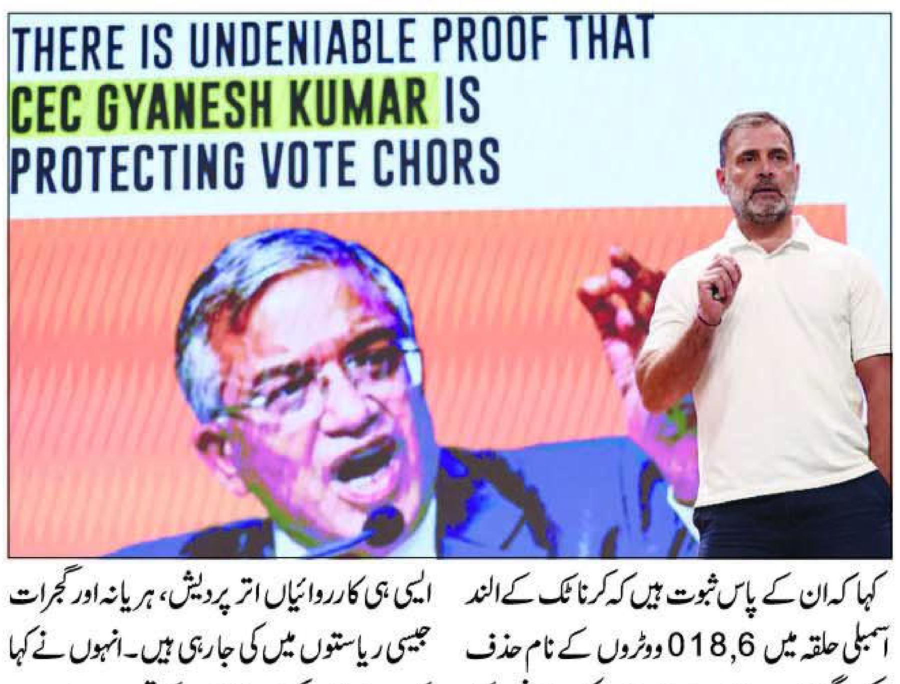

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی)

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ ملک میں 'ووٹ چوری' ہو رہی ہے اور منظم حکمت عملی کے تحت اپوزیشن جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ووٹروں کے ناموں کو ووٹر فہرست سے ہٹایا جا رہا ہے، جب کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سازش کے ذمہ داروں کو بچا رہے ہیں۔ مسٹر راہل گاندھی نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ ملک کے متعدد مقامات پر ووٹروں کے ناموں کو حذف اور شامل کرنے کا کام منظم اور مرکزی طور پر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر گیانیش کمار ووٹ چوروں کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں اور ان کے خلاف جانچ میں مدد نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ثبوت ہیں کہ کرناٹک کے النداسمبلی حلقہ میں 018,6 ووٹروں کے نام حذف کیے گئے ہیں۔ یہ کام نہ صرف الند بلکہ مہاراشٹر کے راجورا اسمبلی حلقہ میں بھی ہوا ہے، جہاں 850,6 نئے ووٹروں کو شامل کیا گیا ہے۔ ووٹ چوری کی ایسی ہی کارروائیاں اتر پردیش، ہریانہ اور گجرات جیسی ریاستوں میں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چوری مرکزی میکانزم کے تحت ہو رہی ہے، اور اس کے ماسٹر مائنڈ کو پکڑا جانا چاہیے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

راہل کے الزامات غلط اور بے بنیاد: الیکشن کمیشن

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی)

الیکشن کمیشن نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے ان الزامات کو مسترد کردیا ہے جن میں یہ کہا گیا تھا کہ ووٹروں کی رضامندی کے بغیر ان کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے۔ الیکشن کمیشن نے جمعرات کے روز مسٹر گاندھی کے الزامات کے خلاف جاری ایک بیان میں کہا، راہل گاندھی کے الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی ووٹ کو کسی بھی فرد کے ذریعے آن لائن نہیں ہٹایا جا سکتا۔ ووٹر کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیے بغیر اس کا نام ووٹر لسٹ سے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ کمیشن نے کہا، الند اسمبلی حلقے میں 2023 میں کچھ ووٹروں کے نام ہٹانے کی ناکام کوشش کی گئی تھی اور اس معاملے میں کمیشن کے افسران نے تحقیقات کے لیے ایف آئی آر درج کرائی تھی۔

راہل نے دراندازوں کے تحفظ کے لیے ووٹر ادھیکار یاترا نکالی

وزیراعظم مودی نے بہار کو جو دیا اس کی مثال نہیں ملتی: شاہ

پٹنہ، 18 ستمبر (پی این ایس)

مرکزی وزیر داخلہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر امت شاہ نے جمعرات کو ڈہری اون سون میں شاہ اباد اور مگدھ کے بی جے پی رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی بہار میں "ووٹر ادھیکار یاترا" کے دوران اٹھایا گیا ووٹ چوری کا معاملہ عوام کی توجہ ہٹا کر ہندوستان میں رہنے والے بنگلہ دیش اور دیگر ممالک کے دراندازوں کو بچانے کی کوشش تھی۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ووٹ کی چوری ایک بہانہ ہے اور ہندوستان بالخصوص بہار کے لوگ اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ حکومت کی طرف سے دی جارہی خدمات کا فائدہ اٹھانے والے درانداز اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ہم وطنوں کے لیے متعدد فلاحی اسکیمیں شروع کی ہیں، جن میں غریبوں کے لیے سالانہ زیادہ سے زیادہ 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج بھی شامل ہے۔ بی جے پی لیڈر نے زور دے کر پوچھا کہ کیا یہ سہولیات دراندازوں کو بھی ملنی چاہیے۔ مسٹر شاہ کے اس سوال پر اجلاس میں موجود سبھی نے ایک آواز میں نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد انہوں نے موجود لوگوں سے کہا کہ بہار میں ووٹر لسٹوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران کسی بھی اہل شخص نام ووٹر لسٹ سے حذف نہیں کیا گیا ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

افغانستان میں انٹرنیٹ پر پابندی

کابل، 18 ستمبر (یو این آئی): طالبان رہنما ملا ہیبت اللہ اخوندزادہ نے برائی کے خاتمے کے لیے کئی علاقوں میں انٹرنیٹ پر پابندی لگادی گئی ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق افغانستان میں طالبان حکومت نے صوبہ بلخ میں فائبر آپٹک انٹرنیٹ پر پابندی عائد کردی، کئی علاقوں میں پچھلے تین ہفتوں سے ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ مکمل طور پر بند ہوگیا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق افغانستان میں طالبان حکام نے انٹرنیٹ پر کریک ڈاؤن مزید سخت کرتے ہوئے متعدد صوبوں میں فائبر آپٹک کنیکشن منقطع کردیے جسے افغانی حکام نے برائی کے خلاف مہم قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ اقدام طالبان سربراہ ہیبت اللہ اخوندزادہ کے حکم پر کیے گئے ہیں، صوبہ بلخ میں حکومتی ترجمان عطاء اللہ زید نے منگل کو کہا کہ طالبان سربراہ کے حکم پر صوبے میں فائبر آپٹک انٹرنیٹ مکمل طور پر ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

آج غروب آفتاب: 5.49
کل طلوع آفتاب: 5.37

مختلف مطالبات کی حمایت میں این ایم سی ایچ کے جونیئر ڈاکٹروں کی ہڑتال

پٹنہ سیٹی،18 ستمبر (آرہ فاطمہ رذوالقرنین) این ایم سی ایچ کے جونیئر ڈاکٹروں نے جمعرات کو چھ مطالبات کی حمایت میں غیر معینہ مدت کی ہڑتال کی، جس میں تنخواہ میں اضافہ، بانڈ پوسٹنگ کی مدت کو تین سال سے کم کر کے ایک سال کرنے، اور بانڈ کی سزا کو 25 لاکھ سے کم کر کے 10 لاکھ روپے کرنا شامل ہے۔ جس کے نتیجے میں جمعرات کو طے شدہ تقریباً نصف درجن آپریشن ملتوی کر دیے گئے۔ ایمرجنسی سروسز کے علاوہ آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کی خدمات بھی متاثر ہوئیں۔ جونیئر ڈاکٹروں کی ہڑتال کے باعث نصف درجن سے زائد آپریشنز متاثر ہوئے۔ اینستھیزیا ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر وجے کمار نے بتایا کہ سات آپریشن کیے گئے۔ پانچ آپریشن گائناکالوجی میں کیے گئے، ایک آرتھوپیڈکس میں، اور ایک پلاسٹک سرجری میں۔ ای این ٹی میں چار آپریشن شیڈول تھے، لیکن ان میں سے کوئی نہیں ہوا۔ رجسٹریشن کاؤنٹر صبح 8 بجے کھلا اور اسے ہڑتالی ڈاکٹروں نے صبح 8 بج کر 40 منٹ پر بند کر دیا، اسی طرح صبح 10 بج کر 29 منٹ پر دوبارہ کھلا اور 10 بج کر 47 منٹ پر ہڑتالی ڈاکٹروں نے دوبارہ بند کر دیا۔ اس کے نتیجے میں 154 نئے مریضوں کی رجسٹریشن اور 92 موجودہ مریضوں کی تجدید ہوئی۔ مریض صبح سے ہی رجسٹریشن کاؤنٹر پر قطاروں میں کھڑے تھے۔ رجسٹریشن کاؤنٹر بند ہونے کے بعد، انہوں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔ ان کی بعض اوقات رجسٹریشن کاؤنٹر پر سیکورٹی گارڈز کے ساتھ جھڑپ ہوتی تھی جس سے افراتفری پھیل جاتی تھی۔ بعد ازاں سینکڑوں مریض گھروں کو لوٹ گئے۔ این ایم سی ایچ جے ڈی اے کے صدر ڈاکٹر انشو کمار اور نائب صدر ڈاکٹر اچلا نارائن نے کہا کہ وہ چھ نکاتی مطالبات پر غیر معینہ مدت کی ہڑتال پر ہیں۔ مطالبات کی منظوری تک ہڑتال جاری رہے گی۔ بانڈ پوسٹنگ کی مدت کو کم کر کے ایک سال کر دیا جائے، اور عدم تعمیل پر دس لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا جائے۔ ایک سینئر رہائشی کے طور پر شاخت کو ایک سینئر رہائشی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، اور بانڈ سروس کو سینئر رہائشی تجربہ کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے۔ موجودہ معیارات اور کام کے بوجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے سینئرز کی تنخواہ میں منصفانہ اور مساوی اضافہ کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح کے دیگر مطالبات بھی شامل ہیں۔

درگا پوجا کے پیش نظر سلطان گنج تھانہ میں امن کمیٹی کی میٹنگ

پٹنہ سیٹی،18 ستمبر (آرہ فاطمہ) [illegible]

بالٹیاں بھی رکھنی ہوں گی۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر روشن کمار نے جمعرات کو سلطان گنج پولیس اسٹیشن کے احاطے میں امن کمیٹی اور پوجا کمیٹی کے منتظمین کے [illegible] انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط سے آگاہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شوبھا یاترا وسرجن کے دوران ہتھیار لے جانے، فحش گانے [illegible] واشی اختر ببلو مہتا، وشواناتھ پانڈے، ارون سنہا، انجم عالم، مو فیصل، گوپال کمار، اور دولت امام سمیت دیگر نے شرکت کی۔

ماروا ڑی مہیلا سمیتی نے آنند معذور اسپتال میں ستر ہزار نقد اور خوردنی اشیاء عطیہ کی

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) ماروا ڑی مہیلا سمیتی پٹنہ سٹی برانچ اپنے سماجی وفلاحی کاموں کے ذریعہ پٹنہ اور پٹنہ سیٹی میں عوام کے درمیان کافی مقبول ہے اور وقتاً فوقتاً عام اور ضرورت مندوں کی خدمت کا ذریعہ بنتی ہے اسی سلسلہ میں ماروا ڑی مہیلا سمیتی پٹنہ سیٹی برانچ نے معذوروں کی فلاح و بہبود کے لیے بیریا میں بھارت وکاس اور سنجے آنند معذور اسپتال میں معذوروں کی خدمات کے لئے کل 70,000 ہزار روپے کا عطیہ دیا وہیں اس موقع پر معذور بچوں کے درمیان فروٹ بسکٹ اور ٹافیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ وہاں کے عہدیداروں نے کمیٹی کے کام کی بھرپور تعریف کی اور کہا کہ ہمیں اعتماد ہے کہ مستقبل میں بھی سمیتی کا تعاون ملتا رہے گا اس موقع پر برانچ کی صدر ونیتا ڈوکانیہ سابق قومی صدر مینا گپتا، تارا جھن جھن والا ارمیلا شاہ، سنیتا جھن جھن والا سنگیتا جھن جھن والا شاردا کیسرا انجو ٹیکریوال، اور سشیلا کانوڈیہ موجود تھیں،

راہل گاندھی کے ہائیڈروجن بم کی دھمکی سے کوئی نہیں ڈرے گا: پربھاکر

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) بی جے پی کے ریاستی ترجمان پربھاکر کمار مشرا نے دہلی میں پریس کانفرنس میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے الیکشن کمیشن کے خلاف الزامات کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں راہل گاندھی کی "ووٹر رائٹس یاترا" فلاپ رہی بہار کے ووٹروں نے راہل کی مہم کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے لہٰذا یہ ایک پیشگی نتیجہ ہے کہ بہار اسمبلی انتخابات میں عظیم اتحاد کو بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسی لیے راہل گاندھی آنے والی شکست کے بہانے تلاش کر رہے ہیں مسٹر مشرا نے جمعرات کو ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے پوچھا راہل گاندھی بار بار ہائیڈروجن بم کی دھمکی دے کر کس کو ڈرانا چاہتے ہیں راہل کی دھمکیوں سے کوئی نہیں ڈرے گا، نہ الیکشن کمیشن نہ حکومت نہ ہی عوام خوفزدہ ہیں جھوٹ بول کر ملک میں کشیدگی اور انارکی کی فضاء پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر مشرا نے کہا کہ کانگریس کو ملک کے آئینی اداروں پر بھروسہ نہیں ہے اس لیے راہل گاندھی جھوٹے الزامات لگا کر الیکشن کمیشن کے خلاف لوگوں میں نفرت پھیلانا چاہتے ہیں لیکن راہل گاندھی کے ارادے کبھی پورا نہیں ہوگا ملک کے عوام کو آئینی اداروں پر مکمل اعتماد ہے راہل گاندھی نے کہا کہ ایٹم بم ناکام ہوا اور ہائیڈروجن بم بھی فیل ہو گیا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کانگریس کو نہ تو جمہوری نظام پر بھروسہ ہے اور نہ ہی آئین اور آئینی اداروں پر یقین ہے،

مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ میں مفت کینسر اسکریننگ کا آغاز

پھلواری شریف،18 ستمبر (اجیت کمار) صحت مند خواتین، مضبوط خاندان مہم کے تحت کل سے مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ میں مفت کینسر اسکریننگ اور ہیلتھ چیک اپ کا آغاز ہو گیا ہے۔ پٹنہ کے مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ میں سروائیکل کینسر، منہ اور گلے کے کینسر اور چھاتی کے کینسر کے مریض کینسر کی اسکریننگ کے لیے آ رہے ہیں۔ سروائیکل کینسر کے کئی مشتبہ مریض بھی پائے گئے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ ان مریضوں کی مفت ابتدائی اسکریننگ بھی فراہم کر رہا ہے۔ جانچ کے لیے آنے والی خواتین کی جانچ مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ کے تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کرتی ہے۔ یہ مفت کینسر اسکریننگ پروگرام مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ میں اس مہینے کی 26 تاریخ تک چلے گا۔ اس مفت کینسر اسکریننگ پروگرام میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شرکت کی ترغیب دینے کے لیے ادارے نے پھلواری شریف اور گرد و نواح میں پروگرام کو فروغ دینے کے لیے پمفلٹ تقسیم کیے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ یہ معلومات انسٹی ٹیوٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر L.B سنگھ انہوں نے کہا کہ منہ، چھاتی اور بچہ دانی کے کینسر میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر گاؤں میں کم از کم ایک خاندان یا رشتہ دار کینسر میں مبتلا ہے۔ مریض بڑے ہسپتالوں میں تبھی آتے ہیں جب بیماری نمایاں طور پر پھیل چکی ہو۔ اگر آپ شروع سے ہی چوکس رہیں تو کینسر کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ میں صحت مند خواتین، مضبوط خاندان مہم کے تحت چلائے جانے والے مفت کینسر اسکریننگ پروگرام میں اپنی صحت کی جانچ ضرور کروانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی کے لیے اہل وطن کا صحت مند رہنا بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ فیملی کی طرف سے، ہم صحت مند خواتین، مضبوط خاندان مہم چلانے کے لیے وزیر اعظم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور انہیں ان کی سالگرہ پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اوم پرکاش جموار کی کتاب ماگھی کی تھاتھی کا اجراء

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) ڈاکٹر اوم پرکاش جموار اپنے والد آنجہانی مصنف سریندر پرساد جموار کی طرح بہار کے مگھی ادیبوں کی خدمات اور کاموں کو امر کر رہے ہیں ان کی حال ہی میں شائع شدہ کتاب ''مگھی کی تھاتی'' مرحوم مگھی مصنفین کی ایک متحرک دستاویز ہے اس میں 49 ادیبوں کی مختصر سوانح عمری ہے جو ان کی ادبی خدمات کو اجاگر کرتی ہے سمیلن کے صدر ڈاکٹر انیل سلبھ نے جمعرات کو بہار ہندی ساہتیہ سمیلن میں منعقدہ کتاب کی رونمائی کی تقریب اور لوک زبان کے شاعروں کی سمیلن کی صدارت کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ مگھی مصنفین کی مگھی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب نہ صرف ذہین قارئین بلکہ تحقیقی طلبہ کے لیے بھی بہت مفید ہے اس کتاب نے بہت سے نظر انداز ادبی شخصیات پر کافی روشنی ڈالی ہے تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے سکم کے سابق گورنر گنگا پرساد نے کہا کہ اپنے بزرگوں کو یاد کرنا اور مرحوم ادیبوں کو میراث کے طور پر عزت دینا ایک اہم کام ہے جسے ڈاکٹر اوم پرکاش نے بڑی محنت سے پورا کیا ہے جاری ہونے والی کتاب سے ادبی دنیا میں مگھی کی بے پناہ شراکت کا پتہ چلتا ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی اور ریاستی کنزیومر پروٹیکشن کمیشن بہار کے چیئرمین جسٹس سنجے کمار نے کہا کہ ڈاکٹر جموار کی کتاب۔ جو مگھی مصنفین کی یاد کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے بہترین اور فائدہ مند ہے اس میں بے شمار ادبی شخصیات شامل ہیں ڈاکٹر جموار اس کے لیے مبارکباد کے مستحق ہیں معزز مہمان اور یونیورسٹی سروس کمیشن کے رکن ڈاکٹر اوپیندر ناتھ ورما نے مصنف کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مگھی مصنفین نے مگھی کے ساتھ ساتھ ہندی کی بھی بہت بڑی خدمت کی ہے مگھی ایک بہت امیر زبان ہے اسے یقینی طور پر آئین کے آٹھویں شیڈول میں شامل کیا جانا چاہیے سمیلن کے سینئر نائب صدر جیالعل آریہ میگزین ''مگھی کے ایڈیٹر دھننجے شروتریہ میگزین سارتھی کے ایڈیٹر جیانندن سنگھ ڈاکٹر تنیشور سنگھ ڈاکٹر اشوک پریہ درشی اور کمار انوپم نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اس موقع پر منعقدہ لوک زبان کی شاعری قریب میں آشا رگھو دیو ڈاکٹر پشپا جموار شیام بہار پربھاکر انجینئر اشوک کمار گوپال ساگر اور اشوک کمار سنگھ نے مگھی میں اپنی مدھر کمپوزیشن سنائیں ڈاکٹر تنیشور سنگھ ڈاکٹر پرتیبھا رانی کمل کشور ورما ڈاکٹر مینا کماری پریہار سوریہ پرکاش اپادھیائے اور ونیتا سہائے نے بھوجپوری میں ڈاکٹر ودیا چودھری نے بجیکا میں اور شری کانت ویاس نے انگیکا میں اپنی سریلی ترکیبیں سنائیں پروگرام کی نظامت شاعر برہمانند پانڈے نے کی اور شکریہ کا تجویز کرشنا رنجن سنگھ نے دیا سینئر کہانی نویس وبھا رانی سریواستو، سینئر شاعر مدھوریش نارائن چندا مشرا شاعرہ شمع کوثر 'شمع' شاعر سدھیشور بانکے بہاری ساؤ متھلیش کمار اندو بھوشن سہائے وینا سنہا ہریش کمار اوشا سنگھ کملا سنگھ کومل برنوال پون کمار سنہا ڈاکٹر بندیشور پرساد گپتا بھاسکر ترپاٹھی دیویندر کمار ابھے سنہا ستیش چندر آزاد اپیندر کمار پرنئے کمار سنہا ڈاکٹر پنکج کمار اور دیگر کئی نامور لوگ تقریب میں موجود تھے،

گرو کے باغ سے سکھ مذہب کے لوگوں نے نکالی جاگرتی یاترا

پٹنہ سیٹی،18 ستمبر (آرہ فاطمہ) سکھ فرقے کے نویں گرو گرو تیغ بہادر مہاراج، بھائی متی داس جی، بھائی ستی داس جی اور بھائی دیالا جی کی 350 ویں شہادت کے موقع پر جاگرتی یاترا گرو کا باغ گرودوارہ سے نکالی گئی۔ جاگرتی یاترا اشوک راج پتھ سے ہوتی ہوئی تخت شری ہرمندر جی پٹنہ صاحب اور گائے گھاٹ پر بڑی سنگت گرودوارہ پہنچی، جہاں سے یہ راجگیر گرودوارہ کے لیے روانہ ہوئی۔ مرکزی وزیر پیٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری، نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری، اسمبلی اسپیکر نند کشور یادو، آبی وسائل اور پارلیمانی امور کے وزیر وجے چودھری، ریاستی بی جے پی صدر ڈاکٹر دلیپ جیسوال کے علاوہ ہندوستان اور بیرون ملک سے ہزاروں سکھ عقیدت مندوں نے جاگرتی یاترا میں شرکت کی۔ ایسٹرن انڈیا کی سکھ گوردوارہ مینجمنٹ کمیٹی کے صدر سورج سنگھ نلوا نے بتایا کہ ریاستی حکومت اور تخت شری ہری مندر مینجمنٹ کمیٹی پٹنہ صاحب کے مشترکہ زیر اہتمام جاگرتی یاترا نو ریاستوں کا سفر کرے گی تا کہ لوگوں کو گرو تیغ بہادر جی مہاراج کی قربانیوں اور پیغامات سے آگاہ کیا جا سکے۔ یاترا پنجاب کے آنند پور صاحب میں تخت شری کیش گڑھ صاحب پر اختتام پذیر ہوگی۔ ہندو مذہب اور انسانیت کی حفاظت اور پوری دنیا میں باہمی محبت اور بھائی چارے کا پیغام پھیلانے کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے گرو تیغ بہادر جی مہاراج کے لیے عقیدت مندوں کی عقیدت قابل دید تھی۔ اس یاترا کی ایک خاص توجہ معروف پلے بیک سنگر سکھوندر سنگھ تھے جنہوں نے شب کیرتن پیش کرتے ہوئے جلوس کی قیادت کی۔ یاترا میں متعدد بینڈ، گتکا، بھجن اور کیرتن گروپ شامل تھے۔

حضرت سید شاہ زین العابدینؒ کا سالانہ عرس منایا گیا

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) حضرت سید شاہ زین العابدین (المعروف پیر دمڑیا) رحمتہ اللہ علیہ مالسلامی پٹنہ سیٹی کا 413 واں ایک روزہ سالانہ عرس مبارک نہایت ہی عقیدت و احترام سے ساتھ آغاز ہوا جس میں کثیر تعداد میں حضرت سید شاہ زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں نے شرکت کی عرس مبارک کا آغاز حسب اعلان کے مطابق بعد نماز ظہر قرآن خوانی سے ہو جس میں بڑی تعداد میں حضرت کے عقیدت مندوں نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ میلاد النبی ﷺ کی محفل منعقد کی گئی جس میں حضرت سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ منعمیہ قمریہ میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی نے خصوصی خطاب فرمایا بعد نماز عصر حضرت سید شاہ زین العابدین المعروف پیر دمڑیا رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر چادر پوشی گل پوشی عطر پاشی کے بعد قل شریف اور دعا کا اہتمام ہوا اور ایک روزہ سالا عرس مبارک میں شہر کے معزز شخصیات نے شرکت فرما کر حضرت کی بارگاہ میں اپنی جانب سے عقیدت کے پھول پیش کیے اس ایک روزہ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے لنگر عام کا بھی اہتمام کیا گیا تھا

پھلواری شریف ہائی اسکول کی طالبات سے چھیڑ خانی، پرنسپل کو مارنے کی دھمکی

پھلواری شریف،18 ستمبر (اجیت کمار) پھلواری شریف کے ہائیر سیکنڈری اسکول سے ایک سنگین واقعہ سامنے آیا ہے۔ ٹھگ اور شر پسند اکثر اسکول کے احاطے اور دروازوں پر جمع ہوتے ہیں۔ وہ طالبات کو پریشان اور ہراساں کرتے ہیں۔ حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ بہت سی طالبات نے اسکول جانا چھوڑ دیا ہے۔ بدھ کو جب اساتذہ نے پرنسپل سائرہ فاطمہ بانو کو غنڈوں کی حرکتوں سے آگاہ کیا تو انہوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ بدمعاشوں نے انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ وہ پہلے ہی چار قتل کر چکے ہیں اور پانچواں کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ پرنسپل نے فوری طور پر پھلواری شریف پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی۔ شکایت کے بعد پولیس اسکول کیمپس پہنچی، لیکن کوئی خاص کارروائی نہیں کی گئی۔ پرنسپل نے بتایا کہ اسکول کے گیٹ سے داخلی اور خارجی راستوں تک غنڈے موجود ہیں۔ اس سے طلباء اور اساتذہ دونوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسکول کا ماحول مسلسل خراب ہو رہا ہے اور اس سے تعلیم پر شدید اثر پڑ رہا ہے۔ اس معاملے کی اطلاع صدر سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی او) پٹنہ کو بھی بھیج دی گئی ہے۔ پولیس فی الحال تفتیش کر رہی ہے۔ تھانہ انچارج کا کہنا ہے کہ ملزمین کی نشاندہی کر کے گرفتار کر کے سخت کارروائی کی جائے گی۔

اوما پیٹرول پمپ کے ذریعہ ڈرائیوروں کو اعزاز

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) انڈین آئل کے زیر اہتمام ہر سال 17 ستمبر کو لوپ ڈرائیور ڈے کے موقع پر "آپکا ساتھ بھارت کا وکاس" مہم کے تحت انڈین آئل ڈرائیوروں کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتا ہے جیسے ڈرائیور کا میڈیکل چیک اپ، آئی کیمپ وغیرہ اسی سلسلے میں پٹنہ میونسپل کارپوریشن کے ڈرائیوروں کے صحت جانچ کیمپ سے مستفیض ہوئے اور ان ڈرائیوروں کو بھی کو تحائف پیش کیے گئے اس موقع پر انڈین آئل کے سیلز آفیسر پروین بھاسکر اور اوما پیٹرول سینٹر (پرانہ سیٹی کورٹ کے سامنے) کے آپریٹرز دیوراج بلبھ، یش بلبھ، اور پرتھم بلبھ، وغیرہ کے ہاتھوں ان ڈرائیوروں کو تحائف پیش کئے گئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی،

ایسٹرن زون سافٹ بال چیمپئن شپ کیلئے بہار ٹیم کی فہرست جاری

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (ذوالقرنین) انڈین سافٹ بال ایسوسی ایشن نے جمشید پور میں 19 سے 21 ستمبر تک ہونے والے ایسٹرن زون سافٹ بال ٹورنامنٹ کے لیے بہار کے سینئر مرد اور خواتین کی فہرست جاری کر دی ہے ایسوسی ایشن کی سکریٹری محترمہ پراچی شرما نے بتایا کہ اس ٹورنامنٹ میں بہار کے علاوہ جھارکھنڈ، اڈیشہ، بنگال، منی پور اور آسام کی ٹیمیں حصہ لیں گی ٹرائلز کے بعد دونوں کیٹیگریز کے لیے ٹیموں کے انتخاب کے لیے ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا مردوں کا کیمپ پٹنہ میں جبکہ خواتین کا کیمپ مظفر پور میں منعقد ہوا اس دوران ایسوسی ایشن نے بہار کے مختلف علاقوں کے کھلاڑیوں کے لیے رہائش اور کھانا فراہم کیا مزید وضاحت کرتے ہوئے پراچی شرما نے کہا کہ ٹیم کا انتخاب کیمپ میں کھلاڑیوں کی کارکردگی کی بنیاد پر کیا گیا ہے ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر گوتم کانوڈیہ نے اعلان کیا کہ سوربھ کمار کو مردوں کی ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا ہے جب کہ انکت سنگھ کو نائب کپتان مقرر کیا گیا ہے خواتین ٹیم کی قیادت تجربہ کار شیکھا سونیا کریں گی جبکہ شریہ رمیش کو نائب کپتان مقرر کیا گیا ہے ٹیم مندرجہ ذیل ہے مردوں کا دستہ سوربھ کمار (کپتان) انکیت سنگھ (نائب کپتان) سوجل راج کرش کشیپ آدتیہ کمار کشن کمار منیش کمار ہرش راج منیش کمار (دوسرا) پرتھوی کمار پانڈے آدتیہ رائے (تمام پٹنہ سے) محمد کاشف (مظفر پور) ارین راج (نالندہ) دیویانشو (جموئی) ابھیجیت آنند (کھگڑیا) آدرش کمار (مونگیر) کوچ وجے کمار اور بپن کمار مینیجر رندھیر کمار ریزروانشو کمار مرم راج (مظفر پور) کرش گپتا یوراج (پٹنہ) انکت راج (سیوان) گورو کمار (ویشالی) خواتین کا دستہ شیکھا سونیا (کپتان) (مظفر پور) شریا رمیش (نائب کپتان) جاگرتی سریواستو، آروہی راج آرادھیا نارائن نیہا یادو (تمام پٹنہ سے) روپا کماری جگیاسا بھارتی شروتی پریا اور دکشا سریواستو سوہانا کماری سرشتی (مظفر پور) شیکھا رانی (گیا) شالو کماری (نوادہ) بیبیانہ بیک (بھوجپور) کوچ راجیش کمار (پٹنہ) ابھیشیک آنند (مظفر پور) مینجر تنو پریا (مظفر پور) محفوظ آرادھیا کماری دشتی رانی (پٹنہ) اس موقع پر تمام کھلاڑیوں کو جرسیاں اور کیپس پیش کی گئیں اس موقع پر سافٹ بال ایسوسی ایشن آف انڈیا کے بانی سکریٹری اجے نارائن شرما سافٹ بال ایسوسی ایشن آف بہار کے نائب صدر مسٹر پون کمار اور بیس بال ایسوسی ایشن آف انڈیا کی نائب صدر مسز مدھو شرما ماسٹر ٹرینر موتو نجے، قومی کھلاڑی سوشانت کنہائی یادو انیل کمار للت شکلا اور دیگر موجود تھے ہر ایک نے منتخب کھلاڑیوں کو پریکٹس سیشن میں سخت محنت اور لگن کی اہمیت پر زور دیا اور آئندہ ٹورنامنٹ میں ان کی کامیابی کی خواہش کی،

ایمس پٹنہ میں پیشنٹ سیفٹی ویک 2025 منایا گیا

پھلواری شریف،18 ستمبر (اجیت کمار) ایمس پٹنہ کے پیشنٹ سیفٹی سیل نے نیشنل پیشنٹ سیفٹی سیکرٹریٹ، صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت، حکومت ہند کی رہنمائی میں پیشنٹ سیفٹی ویک 2025 کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ اس سال کا تھیم "ہر نوزائیدہ اور ہر بچے کے لیے محفوظ نگہداشت" تھا اور نعرہ تھا "مریض کی حفاظت"۔ ڈاکٹر سوربھ ورشنیا، ای ڈی اور سی ای او، ایمس پٹنہ کی قیادت میں، ڈاکٹر دیویندو بھوشن، پیشنٹ سیفٹی نوڈل آفیسر، نے نیونیٹولوجی ڈیپارٹمنٹ اور شعبہ امراض نسواں کے ساتھ مل کر ہفتہ بھر میں مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام 8 ستمبر 2025 کو پھلواری پرائمری ہیلتھ سنٹر میں شروع ہوا، جہاں حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے بارے میں ایک آگاہی گفتگو ہوئی۔ 9 ستمبر کو پوسٹر مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں طلباء نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ 15 سے 17 ستمبر تک، ایمس پٹنہ کے 60 سے زیادہ سیکورٹی اہلکاروں اور 40 انتظامی عملے نے ہنگامی حالات کے لیے بہتر تیاری کے لیے بیسک لائف سپورٹ (بی ایل ایس) کی تربیت حاصل کی۔ نرسنگ طلباء، میڈیکل طلباء اور عملے کے لئے مریضوں کی حفاظت پر کوئز مقابلہ بھی منعقد کیا گیا۔ 17 ستمبر 2025 کو بچوں کی خوشی اور معصومیت کو منانے کے لیے ایک بے بی شو کا انعقاد کیا گیا۔ ایمس کے فیکلٹی اور عملے کے بچوں نے تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ بچوں میں کھلونے تقسیم کیے گئے اور فیملیز کے لیے فوٹو سیشن بھی کیا گیا۔ ڈاکٹر دیویندو بھوشن (ایمرجنسی میڈیسن کے سربراہ) نے اختتامی تقریب میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ کئی فیکلٹی اور عملہ کے ارکان نے اس تقریب سے خطاب کیا، جن میں ڈاکٹر روچی سنہا (ڈین آف اکیڈمکس)، مسٹر نیلوتپل بال (ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایڈمنسٹریشن)، ڈاکٹر بھاویش کانت چودھری (ہیڈ آف نیونٹل میڈیسن)، ڈاکٹر مکتا اگروال (پروفیسر اور ہیڈ آف اوبسٹیٹرکس) اور ڈاکٹر جینکیھ شامل ہیں۔ پوسٹر مقابلہ جیتنے والوں میں پہلا انعام دیشا رائے اور شیو نجنا چودھری، دوسرا انعام- چنچل اور پریا کماری پون، تیسرا انعام (مشترکہ)- ٹیم A: سونم یادو ونشی اور روینہ بشنوئی، ٹیم B: تمنا ورما اور سنگم سکھوال۔ ہفتہ بھر جاری رہنے والی تقریب کا اختتام ڈاکٹر دیپک کمار کے شکریہ کے ساتھ ہوا، جس نے نومولود اور بچوں کی دیکھ بھال میں مریضوں کی حفاظت سے متعلق آگاہی کی اہمیت پر زور دیا۔

پھلواری شریف بلاک میں صفائی ہی خدمت مہم کا آغاز

پھلواری شریف،18 ستمبر (اجیت کمار) "صفائی ہی خدمت ہے" مہم کے تحت آج پھلواری شریف بلاک میں صفائی پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر وجے کمار مشرا نے پروگرام کی صدارت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صفائی ہی خدمت ہے اور ہم سب کو مل کر خدمت کا یہ تہوار منانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو مل کر اپنے گھروں، محلوں، دیہاتوں اور گرد و نواح میں اجتماعی صفائی مہم شروع کر کے گندگی کے خاتمے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ جب تک ہم اپنے ارد گرد سے گندگی کو نہیں ہٹاتے، چھوٹی موٹی بیماریاں پھیلتی رہیں گی، جو ہماری صحت اور ہماری مالی بہبود پر منفی اثر ڈالیں گی۔ سوچھتا ہی سیوا مہم کا مرکزی موضوع "کلین فیسٹیول" ہے۔ 17 ستمبر سے 2 اکتوبر تک جاری رہنے والے اس پندرواڑے میں مہم کے پانچ اہم ستون شامل ہوں گے: ٹارگٹڈ سینی ٹیشن یونٹس، عوامی مقامات کی صفائی، سوچھتا متر اسیفٹی کیمپس، کلین اینڈ گرین فیسٹیول، اور صفائی کے بارے میں عوامی بیداری۔ یہ پروگرام ڈسٹرکٹ واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمیٹی پٹنہ اور آغا خان فاؤنڈیشن کے اشتراک سے منعقد کیا گیا تھا۔ اسسٹنٹ آفیسر واس معراج نے بتایا کہ 25 ستمبر کو خصوصی "ایک دن، ایک گھنٹہ، ایک ساتھ مزدور ڈے" کی تقریب منعقد کی جائے گی۔ عوامی نمائندوں، عہدیداروں، کارکنوں، کمیونٹی کے ارکان، اور مشہور شخصیات کو شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر نے بھی فرش پر جھاڑو لگا کر صفائی کا پیغام دیا۔ سوچھتا ابھیان کو عوام تک پہنچانے کے لیے مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جیسے کہ بیداری ریلیاں، گھر گھر مہم، واک، سائیکل مارچ، مضمون نویسی کے مقابلے، صفائی کے عہد وغیرہ۔ جیویکا دیدی کے ساتھ سوچھتا سمواد پروگرام کی بھی تجویز ہے۔ اس موقع پر بلاک پنچایت راج افسر، بلاک ایجوکیشن آفیسر، پنچایت سربراہ، پنچایت سکریٹری، وکاس مترا سمیت کئی افسران اور معززین موجود تھے۔

چانکیہ لاء یونیورسٹی میں پٹنہ ڈیبیٹ سرکل پروگرام کا انعقاد

پھلواری شریف،18 ستمبر (اجیت کمار) پٹنہ ڈیبیٹ سرکل کا پہلا پروگرام چانکیا نیشنل لا یونیورسٹی (CNLU)، پٹنہ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ تقریب کا موضوع تھا "نوجوانوں کے درمیان ہنر کا فرق: روزگار کے مواقع اور چیلنجز"۔ مختلف شعبوں کی نامور شخصیات نے اس اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور نوجوانوں سے بات چیت کی۔ کلیدی مقرر کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے CNLU کے وائس چانسلر پروفیسر فیضان مصطفیٰ نے کہا کہ نوجوانوں میں مہارت کے فرق کو ختم کرنے کے لیے تعلیمی نظام میں اصلاحات اور صنعت کے ساتھ ہم آہنگی ضروری ہے۔ ایمیٹی یونیورسٹی پٹنہ کے وائس چانسلر پروفیسر وویکانند پانڈے نے کہا کہ نوجوانوں کو ایسے ہنر سے لیس کرنے کی ضرورت ہے جو صنعت کی ضروریات کو پورا کریں۔ جے پربھا میڈانتا ہسپتال پٹنہ یونٹ کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر روی شنکر نے صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں مہارت کے فرق کو اجاگر کیا۔ سمبیوسس کالج پٹنہ کے ڈائریکٹر نیرج اگروال نے اکیڈمی اور انڈسٹری کے درمیان تال میل کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب میں NIFT، C N L U، SIMGE کالج، پٹنہ یونیورسٹی، ایمیٹی یونیورسٹی اور CIMP کے تقریباً 200 طلباء نے حصہ لیا۔ طلباء نے سوال و جواب کے سیشن میں پینلسٹس سے اپنے سوالات پوچھے اور تسلی بخش جوابات حاصل کیے۔ ایڈوانٹیج میڈیا کے سی ای او خورشید احمد نے پینلسٹس کا خیر مقدم کیا اور یادگاری نشانات پیش کیے۔ پروگرام کا آغاز این ڈی ٹی وی کی اینکر نگمہ سحر سے ہوا، جنہوں نے نوجوانوں میں ہنر اور روزگار کی کمی پر بحث کا آغاز کیا۔ CNLU کے وائس چانسلر پروفیسر فیضان مصطفیٰ نے نوجوانوں میں ہنر مندی کی ضرورت پر تشویش کا اظہار کیا۔ ایمیٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر وویکانند پانڈے نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ماہرین تعلیم، درخواست اور مثبت رویہ پر زور دیتے ہوئے مستقبل کے روزگار کے چیلنجوں کے لیے تیاری کریں۔

بے گھر لوگوں کے حالات بے حد قابل رحم،امارت شرعیہ کا ریلیف ورک جاری

پھلواری شریف 18 ستمبر (پریس ریلیز) ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مولانا مفتی محمد سعیدالرحمن قاسمی نے اپنے ایک اخباری بیان میں بتایا کہ امارت شرعیہ کی طرف سے پنجاب وجموں میں سیلاب متاثرین کے درمیان راحت رسانی اور بازآبادکاری میں تعاون کا عمل مسلسل جاری ہے، نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی صاحب کی قیادت میں ۱۳ افراد پر مشتمل امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم دور دراز علاقوں تک پہونچ کر متاثرین کو ہر ممکن امداد پہونچا رہی ہے اور ان کے حالات کے مطابق ضروریات کا سامان فراہم کر کے ان کی خدمت انجام دے رہی ہے، حالیہ رپورٹ کے مطابق آج مورخہ ۱۷ ستمبر کو امارت شرعیہ کی اس ریلیف ٹیم نے ضلع پٹھان کوٹ کے کولیاں اڈا اور بہادر پور کے پچاس بے گھر اور اجڑے ہوئے خاندانوں کے درمیان رہائشی کٹ اور ٹین شیٹ تقسیم کیا، رہائشی کٹ میں ایک عمدہ کمبل، واٹر پروف ترپال، لوہے کی مضبوط چارپائی، واٹر پروف گدا، مچھردانی اور ٹارچ شامل تھے، جب کہ بارہ فٹ کی ٹین شیٹ اتنی تعداد میں دیئے گئے کہ ایک خاندان اس کے سایہ میں دھوپ اور بارش سے بچ سکے، کولیاں اڈا کے ایک خاندان جس کے گھر سے دو لڑکے ایک لڑکی اور ایک بوڑھی ماں ندی میں بہہ گئیں، امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت پر اس خاندان کو پچیس ہزار روپے کی رقم بھی دی گئی، تقسیم کا عمل نہایت منظم اور بہتر طور پر انجام پایا، امداد پانے والوں نے امارت شرعیہ اور حضرت امیر شریعت کے لیے شکریہ کے کلمات کہے، اس موقع پر ٹیم کے ذمہ داران نے متاثرین کے سامنے امارت شرعیہ کا تعارف کرایا اور انہیں اللہ کی طرف رجوع ہونے، نماز کی پابندی کرنے اور اللہ سے ہی مدد مانگنے کی تلقین کی، انہوں نے یہ بھی کہا کہ امارت شرعیہ ایسے تمام خاندانوں کے لئے جن کے پاس اپنی زمین ہے ان کی بازآبادکاری میں مضبوط تعاون دینے کا کام کرنے جارہی ہے، اور جن کے پاس اپنی زمین نہیں ہے انہیں بھی ان کے حالات کے مطابق مدد دی جارہی ہے، امارت شرعیہ حکومت پنجاب کے اعلیٰ عہدیداروں سے رابطہ کرکے گھر سے محروم خاندانوں کے لئے زمین الاٹ کرانے اور مکان کی تعمیر کروانے کے سلسلہ میں بھی فکرمند ہے، ٹیم کی رپورٹ کے مطابق ابھی بھی بڑی تعداد ایسے خاندانوں کی ہے جو اپنے اجڑے ہوئے مکانات کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور مدد کے انتظار میں ہیں، امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم نے جس طرح محنت وجانفشانی کے ساتھ دور افتادہ متاثرہ علاقوں تک پہونچنے کی کوشش کی، ضرورت ہے کہ اس انداز سے امدادی ٹیمیں دور دیہاتوں میں مدد کے منتظر افراد تک پہونچنے کی کوشش کریں، ان شاء اللہ حضرت امیر شریعت کی ہدایت کے مطابق امارت شرعیہ کا یہ امدادی کارواں اپنے مشن پر ابھی رواں دواں رہے گا، امارت شرعیہ کی دوسری ٹیم دریائے توی کے سیلاب سے متاثرہ جموں میں تباہ ہوئی بستیوں میں بازآبادکاری کے سامانوں کی تقسیم اور انہیں از سر نو بسانے کے عمل میں لگی ہوئی ہے، پچاس سے زیادہ بے گھر لوگوں کو بازآبادکاری کے ضروری سامان فراہم کرائے جا رہے ہیں، جس کی تفصیلی رپورٹ کل شائع ہوگی۔ اس موقع پر ناظم صاحب نے امارت شرعیہ کی طرف سے وہاں پہونچ کر بے گھر ہونے والے لوگوں کی راحت رسانی اور بازآبادکاری کے کام کو انسانیت کی بڑی خدمت اور وقت کی اہم ترین ضرورت بتاتے ہوئے اہل خیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ اس انسانی خدمت میں دل کھول کر تعاون دیں اور امارت شرعیہ کی طرف سے جاری ریلیف ورک کو خصوصی مالی مدد پہونچائیں، امارت شرعیہ کی ریلیف کا کام محض انسانیت کی بنیاد پر ہوتا ہے، اگر چہ جو علاقے پٹھان کوٹ اور جموں میں بے گھر ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر گوجر مسلمان ہیں، جو پہلے سے بھی غریب اور خستہ حال تھے، اور اب تو ان کی حالت ہر طرح قابل رحم اور لائق ترس ہے۔ ریلیف تقسیم کے اس عمل میں جامعہ رحمانی مونگیر کے استاد مفتی نشاط احمد ندوی، امارت شرعیہ کے مبلغ مولانا خالد انور قاسمی، مفتی نوشیر صاحب مظاہری ناظم جامعہ اسلامیہ مفتاح القرآن لدھیانہ پنجاب، جامعہ رحمانی کے طلباء مولانا حذیفہ حبیب رحمانی، مولانا حفظ الرحمن رحمانی، مولانا مزمل مظاہری، مولانا اسامہ رحمانی، مولانا غفران قاسمی، مولانا محمد نعیم قاسمی، مولانا ابرار الحق اور لدھیانہ کے دو فعال نوجوان محمد شہاب الدین محمد عباس شامل تھے۔ جموں کی تقسیم کے عمل میں مولانا احمد حسین قاسمی مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ، مولانا عبدالعلیم رحمانی ازہری استاد جامعہ رحمانی مونگیر اور مولانا عبداللہ جاوید ثاقبی شریک ہیں۔

تیسرا مورچہ بننے کا کتنا امکان؟

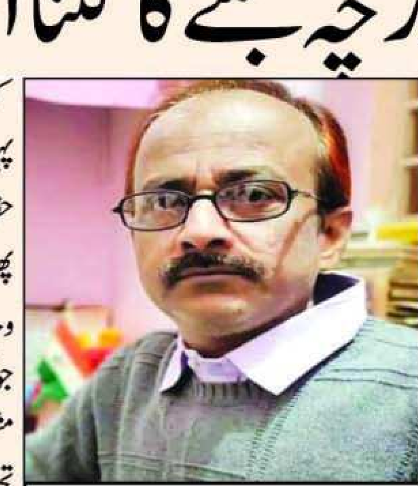

جئے کرشن

پٹنہ 18 ستمبر (جئے کرشن) بہار اسمبلی انتخاب کو لیکر تیز ہوئی انتخابی مہم کے درمیان آج اس بات کی چرچہ بھی ہے کہ دونوں ہی انتخابی اتحاد کے اعلان کے پہلے کیا کوئی مضبوط تیسرا مورچہ کی تشکیل ہوگی۔ ابھی تک موٹے طور پر اقتدار کی چوکھٹ تک پہنچنے کے لئے این ڈی اے و انڈیا اتحاد ہی انتخابی میدان میں نظر آرہا ہے۔ اپنے دم پر اپنی پارٹی جن سوراج کو لیکر پرشانت کشور پٹنہ بہار ہیں۔ فی الوقت انتخابی مقابلے میں وہ سہ رخی بناتے نظر آرہے ہیں۔ بہر حال ان کے ممکنہ انتخابی حکمت عملی کو لیکر بھی سیاسی جانکاروں کا ماننا ہے کہ جس طرح این ڈی اے اور انڈیا اتحاد کے درمیان ووٹروں کی تقسیم ہو رہی ہے اس میں کسی تیسرے مورچہ کی گنجائش کم ہی نظر آتی ہے۔ ویسے حالات میں کیا کیسی کے ساتھ آنے والے چھوٹی پارٹیاں ایک ساتھ آکر تیسرے مورچہ کی شکل دے سکتی ہیں۔ تاہم این ڈی اے اور انڈیا اتحاد کے اندر شامل پارٹیاں اور دیگر چھوٹی پارٹیوں کے لیڈران کا ماننا ہے کہ بہار میں موجودہ سیاسی حالات میں تیسرے مورچہ کا ماحول بنانا کافی مشکل ہے۔ بہار میں سب سے پہلے کی سرگرمی برقرار ہے اور ایسے ہی دو مضبوط سیاسی خیموں کی سرگرمی کے درمیان کسی تیسرے مورچہ کے لئے کوئی بہتر جگہ نہیں بنتی ہے۔ آنے لگا ایسے پھر سے اپنے حق میں پہلے کی طرح لانے کو پی کے نے زور لگائی مگر موجودہ حالات میں ان کے لئے بات بنتی نظر نہیں آرہی ہے۔ ویسے بھی انتخابی سیاست میں ووٹنگ سے پہلے زیادہ تر ووٹروں کا مزاج

کن دو امیدواروں اور پارٹیوں کے درمیان اپنی پہلی پسند کو منتخب کرنا ہوتا ہے۔ ان کے درمیان ہی حقیقت میں ٹکر ہوتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر صورتحال پھر بدلاؤ یا ترقی پر مرکوز نہیں ہوتی۔ اس کی دوسری وجہ بھی ہے۔ الگ الگ موقع پر کئی طرح کے تجربات دیکھے گئے ہیں۔ اس کی بہترین مثال ہے کہ اب تک بہار میں بڑی تبدیلی کے تحت عوام ان کی پارٹی کو سرکار بنانے کا موقع نہیں دینے جارہی ہے۔ اس تو کافی صاف ہوجاتا ہے کہ انہی جو انتخابی حلقہ میں جو تصویر وہی آخر تک بنی رہی تو اقتدار کی جنگ این ڈی اے بنام انڈیا ہی ہوگا۔ ویسے اس سلسلے میں بھی چرچہ ہے کہ ان دو مضبوط خیمے کے درمیان جدوجہد کے دوران کس پارٹی کے ذریعہ تیار کی گئی زمین کا کتنا فائدہ یا نقصان ان خیموں کو پہنچے گا۔ چرچہ یہ بھی ہے کہ اب کی بار کی پارٹی کے کردار کو لیکر کس پر زیادہ غور کیا جارہا ہے۔ یہ اس اگر اہم بات انتخابی جنگ اور ٹکٹوں اور دلچسپ بنانے کے لئے تیسرے مورچہ کی تشکیل کے امکانات کو لیکر کریں تو اس کی پہلی بی پی کے سکتے ہیں۔ جس میں اویسی کی پارٹی، بی ایس پی اور آئی ایم کے علاوہ این ڈی اے اور انڈیا خیمے کے اندر شامل ویسی پارٹیاں ہوسکتی ہیں جو سیٹ شیئرنگ سے ناراض ہوکر اتحاد کو چھوڑنے کا بڑا فیصلہ لیں۔ اس کے علاوہ بی ایس پی کی بھی اس معاملے میں چرچہ ہے۔

افسران پنچایت سرکار بھون کی تعمیر میں تیزی لائیں: وزیر

پٹنہ/18ستمبر(پی این ایس) پنچایتی راج محکمہ کے وزیر کیدار پرساد گپتا کی صدارت میں مختلف منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔ سمیت کمار ڈی ڈی سی مغربی چمپارن بتیا کے ذریعہ مغربی چمپارن ضلع کے تحت پنچایتی راج محکمہ کے تحت کئے جارہے کاموں کے بارے میں وزیر کو آگاہ کرایا گیا۔ پنچایت سرکار بھون تعمیر کی رفتار کے جائزے کے درمیان وزیر نے اکزیکیوٹو انجینئر بلڈنگ ڈویزن بتیا، اکزیکیوٹو انجینئر ضلع پنچایتی راج افسر اور سبھی بلاک پنچایتی راج افسران کو ہدایت دی گئی کہ پنچایت سرکار بھون کی تعمیر وقت پر اور معیاری طریقے سے کرنا یقینی کریں گے۔ کسی بھی طرح کی بدنظم پر فوری کارروائی کی جائے گی۔ ضلع پریشد کے تحت اخراجات فیصد کے جائزے کے سلسلے میں ایڈیشنل چیف اکزیکیوٹو افسر ضلع پریشد کو ہدایت دی گئی کہ ورک منصوبہ بنا کر ضابطے کے مطابق اخراج فیصد میں اضافہ کیا جائے۔ 15ویں مالیات کمیشن اور 8ویں ماحولیات کمیشن، پنچایت سمیتی کے جائزے کے سلسلے میں سبھی بلاک ترقیات افسران کو ہدایت دی گئی کہ ورک منصوبہ تیار کر کے صد فیصد کام حاصل کریں گے۔ 15ویں مالیات کمیشن اور 8ویں مالیات کمیشن گرام پنچایت کے جائزہ کے سلسلے میں سبھی بلاک پنچایت راج افسر کو ہدایت دی گئی کہ ورک منصوبہ تیار کر کے صد فیصد ہدف کو حاصل کریں گے۔ سبھی بلاک پنچایت افسران کو ہدایت دی گئی کہ سولر لائٹ کی تنصیب اور معیار کی جانچ کریں گے اور عام لوگوں سے حاصل شکایتوں پر فوری کارروائی کریں گے۔ میٹنگ میں نوین کمار، وزیر کے پی اے، سوربھ آلوک، ضلع پنچایت راج افسر مغربی چمپارن بتیا مکیش کمار، ایڈیشنل چیف اکزیکیوٹو افسر، ضلع پریشد، اکزیکیوٹو انجینئر بلڈنگ ڈویزن بتیا سمیت متعلقہ افسران موجود تھے۔

چراغ پاسوان نے وزیراعظم مودی کی لمبی عمر کی دعا کی

پٹنہ/18ستمبر(پی این ایس) مرکزی وزیر ایل جے پی آر کے قومی صدر چراغ پاسوان اپنے ایکس پر پوسٹ کر کے لکھا ہے کہ میرے وزیراعظم اور ان کی قیادت عالمی منظرنامے پر بھارت کی نئی پہچان بنانے والے نریندر مودی کو یوم پیدائش کی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات۔ انہوں نے آگے لکھا کہ آپ کی زندگی ملک کی خدمت، خودسپردگی، تپسیہ اور تیاگ کی مثال ہے۔ ملک پہلے کے جذبہ سے آپ نے بھارت کو نئی اونچائیوں پر پہنچایا ہے۔ غریب، محروم اور آخری لائن میں کھڑے شخص تک ترقی پہنچانے کا آپ کا عزم کروڑوں ہندوستانیوں کی زندگی میں امید اور یقین پیدا کرتا ہے۔ وزیراعظم اپنے یوم پیدائش کے موقع پر میں بھروسہ دلاتا ہوں کہ آپ کی دوراندیش قیادت میں ہم سبھی مل کر ترقی یافتہ بھارت 2047 کے عزم کو پورا کریں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ صحت مند اور توانائی سے بھرپور رہیں اور ہماری رہنمائی کرتے رہیں۔ اس بات کی جانکاری پارٹی کے ریاستی میڈیا انچارج کندن کمار نے دی ہے۔

امیدواروں کے انتخاب کے لئے کانگریس کمیٹی کی تشکیل

پٹنہ/18ستمبر(پی این ایس) بہار ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر صداقت آشرم میں نوتشکیل بہار ریاستی انتخابی کمیٹی کی تفصیلی میٹنگ میں خاص طور سے تین نکات پر چرچہ کی گئی۔ سب سے پہلے امیدواروں کے انتخاب کے عمل میں سبھی ممبران نے اپنی اپنی رائے رکھی۔ سب نے اپنی رائے میں اعلیٰ کمان کو امیدواروں کو اختیار یافتہ کرنے کی بات کہی۔ بہار کانگریس کے صدر راجیش رام نے سب کو امیدوار انتخاب عمل کو اختیار یافتہ کرنے کے لئے ہاتھ اٹھا کر حمایت کرنے کو کہا۔ موجود سبھی ممبروں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس تجویز کی حمایت کی۔ میٹنگ میں 24 ستمبر کو اکھل بھارتیہ کانگریس مجلس عاملہ کی توسیعی میٹنگ پر چرچہ ہوئی۔ آزادی کے بعد بہار میں پہلی بار کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں بھی لوگوں نے اپنی اپنی رائے رکھی۔ اس میٹنگ کی تیاری کو لیکر خاص طور سے چرچہ ہوئی جس کے ساتھ ہی 26 ستمبر کو پرینکا گاندھی کے ہونے والے پروگراموں پر خصوصی چرچہ کے بعد پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کی بات کہی گئی۔ کیونکہ پرینکا گاندھی کی بہار میں پہلا عوامی جلسہ ہوگا۔ پرینکا گاندھی، راہل گاندھی کے ذریعہ ووٹ ادھیکار یاترا میں دربھنگہ میں شامل ہوئیں اور دو دنوں تک یاترا کا حصہ رہیں۔ اس میٹنگ میں خاص طور سے بہار انچارج کرشنا الاورو، ریاستی صدر راجیش رام، لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر شکیل احمد خان، کونسل میں لیڈر ڈاکٹر مدن موہن جھا، ایم پی ڈاکٹر جاوید، ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ، ڈاکٹر شکیل احمد، رام جتن سنہا، شہنواز عالم، پپو یادو، منوج رام سمیت درجنوں لیڈران موجود تھے۔

سمولتلا رہائشی اسکول میں داخلہ کیلئے فارم 20 ستمبر تک

پانچویں کلاس کے سبھی طلباء طالبات فارم ضرور بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ 18 ستمبر (پریس ریلیز) سمولتلا رہائشی اسکول، جموئی (انگریزی میڈیم) کے چھٹے کلاس میں سال 27-2026 کے داخلہ امتحان کے لئے آن لائن درخواست فارم بھرنے کا عمل جاری ہے۔ فارم بھرنے کی یہ کارروائی 20 ستمبر تک جاری رہے گی۔ داخلہ کے خواہش مند بچے اسکول اکزامنیشن بورڈ کی ویب سائٹ http://biharsimultala.com پر فارم بھرنے کی کارروائی کر سکتے ہیں۔ یہ جانکاریاں بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی نے طلباء وطالبات اور ان کے گارجین حضرات کو ان کے مفاد میں دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پانچویں کلاس میں تعلیم حاصل کر رہے طلباء وطالبات اس امتحان میں شامل ہوسکتے ہیں۔ خواہش مند طلبا کی عمر 10 سال سے 12 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ جناب کریمی نے مزید جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ سمولتلا رہائشی اسکول میں داخلہ کے لئے امتحان دو مرحلے میں لئے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں ابتدائی امتحان (پی ٹی) 150 نمبرات کے ہوں گے جب کہ مین امتحان 300 نمبرات کے ہوں گے۔ امتحان میں پانچویں کلاس کے نصابی کتابوں سے ہی سوالات پوچھے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں آبجیکٹیو سوالات ہوں گے۔ پہلے مرحلے میں منتخب طلبا ہی مین امتحان میں شامل ہوسکیں گے۔ جناب کریمی نے مزید بتایا کہ سمولتلا رہائشی اسکول میں کل 120 طلبا وطالبات کا داخلہ ہوتا ہے جس میں 60 طلبا اور 60 طالبات ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی امتحان 31 اکتوبر کو جب کہ مین امتحان جنوری۔2026 میں ہوگا۔ جناب کریمی نے ویسے تمام گارجین حضرات/اساتذہ سے اپیل کی ہے کہ پانچویں کلاس کے تمام بچے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کے پاس اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وسائل کی کمی ہے ان کا سمولتلا رہائشی اسکول کے داخلہ امتحان میں شامل ہونے کے لئے آن لائن فارم بھرانا یقینی بنائیں۔ اگر طلباء وطالبات فارم بھرنے کے بعد داخلہ امتحان میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو انہیں بہت سے مراعات اسکول کی جانب سے حاصل ہوں گے اور معیاری اور مضبوط ابتدائی تعلیم بھی انہیں حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوگا۔ ساتھ ہی انہیں کسی بھی مقابلہ جاتی امتحان میں شریک ہونے کا تجربہ حاصل ہوگا۔ اس طرح کے مقابلہ جاتی امتحان میں شرکت سے طلبا کے ذہن ودماغ کی سطحیں مستحکم اور پختہ ہوتی ہیں ساتھ ہی ان میں خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے اور ایسے بچوں سے بہتر امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ طلباء وطالبات کے بہتر مستقبل کے لئے ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں ہیں۔

تیز رفتار دودھ ٹینکر کی ٹکر سے اسکوٹی سوار کی موت

حاجی پور/جنداہا/راجا پاکر (شبنم پروین) حاجی پور-جنداہا این ایچ 322 پر واقع راجا پاکر بلاک علاقہ کے بھنی مٹھ چوک کے قریب ایک دلخراش سڑک حادثے میں ایک نوجوان کی جان چلی گئی۔ متوفی کی شناخت جنداہا تھانہ علاقہ کے کے مہیسور تھانہ علاقہ کے ڈیہہ بچولی گاؤں کے رہائشی جناردن سنگھ کے بیٹے پپو کمار سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق متوفی اسکوٹی پر سوار ہو کر پٹنہ جارہے تھے کہ اسی دوران ایک تیز رفتار دودھ سے بھرا ٹینکر نے زبردست ٹکر ماردی، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ حادثے کے فوراً بعد ٹینکر ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا، لیکن بعد میں اسے مہوا-غازی پور روڈ پر بہسی چوک کے نزدیک پکڑ لیا گیا اور پولیس کے حوالے کردیا گیا۔ پولیس نے ٹینکر کو ضبط کرلیا ہے۔

جیسے ہی حادثے کی خبر اہل خانہ تک پہنچی، پورے گھر میں کہرام مچ گیا۔ متوفی دو بھائیوں میں بڑے تھے اور ان کے دو بچے اور بیوی ہیں، جو غم سے نڈھال ہیں۔ گھر کے افراد کا رو رو کر برا حال ہے۔ مزید یہ کہ متوفی کے والد دل کے مریض ہیں اور ان کا علاج چل رہا ہے۔ ایسے میں گھر کی ساری ذمہ داری پپو کمار سنگھ کے کندھوں پر تھی۔

ان کے ایک رشتہ دار نے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "بہت ہی برا ہوا، گھر کا واحد کمانے والا ہی چلا گیا۔ بھنی مٹھ چوک کے قریب حادثے کے بعد لوگوں نے سڑک جام کر دیا۔ جس سے سمستی پور-حاجی پور این ایچ 322 پر آمدورفت متاثر ہوگیا۔ بعد میں راجا پاکر تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچ کر لوگوں کو پرامن کیا اور جام ختم کرایا۔ لوگوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ حادثے کے چار گھنٹے بعد بھی راجا پاکر بلاک کے بی ڈی او، سی او موقع پر نہیں پہنچے اور نہ ہی کوئی معاوضہ کی رقم دی گئی ہے۔

معلمہ نازش صدف مہوا قبرستان میں سپرد خاک

حاجی پور/مہوا (شبنم پروین) ضلع کے مہوا بلاک حلقہ کے تحت واقع سرکاری پرائمری اسکول پھلوریا کی معلمہ نازش صدف کو سینکڑوں سوگواروں نے مہوا بازار کے قبرستان میں پرنم آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کیا۔ نماز جنازہ نماز ظہر کے بعد مہوا شاہی مسجد کے خطیب وامام مولانا محمد صدام حسین اسلمی کی امامت میں ادا کی گئی، جس میں ہر مکتبۂ فکر کے افراد نے شرکت کر دعائے مغفرت کی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق معلمہ نازش صدف گزشتہ روز حاجی پور کے صدر اسپتال میں زچگی کے لیے داخل ہوئی تھیں، جہاں بچے کی ولادت کے بعد ان کی طبیعت بگڑ گئی۔ ڈاکٹروں نے انہیں پی ایم سی ایچ پٹنہ ریفر کر دیا، لیکن راستے میں ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کا نومولود بچہ فی الحال آئی سی یو میں داخل ہے۔ نازش صدف نے 2022 میں ٹی ای ٹی امتحان پاس کر کے معلمہ کی حیثیت سے تقرری حاصل کی تھی اور انہیں چہرہ کلاں بلاک کے اُتکرمیت مڈل اسکول چہرہ کلاں میں تعینات کیا گیا تھا۔ بعد ازاں بی پی ایس سی کے ذریعے منعقدہ ٹی آر ای 1 میں کامیابی حاصل کر کے وہ راگھوپور بلاک میں معلمہ بنیں۔ کچھ ہی دن پہلے تبادلہ مہوا بلاک کے پھلوریا پرائمری اسکول میں ہوا، جہاں وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دے رہی تھیں۔

"تعلیمی بیداری کانفرنس" کے کامیاب انعقاد پر اظہار مسرت

حاجی پور (شبنم پروین) شہر کے واقع پوکھرا کے انیس صاحب کی رہائش گاہ پر گزشتہ دنوں ہیلپ دہ امہ ٹرسٹ حاجی پور کے زیراہتمام کامیاب تعلیمی کانفرنس کے انعقاد پر اصلاح ملت کمیٹی ویشالی کے صدر محمد عظیم الدین انصاری اور سکریٹری جناب محمد قمر الدین، جوائنٹ سکریٹری عبدالقادر نے مشترکہ طور مسرت کا اظہار کیا ہے اور اپنے پیغام تہنیت میں ٹرسٹ کے عہدیداران وجملہ اراکین کو مبارکباد بھی پیش کیا ہے اور ان لوگوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مذکورہ پروگرام میں شہر حاجی پور ومضافات کے کئی ائمہ کرام اور سرکردہ شخصیات کے علاوہ ڈی ایس پی جناب ابوظفر کی شرکت کامیابی کی ضامن ہے۔ اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد تعلیمی بیداری پیدا کرنا اور طلباء وطالبات کو انعامات سے نوازا جانا تھا۔ جو بڑے ہی حسن وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ طلباء وطالبات نے اپنے پوشیدہ صلاحیت کا مظاہرہ کر سامعین کرام سے خوب خوب دعائیں حاصل کیں۔ اس پروگرام میں تقریباً پچاس طلباء وطالبات کو مومینٹو اور دیگر تحائف سے نوازا گیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ مذکورہ پروگرام میں مولانا اظہار الحق قاسمی خطیب وامام جامع مسجد چوک حاجی پور، مولانا مفتی انظار احمد خطیب وامام مدینہ مسجد باغ ملی، خطیب وامام جامع مسجد انور پور کے علاوہ کئی حافظ وقاری نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ابوظفر امام ڈی ایس پی صاحب نے تعلیم کی اہمیت پر پرمغز خطاب فرمایا۔ دریں اثنا مذکورہ امام حضرات نے بھی خطاب فرمایا۔ اس موقع سے شاہد محمود پوری، انوارالحسن وسطوی، محمد عظیم الدین انصاری، ڈاکٹر عظیم انصاری، محمد شاہ جہاں کے علاوہ کئی اشخاص نے بھی اپنی بیش قیمت خطاب کرتے ہوئے نصیحت آموز گفتگو کی۔ پروگرام کی صدارت جناب توحید عالم نون گولہ اور نظامت قاری شمیم احمد سونپوری نے بحسن خوبی بڑے سلیقے سے انجام دیا۔ جناب انصاری نے کہا کہ مذکورہ پروگرام میں سیاسی وسماجی رہنما محمد افروز عالم، عالم انصاری، محمد مبین راعین، محمود عالم سردار، غلام ربانی، حافظ شبلی، ماسٹر عبدالقادر کے علاوہ کافی تعداد میں خواتین حضرات کی شرکت مذکورہ پروگرام کی کامیابی کی دلیل ہے۔ جناب عظیم الدین انصاری نے کہا کہ اس طرح کے پروگراموں کا انعقاد وقتاً فوقتاً تعلیمی اعتبار سے پسماندہ آبادیوں میں کئے جانے کی ضرورت ہے۔ جناب انصاری نے کہا کہ تمام ترقی کی راہیں اور کامیابی کی منزلیں تعلیم کے ذریعے سے ہی طے کی جاسکتی ہیں۔ ہر زمانے میں تعلیم کی اہمیت رہی ہے اور آج بھی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں تمام اراکین اور ذمہ داران کے علاوہ تشریف لائے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کیا ہے۔

5223 خصوصی سروے کنٹریکٹ ملازمین ہڑتال چھوڑ کر کام پر لوٹے

پٹنہ/18ستمبر(پی این ایس) محصولات واصلاحات اراضی محکمہ کی پہل کا اثر نظر آرہا ہے۔ ہڑتال پر گئے خصوصی سروے کنٹریکٹ ملازمین کی واپسی تیز ہوئی ہے۔ محکمہ کے ذریعہ موقع دیئے جانے کے بعد برخاست کنٹریکٹ ملازمین دوبارہ سروس میں لوٹ رہے ہیں۔ اب تک 5223 خصوصی سروے کنٹریکٹ ملازمین ہڑتال چھوڑ کر کام پر لوٹ چکے ہیں۔ بدھ کو 502 اپیل درخواستوں کو منظوری دی گئی۔ ابھی تک آئے دیگر امیدواروں پر کارروائی کا عمل جاری ہے۔ ادھر پٹنہ ہیڈ کوارٹر اور محکمہ کے دفاتر میں بھی برخاست ملازمین کی بھیڑ امڈ رہی ہے۔ محکمہ کے افسران کے مطابق اس پہل کے بعد برخاست ملازمین کو دوبارہ سروس میں آنے کا موقع ملا ہے۔ واضح رہے کہ محکمہ کی اپیل کے بعد لوٹنے والوں کی تعداد لگاتار بڑھتی گئی ہے۔ 1400 اپیل امیدواروں کو منظوری دی گئی تھی۔ اس سے پہلے 3321 خصوصی سروے کنٹریکٹ ملازمین کام پر لوٹ گئے تھے۔ محکمہ کا اندازہ ہے کہ آنے والے دنوں میں بچے ملازمین بھی کام پر واپس لوٹ جائیں گے۔

مخدوم العصر حضرت سلیم الدین احمد منعمی کا سالانہ عرس کل

پٹنہ سیٹی 18 ستمبر (پریس ریلیز) خانقاہ منعمیہ قمریہ میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی کے ۱۱ ویں سجادہ نشیں صوفیٔ صافی شیخ یگانہ حضرت مخدوم العصر سید شاہ سلیم الدین احمد منعمی قدس سرہ کا سالانہ عرس مبارک، خانقاہ منعمیہ میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی میں 27 ربیع الاول، مطابق 20 ستمبر 2025ء سنیچر کو منعقد ہوگا۔ عرس کی تقریبات کا آغاز نماز ظہر کے فوراً بعد فاتحہ اور مزار مبارک پر گل پوشی وعطرپاشی وقل سے ہوگا۔ بعد نماز مغرب خانقاہ میں محفل میلاد پاک، مجلس سماع اور تقسیم لنگر کا اہتمام ہوگا۔ قل ومجلس سماع ودعا پر یہ نورانی مجلس تمام ہوگی۔

درس قرآن وسنن ابو داؤد شریف ہارون نگر میں

پٹنہ 19 ستمبر (پریس ریلیز) ہارون نگر سیکٹر 2 کی بڑی جامع مسجد میں درس قرآن ثالث کے ساتھ ساتھ درس سنن ابو داؤد شریف بھی جاری ہے۔ یہ سلسلہ بخاری ومسلم شریف وموطا امام مالک کے مکمل ہونے کے بعد شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کی اگلی کڑی کے طور پر آئندہ 20 ستمبر کو مغرب کی نماز بعد مفتی محمد جہانگیر تائب باب نوروی خادم جامعہ 2 رحیمیہ ہارون نگر 2 پٹنہ کی بڑی جامع مسجد میں سنن ابو داؤد شریف کا درس دیں گے موضوع کتاب البیوع یعنی خرید وفروخت کے احکام کا بیان 21 ستمبر اتوار کو ظہر کی نماز کے بعد درس قرآن کا 1491 واں ہفتہ وار پروگرام کے تحت سورۃ العنکبوت کا (04) چوتھا رکوع آیات نمبر ۳۱-۴۴ کی تفسیر محمد صادق حمیدی امام مدینہ مسجد خلیل پورہ پھلواری شریف پٹنہ ارشاد فرمائیں گے۔

बिहार सरकार

भवन निर्माण विभाग, भवन प्रमंडल, मुजफ्फरपुर

ई0 निविदा पद्धति के अनुसार बेवसाइट एवं www.eproc2.bihar.gov.in पर
ई0-निविदा आमंत्रण सूचना संख्या (SBD)-19/मुजफ्फरपुर/2025-26

शुद्धि-पत्र

इस कार्यालय का ज्ञापांक-2107, दिनांक-07.08.2025 द्वारा ई0 निविदा पद्धति के अनुसार बेवसाइट बेवसाईट www.eproc2.bihar.gov.in पर ई0 निविदा आमंत्रण सूचना संख्या (SBD)-19/मुजफ्फरपुर/2025-26, (**Construction of State Tax Officers Residence D-Type (G+3) at Muzaffarpur for the year 2025-26 (Including Electrification)**, जिसका पी0आर0 सं0-011099 (BCD) 2025-26 है, जिसका प्रकाशन **"हिन्दुस्तान"** समाचार पत्र में **दिनांक-12.08.2025** को हुआ है, के अपरिहार्य कारणवश **"तिथि"** को निम्न अनुसार संशोधित की जा रही है।

क्र0		निर्धारित तिथि	संशोधित (अवधि विस्तारित) तिथि
1.	विज्ञापनदाता का पदनाम एवं पता	कार्यपालक अभियंता, भवन प्रमंडल, मुजफ्फरपुर।	कार्यपालक अभियंता, भवन प्रमंडल, मुजफ्फरपुर।
2.	परिमाण विपत्र बिक्री (डाउनलोड) की अंतिम तिथि एवं समय	दिनांक-23.08.2025 से दिनांक-15.09.2025 को 3:00 बजे अप0 तक	दिनांक-03.10.2025 से दिनांक-25.10.2025 को 3:00 बजे अप0 तक
3.	निविदा प्राप्ति (अपलोड करने) की अंतिम तिथि एवं समय	दिनांक-16.09.2025 को 3:00 बजे अप0	दिनांक-29.10.2025 को 3:00 बजे अप0
4.	निविदा (तकनीकी बीड) खोलने की तिथि एवं समय	दिनांक-17.09..2025 को 3:30 बजे अप0	दिनांक-30.10.2025 को 3:30 बजे अप0
5.	निविदा वित्तीय बीड खोलने की तिथि एवं समय	तकनीकी बीड निष्पादन के पश्चात	तकनीकी बीड निष्पादन के पश्चात
6.	प्रिबीड मीटिंग की तिथि, समय एवं स्थान	(i) दिनांक-29.08.2025 को 3.00 बजे अपराह्न को अधीक्षण अभियंता, भवन अंचल, मुजफ्फरपुर का कार्यालय। (ii) दिनांक-03.09.2025 को 3:00 बजे अपराह्न को मुख्य अभियंता, (उत्तर), भवन निर्माण विभाग, पटना का कार्यालय।	(i) दिनांक-08.10.2025 को 3.00 बजे अपराह्न को अधीक्षण अभियंता, भवन अंचल, मुजफ्फरपुर का कार्यालय। (ii) दिनांक-13.10.2025 को 3:00 बजे अपराह्न को मुख्य अभियंता, (उत्तर), भवन निर्माण विभाग, पटना का कार्यालय।
7.	परिमाण विपत्र की बिक्री स्थान	सिर्फ वेबसाइट www.eproc2.bihar.gov.in पर	सिर्फ वेबसाइट www.eproc2.bihar.gov.in पर
8.	निविदा प्राप्ति का स्थान	सिर्फ वेबसाइट www.eproc2.bihar.gov.in पर	सिर्फ वेबसाइट www.eproc2.bihar.gov.in पर
9.	निविदा बैधता की तिथि :-	120 दिन	120 दिन

शेष सभी शर्ते यथावत रहेगी।

कार्यपालक अभियंता,
भवन प्रमंडल, मुजफ्फरपुर

PR. No. 015051 (BCD) 25-26

नशामुक्त हो जाए बिहार, सुरक्षित रहे घर परिवार।

Road Construction Department
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER,
RCD, ROAD DIVISION DHAKA
Govt. of Bihar

SBD BASED DETAILED NOTICE INVITING SHORT TERM E-TENDER
(through e-procurement mode only www.eproc2.bihar.gov.in)
Re-Tender NIT No.- 13/2025-26, (Short Tender)

1. Designation and Address of the Advertiser : Executive Engineer, RCD, Road Division Dhaka.
2. Date of Issue of Notice Inviting Tender : 13.09.2025
3. Period for download of Tender Document : Date 23.09.2025 to 29.09.2025 from 15.00 hours (From Website : www.eproc2.bihar.gov.in)
4. Date, Time & Place of Pre-Bid meeting : Date 24.09.2025 at 11:00 hours at the Office of the Chief Engineer, North, T5 officer's flat, Punaichak, Patna.
5. Last date for uploading tender documents by bidder:- Date 30.09.2025 till time 15.00 Hours on www.eproc2.bihar.gov.in
6. Date, time & Place for opening of Technical Bid: *Date 30.09.2025 Time- 15.30 hours* Place: *On Website* - www.eproc2.bihar.gov.in
7. Details of works:-

Bid No	Name of work	Estimated Cost/ECV / AA Amount (Rs in .Lakh).	Amount of Earnest money (Rs in .Lak)	Cost of B.O.Q (to be paid through online) (non-refundable) in Rs..	Bid Processing Fee (to be paid through online) (non-refundable in Rs.	Time of completion of work (in month) including monsoon period .
1	2	3	4	.5	6	7
1	Widening & Strengthing work of A Section of Lakhura- Adapur Matiyarwa Road Narkatiya Market Construction Work (Total length-13 km) under Road Division Dhaka for the year 2025-26.	130.99	2.62	10,000.00	3540.00	6 Months

1. Date, time & place of opening of Financial Bid : To be announced after approval of Technical Bid.
Place: On Website - www.eproc2.bihar.gov.in
2. Bid Validity- **120 Days.**
3. Detailed NIT can be seen on website **"http://www.state.bihar.gov.in/prdbihar"** or **www.eproc2 .bihar.gov.in** or on the notice board of the office of the undersigned.

कार्यपालक अभियंता
पथ प्रमंडल, ढाका

PR- 015007 (RCD) 2025-26

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार।

حاجی پور میں لائنس پاٹلی پترا آدرش کی جانب سے بیگ کی تقسیم

حاجی پور 18 ستمبر (پریس ریلیز) لائنس پاٹلی پترا آدرش کے تحت حاجی پور کے دو تعلیمی اداروں، کنیا اُچ مادھمک ودھیالیہ چک بی بی اور کنیا پرائمری ودھیالیہ عظمت پور میں تقریباً 150 بچیوں کے درمیان اسکول بیگ تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر بچوں کے والدین بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ بیگ ملنے کے بعد بچیوں کے چہروں پر مسرت اور والدین کے چہروں پر اطمینان واضح طور پر دیکھا گیا۔ مقامی اساتذہ نے اس اقدام کو تعلیم کے فروغ کی سمت ایک مثبت قدم قرار دیا۔ اس تقریب کی صدارت لائنس کلب آف پاٹلی پترا آدرش کے صدر لائین ڈاکٹر نیرج کمار سنہا نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم ہی وہ ہتھیار ہے جو ایک بہتر سماج کی بنیاد رکھتا ہے۔ بچوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورتیں پوری کرکے انہیں تعلیم کی طرف راغب کرنا ہی ہمارے مشن کا مقصد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لائنس کلب ہمیشہ سماجی خدمت کے میدان میں پیش پیش رہا ہے اور آئندہ بھی اس طرح کی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ ڈاکٹر سنہا نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں تاکہ وہ کل کو ایک مضبوط اور باشعور شہری بن سکیں۔

رشوت کے معاملے میں جونیئر انجینئر کو سزا

پٹنہ، 18 ستمبر (پریس ریلیز) راجدھانی پٹنہ کی ایک خصوصی عدالت نے رشوت لینے کے جرم میں جمعرات کے روز دیہی بجلی فراہمی محکمے کے ایک سابق جونیئر انجینئر کو ایک سال کی سزائے قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ خصوصی ویجیلینس جج محمد رستم نے معاملے کی سماعت کے بعد گیا ضلع کے دیہی بجلی فراہمی محکمے کے سابق جونیئر انجینئر شمبھو کمار کو انسداد بدعنوانی قانون کی مختلف دفعات کے تحت قصوروار قرار دینے کے بعد یہ سزا سنائی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مجرم کو ایک ماہ کی اضافی قید بھگتنی ہوگی۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر وجے بھانو عرف پٹو بابو نے بتایا کہ 16 جولائی 2013 کو ضلع گیا میں ویجیلینس افسران نے قصوروار جونیئر انجینئر کو ایک مقامی شخص سے پچاس ہزار روپے کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا تھا۔ استغاثہ نے اس مقدمے میں الزام ثابت کرنے کے لئے بارہ گواہوں کے بیانات عدالت میں قلم بند کروائے تھے۔

علم سیکھنے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں: قاری انصار اللہ

جامعہ ام حبیبہ للبنات کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی کا انعقاد

رانچی18 ستمبر (پی این ایس)۔ علم کا چراغ ہمیں گھر گھر جلانا ہے، بچے، بڑوں اور چھوٹوں سبھی کو پڑھانا اور قرآن کی تعلیم دلانی ہے۔ ہم کیسے قرآن پڑھیں گے اور نماز سیکھیں گے؟ تو یاد رکھیں علم سیکھنے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار جامعہ ام حبیبہ للبنات کانکے نگڑی کے زیر اہتمام نگڑی جامع مسجد میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا قاری انصار اللہ قاسمی شہر قاضی حکومت جھارکھنڈ و امام و خطیب مدینہ مسجد ہند پیڑھی رانچی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے گھروں کا ماحول دینی ہو، ہمارے روابط اور تعلقات شریعت اور سنت کے مطابق ہوں، ہم اپنے بچوں اور نوجوانوں پر نگاہ رکھنے والے بنیں۔ جامعہ ام حبیبہ للبنات لڑکیوں کی تعلیم کو لیکر فکرمند ہے۔ ہمیں اس کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ ہر علاقہ کے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے مسجد، مدرسہ اور علماء کی حفاظت اور قدر کریں۔ لڑکیوں میں دینی تعلیم وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مکرم نائب مہتمم مدرسہ عالیہ کانکے نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی مثال اور واقعات سے واقف کراتے ہوئے حاضرین سے کہا کہ پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے ہر ہر موڑ پر مذہب اسلام ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اگر ہم نبی کریمؐ کے اوصاف حمیدہ کو اپنی زندگی کا جزو بنالیں تو اللہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا شفیع اللہ قاسمی امام و خطیب مسجد مسعود ملت کالونی کانکے نے بھی اپنے بیان میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت النبی کے تعلق سے گفتگو کی۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا قاری انصار اللہ قاسمی امام و خطیب مدینہ مسجد ہند پیڑھی رانچی و شہر قاضی نے کی۔ اس سے قبل جلسہ کا آغاز مدرسہ عالیہ کانکے کے قاری مظفر نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ نعت خوانی مفتی عتیق الرحمن اور عطاء اللہ رہبر نے کیا۔ مولانا شفیع اللہ قاسمی نے بحسن و خوبی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ جلسہ کے منتظم اور جامعہ ام حبیبہ للبنات کے مہتمم حضرت مولانا قاری رمضان الرشیدی نے علماء اور دیگر شرکاء کے تئیں اظہار تشکر کیا۔ آئے ہوئے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ جلسہ میں حضرت مولانا قاری انصار اللہ قاسمی، حضرت قاری رمضان الرشیدی، حضرت قاری انعام الحق، حضرت حافظ ہارون الرشید، حضرت مولانا شفیع اللہ قاسمی، حضرت مفتی عتیق الرحمن قاسمی، حضرت حافظ امتیاز، حضرت حافظ عزیز، سماجی کارکن عین الحق انصاری، جمیل انصاری، حاجی رفیق، حبیب انصاری، حافظ عبدالحسیب، مولانا مکرم، مولانا مظفر، مولانا محمود، عطاء اللہ رہبر، عابد حسین، جمیل اختر، مولانا نور اللہ قاسمی، صحافی عادل رشید نے شرکت کی۔

نعتیہ مشاعرہ مظفر پور میں کل

مظفر پور18 ستمبر (پریس ریلیز) نعت کا فن اردو شاعری میں سب سے زیادہ لطیف اور نازک صنف سخن مانا جاتا ہے۔ یہ صنف محض ادبی اظہار نہیں بلکہ عقیدت و ایمان کی تازگی کا سرچشمہ ہے۔ صدیوں سے اردو کے بڑے بڑے شعرا نے نعت کے ذریعے عشقِ رسولؐ کے نذرانے پیش کیے ہیں اور اپنی شاعری کو ایک روحانی جہت عطا کی ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ 20 ستمبر، بروز سنیچر بعد نماز مغرب پروفیسر سید ابوذر کمال الدین (سابق وائس چیئرمین، بہار انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کونسل) کی رہائش گاہ چندوارہ، مظفر پور میں ایک پروقار نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا جائے گا۔ اس مشاعرے کی صدارت بزرگ شاعر و ناقد پروفیسر فاروق احمد صدیقی (سابق صدر شعبۂ اردو، بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفر پور) فرمائیں گے۔ یہ اطلاع کامران غنی صبا نے اپنے پریس اعلانیہ میں دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ نعت محض ایک ادبی صنف نہیں بلکہ عشقِ رسولؐ کے اظہار کا سب سے لطیف وسیلہ ہے۔ اس صنف سخن میں جہاں عقیدت و احترام کی نزاکتیں پوشیدہ ہیں وہیں ادب اور روحانیت کی گہرائی بھی شامل ہے۔ نعت کہنا، پڑھنا اور سننا دراصل ایمان کو تازگی بخشنے اور نئی نسل کو سیرتِ نبویؐ سے قریب کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ مشاعرے میں شہر کے ممتاز اساتذہ و شعرا شریک ہوں گے اور بارگاہِ رسالتؐ میں اپنے نذرانۂ عقیدت پیش کرکے محفل کو وجدانی و روحانی فضا سے معمور کریں گے۔ تمام اہلِ ذوق اور محبانِ رسولؐ سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس روح پرور نعتیہ مشاعرے میں شریک ہوکر محفل کی رونق بڑھائیں اور اپنے ایمان کو تازگی بخشیں۔

سماجی انصاف اور سیکولرزم کے تحفظ کا رواں پہنچا سمستی پور

سمستی پور18 ستمبر (تنویر عالم تنہا) آر جے ڈی کے قومی ترجمان پروفیسر انور پاشا نے سماجی انصاف اور سیکولرزم کو مضبوط کرنے کے لیے عوام سے اپیل کی ہے۔ وہ اجیار پور بلاک حلقہ کے مہیش پٹی واقع کسان کولڈ اسٹوریج کے احاطہ میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد پہلی مرتبہ آئین اور جمہوریت کو سنگین خطرات لاحق ہے۔ فرقہ پرست اور جمہوریت مخالف طاقتیں دبے کچلے طبقوں کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دلت، آدیواسی، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور مسلم طبقے کو پارلیمان اور اسمبلی میں مناسب نمائندگی نہیں مل رہی ہے۔ یہاں تک کہ دلت اور آدیواسی بھی بڑی تعداد میں اسمبلی تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔ وہیں جے این یو صدر شعبہ اردو بادشاہ عالم نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت جان بوجھ کر مسلمانوں اور اقلیتی طبقوں کو حاشیے پر دھکیلنے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجی انصاف اور سیکولر اقدار کے تحفظ کے لیے تمام طبقات کو یکجہتی کے ساتھ فرقہ پرست اور آئین دشمن طاقتوں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ انہوں نے انتخابات میں عوام سے ہوشیاری برتنے اور اپنے حق رائے دہی کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنے کی اپیل کی۔ اسی طرح قاضی شکیل ایکتا نے کہا کہ آج سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آئین کے تحفظ کے ساتھ ساتھ سماجی اور سیاسی اتحاد قائم رکھا جائے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سماجی انصاف اور سیکولرزم دشمن طاقتوں کو ووٹ کے ذریعے شکست دیں۔ اس موقع پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے محمد خسرو سمیت کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

مدارس کے اساتذہ نے نوٹیفکیشن 3486 کا کیا بائیکاٹ

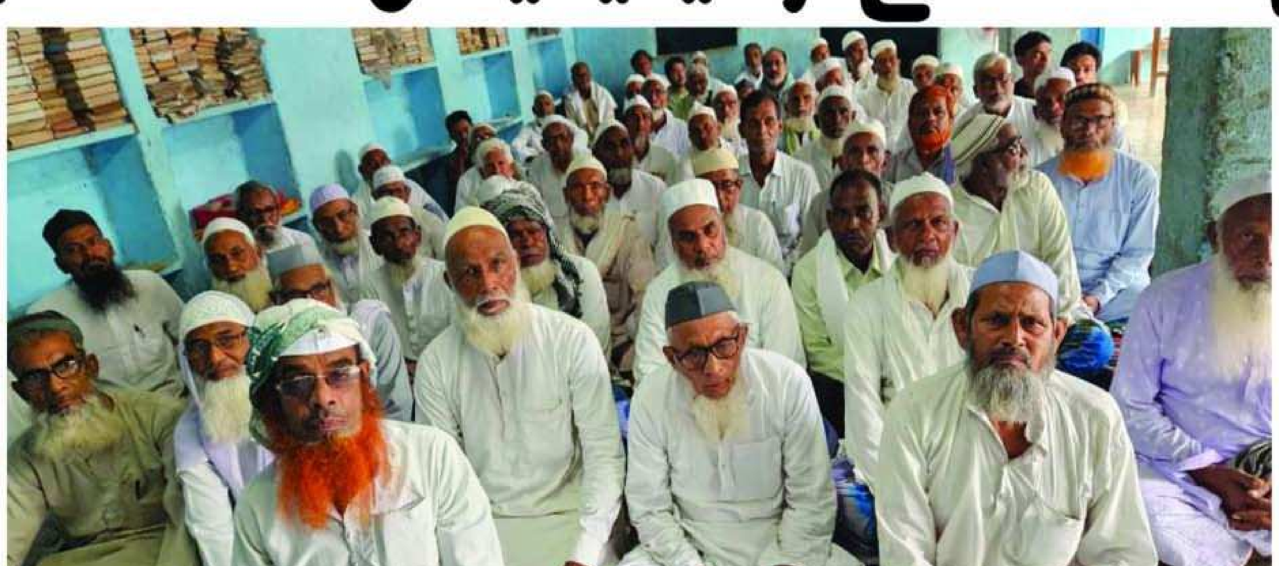

گڈا18 ستمبر (پی این ایس)۔ جھارکھنڈ مدارس ملحقہ کے ریٹائرڈ اساتذہ کی اہم میٹنگ آج بروز بدھ مورخہ 17 ستمبر 2025 کو مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ مومن نگر مہگاواں گڈا میں منعقد ہوئی جس کی صدارت قاضی شفیق صاحب قاسمی سابق پرنسپل مدرسہ شمشیریہ گوڈا نے کی اس میٹنگ میں جھارکھنڈ محکمہ تعلیمات کے سکریٹری کی طرف سے جاری کردہ حالیہ نوٹیفکیشن 3486 مورخہ 2025/9/10 کو پرزور ڈھنگ سے بائیکاٹ کیا گیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ محکمہ تعلیمات کے سکریٹری کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن 3486 مورخہ 2025/9/10 ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے اور اساتذہ کے ساتھ ناانصافی ہے۔ ہائی کورٹ نے 2014/2410/2020 کے مطابق مدرسہ وسنسکرت اسکولوں کے اساتذہ وملازمین کو پینشن دیے جانے سے متعلق ہائی کورٹ کا فیصلہ آیا کہ 2014/2410/2020 کو بلاکسی چھیڑ چھاڑ کے عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ مدرسہ و سنسکرت اساتذہ کو مائناریٹی اسکولوں کی طرح تمام سہولیات مل سکیں پھر اسی معاملے میں کنٹمپ کیس کیا گیا جس کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے تعلیمات کے سیکرٹری کی سخت سرزنش کی مگر انھوں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو نظرانداز کرتے ہوئے مدرسہ وسنسکرت اسکولوں کے اساتذہ وملازمین کو پینشن دیے جانے سے متعلق نوٹیفکیشن 3486 مورخہ 2025/9/10 آناًفاناً جاری کردیا اور اساتذہ سے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد پینشن سے متعلق اپنے کاغذات جمع کریں حالانکہ اس نوٹیفکیشن میں ہائی کورٹ کے فیصلے کی سخت خلاف ورزی کی گئی ہے اور 2014/10/24/2020 کے تحت مائناریٹی اسکولوں کے برابر دیئے گئے تمام سہولیات کو ختم کر کے ایک معمولی خیراتی پینشن میں بدل دیا ہے اور پینشن کا طریقہ بھی ایسا دشوار کن اپنایا ہے جس کی وجہ سے اساتذہ کو پینشن ملنا مشکل ومحال ہے، چنانچہ 2020 کے تحت جو سہولیات تھیں پریوارک پینشن، گریچویٹی، اسکیل اور مہنگائی بھتہ کا نصف میڈیکل، پنشنز کو پنشن پہنچنے کا اختیار، پنشن ٹریجری کے ذریعہ بھگتان وغیرہ ان سب کو ختم کر دیا ہے صرف اسکیل کا نصف ہی ملنے کا مہنگائی بھتہ کا کوئی ذکر نہیں جبکہ پینشن اسکیل، مہنگائی بھتہ میڈیکل سب مل کر کے پینشن بنتا ہے۔ لہٰذا آج کی میٹنگ میں اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ جب تک 2014/10/20/2024 کے مطابق مائناریٹی اسکولوں کی طرح تمام سہولیات کے ساتھ ہائی کورٹ کے عالیہ فیصلے کے مطابق سرکار کی طرف سے مدرسہ وسنسکرت کو پینشن ملنے کا طے نہیں ہوتا تب تک ہم لوگ ڈی ای او کسی کو بھی پینشن سے متعلق کاغذات جمع نہیں کریں گے، ہائی کورٹ میں کیس سے متعلق ہمارے مقدمہ کی اگلی تاریخ 26 ستمبر 2025 ہے ابھی فی الحال ہم لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہم اساتذہ ہی پنشن لینگے انشاء اللہ۔ اس نشست میں مولانا قاضی شفیق صاحب، مولانا تاج الدین صاحب شمیم صاحب انور صاحب ماسٹر کلیم صاحب مولانا حدیث صاحب مولانا سعید صاحب گنج وغیرہ وغیرہ خاص طور پر شامل تھے۔

جمہوریت میں حکومت سے سوال کرنا کوئی گناہ نہیں: مکیش سہنی

سنگھواڑہ دربھنگہ 18 ستمبر (محمد مصطفی) جب حکومت اپنے کام سے ہی عوام کے ساتھ ناانصافی کرنے لگے اور عوام الناس کی آواز بلند کرنے کا کام میڈیا بھی بند کردے تو اقتدار میں رہ کر یہ حکومت سے سوال کرنا کوئی گناہ نہیں ہے بہار میں 22 نومبر سے پہلے ریاست میں تبدیلی یقینی ہے عظیم اتحاد کی حکومت قائم ہونے کے بعد سب سے پہلے جویش مشرا کو جیل بھیجا جائے گا یہ باتیں انصاف پارٹی کے سپریمو سابق وزیر مکیش سہنی سنگھواڑہ تھانہ حلقہ کے راجو پنچایت کے رام پٹی گاؤں میں بدھ کے روز آر جے ڈی لیڈر سابق مکھیا چندر کشور یادو کے رہائش گاہ احاطے میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ انتہائی پسماندہ سہنی سماج کے یوٹیوبر کے ساتھ وزیر جویش کمار مشرا کے ذریعہ مار پیٹ کیا جانا شرمناک و جمہوریت پر حملہ ہے جس کی غیر جانبدارانہ تفتیش کر قصورواروں پر کارروائی کو یقینی بنائیں انتظامیہ عوام الناس کے آشرواد سے خادم بن نے والا اگر غنڈہ بنے گا اس پر بلڈوزر چلے گا کہانی کہہ کر انہوں نے بھسما سور کا حوالہ دیتے ہوئے پولیس انتظامیہ پر بھی سوال اٹھائے سابق وزیر نے عوام الناس سے اپیل کی کہ جمہوری حقوق کا استعمال کرایئے بدنام عوامی نمائندے کو کرسی سے ہٹانے کا کام کریں انہوں نے کہا کہ جویش کمار نے کوئی پریس نوٹ جاری نہیں کیا وہیں کانگریس لیڈر مشکور احمد عثمانی نے کہا کہ پاور کا غلط استعمال کرتے وزیر نے یوٹیوبر پر حملہ کے بعد مجرم کو بچانے کی کوشش کی اور اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو سمیت 4 افراد پر جھوٹا مقدمہ درج کرایا جو حکومت جانے کی علامت ہے پٹنہ سے راجو جانے کے دوران سنگھواڑہ تھانہ کے داخلی دروازہ ارجپال چوک پر وی آئی پی کے ضلع صدر للیت سہنی کی صدارت میں سہنی کا شاندار استقبال کیا گیا موقع پر صدر ولود بمپر، ارون رام، رام بالک سہنی، وویک سمراٹ، راج کمار پاسوان، امیش سہنی، آر جے ڈی لیڈر محمد شکیل، نور بابو، ونود ساہ، ضلع پریشد منٹو یادو، سابق مکھیا چندر کشور یادو شنتوش یادو، راجو یادو، سابق ضلع پریشد آفتاب عالم، ڈاکٹر منتظر احمد پیارے، محمد ناز، رحمت علی اپنے حامیوں کے ساتھ موجود تھے۔

سوچھ بھارت مشن گرامین اور لوہیا سوچھ بہار ابھیان پروگرام کا آغاز

اررریہ18 ستمبر (مشتاق احمد صدیقی) بھارت مشن گرامین اور لوہیا سوچھ بہار ابھیان کے تحت، سوچھتا ہی سیوا 2025 پروگرام کا باضابطہ آغاز کل معزز ممبر پارلیمنٹ، اررریہ، جناب پردیپ کمار سنگھ نے صدر اسپتال اررریہ میں رضاکارانہ کام انجام دے کر کیا۔ یہ سوچھتا ہی سیوا پروگرام 2 اکتوبر 2025 تک ضلع اررریہ کی تمام پنچایتوں میں لاگو کیا جائے گا۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر اررریہ مسز روزی کماری، ایڈیشنل کلکٹر اررریہ، مسٹر انل کمار جھا، سول سرجن اررریہ، ڈائریکٹر، ڈی آر ڈی اے، اررریہ، مسٹر پروہا، مسٹر سوروگرام، مسٹر پرویز ڈی ایس، اررریہ کو یتا کماری، معزز عوامی نمائندے، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر، اررریہ، مسٹر ونے کمار جھا، ضلعی مشیر، ایس بی ایم جی، مسٹر یشونت کمار، وار روم اسٹاف، ڈی آر ڈی اے، اررریہ، اور دیگر۔ افسران موجود تھے۔ اس سال سوچھتا ہی سیوا 17 ستمبر سے 2 اکتوبر 2025 تک منایا جائے گا جس کا تھیم سوچھ اتسو ہے۔ یہ اقدام بنیادی طور پر گندگی کی چھوٹی اور بڑی جیبوں (صفائی ٹارگٹ یونٹس) کو نشانہ بنائے گا، گندگی کو ختم کرے گا۔ اس اقدام کے تحت اررریہ ضلع کے تمام بلاکس میں عوامی مقامات کو صاف کرنے کی مہم شروع کی جائے گی۔ صفائی کے کارکنوں کے لئے حفاظتی کیمپ لگائے جائیں گے، انہیں ہیلتھ چیک اپ، انشورنس اور دیگر فلاحی فوائد فراہم کیے جائیں گے۔ لوگوں کو اپنی روزمرہ کی زندگی کے ایک حصے کے طور پر صفائی کو اپنانے کی ترغیب دینے کے لیے مختلف عوامی بیداری کی سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ پروگرام کے دوران یہ اعلان کیا گیا کہ صفائی ہی خدمت کے اقدام کے دوران، نوراتری کو "کلین گرین فیسٹیول" کے طور پر منانے پر زور دیا جائے گا۔ پوجا کمیٹیوں اور منتظمین کو درگا پوجا، نوراتری، اور میلے کے میدانوں کو ہر قسم کے کچرے بشمول پلاسٹک کے کچرے سے پاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور تہوار کو صاف ستھرا اور ماحول دوست تہوار کے طور پر منانا چاہیے۔ پوجا کے احاطے میں صفائی کے پیغامات والے ہورڈنگز لگائے جائیں گے اور مائیکروفون کے ذریعے پیغامات پھیلائے جائیں گے۔ جوٹ، کپڑے، کاغذ، یا ماحول دوست مواد سے بنے تھیلے استعمال کرنے، کوڑا کرکٹ سے بچنے اور احاطے کو صاف رکھنے پر زور دیا جائے گا۔ سوچھتا ہی سیوا مہم کے تحت، ہم اپنے گھروں، گردونواح، گاؤں اور محلوں کو صاف کرنے اور پلاسٹک کے کچرے سے پاک ہونے کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ ان 15 دنوں کے دوران تمام عوامی مقامات، سرکاری اور نجی دفاتر، اسکولوں، آنگن واڑیوں، صحت مراکز، پنچایت عمارتوں، مذہبی مقامات، سیاحتی مقامات، بازاروں، پانی کے ذرائع وغیرہ کو صاف کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔ ثقافتی اور عوامی مقامات کی صفائی کی تصاویر سوچھتا ہی سیوا پورٹل پر اپ لوڈ کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لیے ضلع کے تمام بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز/ بلاک کوآرڈینیٹر ضلعی صفائی کے دفتر کے ساتھ رابطہ کریں گے۔

ادارۂ تیغیہ میں تقریب کی تیاریاں شباب پر

مظفر پور18 ستمبر (پریس ریلیز) مرجع خلائق مرکزی خانقاہ آبادانیہ و ادارۂ تیغیہ ماڑی پور مظفر پور، بہار کے زیراہتمام مرکزی مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ماڑی پور کے وسیع وعریض ایوان طریقت میں ۲۳ ستمبر منگل کو فجر کی نماز کے بعد سے رات گئے تک (وقفوں کے ساتھ) ۶۹ رواں سالانہ عرس معظم حضرت شاہ تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ، زیارت موئے مبارک شریف، ضیائے اسلام کانفرنس، جشنِ دستار بندی اور کل ہند طرحی نعتیہ مشاعرہ کے عظیم الشان پیمانے پر انعقاد کی تیاریاں تکمیلی مرحلے میں داخل ہوچکی ہیں، کل ہند تیغی جمعیۃ العلماء و الصوفیاء کے روحِ رواں حضرت ضیاء احمد قادری ولیعہد خانقاہ شریف سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۲۳ ستمبر کو عصر کی نماز کے فوراً بعد رسم پرچم کشائی کیساتھ ہی زیارت موئے مبارک شریف کی عام زیارت ہوگی، متذکرہ تمامی تقریبات میں شرکت کے لئے ملک کے مختلف صوبوں سے آنے والے وفود کے قیام وطعام کے اعلیٰ انتظامات کی درجہ بندی کرلی گئی ہے، جلوس چادر گل پاشی و چادر پوشی کے بعد منعقد ہونے والے محفلِ قل شریف، تقسیمِ لنگر، ضیائے اسلام کانفرنس و جشنِ دستار بندی کے دوران موئے مبارک شریف کی عام زیارت موقوف رکھی جائیگی تاکہ سلسلہ وار تقاریب جاری رہ سکیں، مسند نشین حضرت تیغ علی علامہ الحاج شاہ احمد علی علوی القادری مدظلہ العالی نے جشنِ دستار بندی کے حوالے سے بتایا کہ فارغ التحصیل علماء، حفاظ، قراء کی دستار بندی ہوگی اور وابستگان خانقاہ شریف میں سے کاملین تعلیماتِ تصوف وراہِ سلوک کو خرقہ وخلافت عطا کیا جائیگا۔

تیجسوی یادو غریبوں اقلیتوں کے مسیحا ہیں: شری بابو

موتیہاری، 18 ستمبر (پی این ایس)۔ راشٹریہ جنتادل کے لیڈر اور پیرا اسمبلی حلقہ کے قدآور شخصیت سری بابو نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے تجسوی اقلیتوں، پچھڑوں اور دلتوں کے سچّے رہنماء ہیں اور انھوں نے ہمیشہ غریبوں کی لڑائی لڑی ہے اور اُن کے حقوق کی بازیابی کے لئے کام کیا ہے۔ جس طرح الیکشن کمیشن آف انڈیا نے غریبوں کی ووٹ چوری کرنے کی سازش کی ہے اس کے خلاف تجسوی یادو اور انڈیا الائنس ایک چٹان کی طرح کھڑے ہیں اور وہ ووٹ چور کو بہار سے بھگا کر ہی دم لیں گے۔

کشتی سے غیر قانونی شراب ضبط

آرا، 18 ستمبر (سید معراج)۔ ضلع مجسٹریٹ بھوجپور تنئے سُلطانیہ کے حکم پر مَدیہ نِشید ھوا اُتپاد محکمہ کی ٹیم نے غیر قانونی شراب کے خلاف مسلسل چھاپہ ماری مہم کے تحت بڑی کارروائی کی۔ اس دوران خفیہ اطلاع پر معاون کمشنر مدیہ نشید ھ جنیش کی ہدایت پر انسپکٹر پرکاش چندر کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی۔ دریا میں مسلسل گشت کے دوران، سون ندی کے سوروندا ٹوک (تھانہ کویلور) کے قریب شک کی بنیاد پر ایک کشتی کی تلاشی لی گئی، جس سے بھاری مقدار میں غیر قانونی غیر ملکی شراب برآمد ہوئی۔ ضبط شدہ شراب میں کنگ فشر بیئر (500 ملی) کے 1392 پیس، آفیسرز چوائس وہسکی (180 ملی) کے 576 پیس اور 8 پی ایم اسپیشل وہسکی (180 ملی) کے 144 پیس شامل ہیں، جو کُل 2112 بوتلوں میں 600.825 لیٹر بنتا ہے۔ اس شراب کی کُل بازار قیمت تقریباً 12 لاکھ روپے بتائی گئی۔ یہ شراب اتر پردیش سے پٹنہ لے جائی جا رہی تھی۔ چھاپہ ماری ٹیم میں انسپکٹر پرکاش چندر، سب انسپکٹر شوم کمار جھا، اسسٹنٹ سب انسپکٹر راجکمار راجا اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر روی کمار کے ساتھ محکمہ کے سپاہی، سیپ اور ہوم گارڈ کے جوان شامل تھے۔ محکمہ نے کہا ہے کہ غیر قانونی شراب کے خلاف یہ مہم مسلسل جاری ہے اور آئندہ بھی سختی سے چلتی رہے گی۔

جہیز قتل معاملے میں فرار ملزم کے گھر پولیس نے اشتہار چسپاں کیا

سنگھواڑہ دربھنگہ 18 ستمبر (محمد مصطفی) سنگھواڑہ تھانہ کے تحت نگر پنچایت بھرواڑہ وارڈ نمبر 2 میں نو شادی شدہ للیتا دیوی 24 سالہ کی جہیز کو لیکر گلے میں پھندا ڈال کر قتل معاملے میں دو ماہ سے سسرال کے فرار ملزم کے گھر پر پولیس نے اشتہار چسپاں کیا کیس کے تفتیشی افسر پی ایس آئی داروغہ ویکرانت کمار نے عدالت کے حکم پر جمعرات کو کارروائی کی جلد گرفتاری نہیں ہونے پر جلد ہی قرقی ضبطی کی کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا بتاتے چلیں کہ 17 جولائی کو سسرال سے گھر کے اندر گلے میں پھندا ڈال پنکھے سے جھولتی نو شادی شدہ کی لاش پولیس نے برآمد کیا تھا متوفیہ للیتا دیوی کے والد سیتا مڑھی ضلع کے بوکھرا تھانہ کے پتنکا گاؤں باشندہ شیام ساہ نے داماد روی شنکر ساہ، سمدھی سریش ساہ، سمدھین منجو دیوی، سمیت پانچ لوگوں کو نامزد کیا تھا 24 فروری 2023 کو انکی بیٹی کی شادی نگر پنچایت بھرواڑہ باشندہ سریش ساہ کے بیٹے روی شنکر ساہ کے ساتھ ہوئی تھی شادی کے بعد سے ہی سسرال والے جہیز کا مطالبہ کو لیکر زدکوب کرتے تھے للیتا نے ایک ماہ قبل اپنے والد سے موبائل پر بات چیت کی تھی بتایا کے اُسکے شوہر جہیز میں تین لاکھ روپے کا مطالبہ کر رہا ہے نہیں ہونے پر قتل کی دھمکی دے رہا ہے لگاتار دو بیٹی ہونے کی وجہ سے شوہر دوسری شادی کرنے کی دھمکی دے رہا تھا بیٹے کے لئے اُنکا داماد تانترک بابا کے پاس بھی گیا تھا جہاں اسے بتایا گیا کہ اُسی بیوی سے بیٹے کی اُمید مت رکھو اسکے بعد اور زیادہ مار پیٹ کرنے لگا بتادیں کی للیتا دیوی کو دو بیٹی میں ایک 18 ماہ تو دوسری پانچ ماہ کی ہے تھانہ صدر بسنت کمار نے بتایا کہ گرفتاری کے ڈر سے فرار ہونے پر اشتہار چسپاں کیا گیا ہے جلد ہی قرقی ضبطی کی کاروائی کی جائے گی۔

بارسوئی میں حج بلڈنگ کی تعمیر میں تیزی، عوام میں خوشی کا ماحول

کٹیہار 18 ستمبر (محمد مرشد عالم)۔ جنتادل یونائٹڈ کے یوا سیل کے سابق قومی سکریٹری صلاح الدین نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو مکتوب لکھ کر پورنیہ کمشنری کے تحت پورنیہ، کٹیہار، اررریا اور کشن گنج کے حجاج کرام کے لیے حج بھون بنانے کی اپیل کی گئی تھی۔ جس کے بعد گیاجی سے قانون ساز کونسل کم جے ڈی یو کے قومی جنرل سیکرٹری آفاق احمد خان کے ذریعہ اس مسئلے کو اسمبلی میں اٹھاتے ہوئے حج بھون کے محکمہ سے یہ بتایا گیا کہ پورنیہ کمشنری کے چاروں ضلع کے حج مسافروں کا انبارکیشن پوائنٹ کولکاتہ ہے۔ بہار سرکار کی توجہ مرکوز کرتے ہوئے کہا کہ بارسوئی ریلوے جنکشن مشرقی شمال سرحد ریلوے کا مخصوص جنکشن ہے۔ یہاں تمام مخصوص ایکسپریس ٹرینوں کا ٹھہراؤ ہے۔ یہاں حج بھون بنانے سے سیمانچل کے حاجیوں کو بہت ساری سہولیات ہوجائے گا۔ بارسوئی میں وقف کی زمین دستیاب ہے۔ مذکورہ مخصوص نکات پر غور وفکر کر حج بھون کی تعمیر کے عمل تیز کیے جانے پر لوگوں میں خوشی کا ماحول ہے۔

کشن گنج میں کروڑوں کی لاگت سے پری فیب گودام بنائے جائیں گے: سمراٹ چودھری

کشن گنج 18 ستمبر (محمد عظیم الدین) بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سمرت چودھری نے کہا کہ کشن گنج ضلع کے سات بلاکس میں 500,9 میٹرک ٹن ذخیرہ کرنے کی کل گنجائش والے پری فیب گوداموں کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے۔ اس منصوبے پر کل 27 کروڑ 65 لاکھ 15 ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ چودھری نے کہا کہ یہ گودام بہادر گنج نگر پنچایت، دیگھل بنک بلاک کی منگورہ پنچایت، چکلا پنچایت موضع گھورمارہ، کشن گنج بلاک کے کوچدھامن پنچایت، پوٹھیا بلاک کے بدھورا پنچایت پوکھلی موضع، دہی بھٹہ پنچایت اور گودام پنچایت کے بی بی میں تعمیر کیے جائیں گے۔ ٹھاکر گنج بلاک۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ تمام گودام صرف سرکاری اراضی پر بنائے جائیں اور کوئی رعیت کی زمین استعمال نہ ہو۔ تعمیر شروع کرنے سے پہلے متعلقہ محکمہ سے این او سی حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ چودھری نے کہا کہ کارپوریشن محکمہ کو تعمیراتی کاموں پر خرچ ہونے والی رقم کا استعمال کا سرٹیفکیٹ فراہم کرے گی۔ یہ پوری رقم مالی سال 2025-26 کے بجٹ کی دفعات سے خرچ کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں نتیش کمار کی قیادت والی این ڈی اے حکومت غریبوں کو خوراک کی حفاظت فراہم کرنے کی سمت میں مسلسل کام کر رہی ہے۔ چودھری نے کہا کہ بہار میں این ڈی اے کی ڈبل انجن والی حکومت مرکزی حکومت کے تعاون سے نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت راشن کارڈ رکھنے والے غریب خاندانوں کو 35 کلو اناج فراہم کر رہی ہے۔ اس سے بہار کے تقریباً دو کروڑ خاندانوں کے تقریباً 7.83 ملین افراد کو فائدہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاول اور دیگر غذائی اجناس کے معیار کو جانچنے کے لیے ریاستی سطح کی لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، کشن گنج ضلع کے سات مختلف بلاکس میں 500,9 میٹرک ٹن کی کل ذخیرہ کرنے کی گنجائش والے پری فیب گوداموں کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے۔ مذکورہ خبر براہ راست سبودھ مہیشوری، ضلع سوشل میڈیا انچارج، کشن گنج، بہار کو بھیجی گئی ہے، اور انہوں نے اسے اشاعت کے لیے کشن گنج کے صحافی محمد عظیم الدین کو بھیجا ہے۔

مورتی وسرجن کا راستہ تبدیل کرنے پر تنازعہ کا انتظامیہ نے کیا حل

سنگھواڑہ دربھنگہ 18 ستمبر (محمد مصطفی) سنگھواڑہ تھانہ حلقہ کے کٹھلیہ گاؤں میں نجی دروازے پر نصب بابا وشکرما کی مورتی وسرجن کے طے راستے کو تبدیل سے دو فریقین میں پیدا ہوئے تنازعہ کو انتظامیہ و عوامی نمائندوں کی مدد سے جمعرات کو حل کرلیا گیا بتایا جاتا ہے کہ مونو ساہ کے دروازے پر وشکرما کی مورتی نصب کر پوجا ارچنا کی تھی جمعرات کو وسرجن کا پہلے سے طے شدہ راستہ کو بدل کر مورتی کے ساتھ جلوس لے جانے کی تیاری پر تنازعہ کے درمیان ایک فریق نے اعتراض کیا انتظامی سطح پر معاملے کی جانکاری کے بعد صدر ایس ڈی او ویکاس کمار، ڈی ایس پی ایس کے سمن، بی ڈی او امریند پنڈت، انسپکٹر سوریش رام تھانہ صدر بسنت کمار پولیس فورس کے ساتھ گاؤں پہنچے ایک فریقین کا کہنا تھا کہ 2012 میں مورتی وسرجن کو لیکر راستہ طے ہوگیا تھا لگاتار کئی مذہبی تہوار میں طے روٹ سے جلوس نکالا جاتا رہا ہے پھر کس حالت میں راستہ بدل کر مورتی وسرجن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اعتراض کرنے پر اسکول احاطے میں دونوں فریقین کے عوامی نمائندوں ومقامی لوگوں کے ساتھ انتظامیہ نے امن کمیٹی کی میٹنگ منعقد کی اور فیصلہ کیا گیا کہ پہلے سے طے روٹ دھن وارہ ہوتے ہوئے سنگھواڑہ جاتا ہے مورتی وسرجن کے راستے میں کچھ بھی پھیر بدل نہیں ہوگا پوجا کمیٹی کا کہنا تھا اس بار گاؤں کے تالاب میں پانی ہونے کی وجہ سے سنگھواڑہ میں وسرجن جلوس کو لیکر انتظامیہ کو جانکاری دی تھی انتظامیہ کے افسران نے کہا کہ نئے حکم کی اجازت میں وقت لگتا ہے آپ بھی سماج میں سماجی ہم آہنگی برقرار رکھے موقع پر نائب پر مکھ ساجد مظفر ببلو، مکھیا رمیش کمار، سرپنچ اشوک سہنی، پیکس صدر احتشام رضوی، برکت علی، راشد مشتاق سمیت دیگر موجود تھے پولیس فورس گاؤں میں کیمپ کر جگہ جگہ روٹ مارچ نکال کر امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے

مدرسہ دارالملت میں 'مسابقہ سیرت النبی و دینیات' کا انعقاد

اورائی 18 ستمبر (نمائندہ) یہ دور کمپٹیشن اور مسابقات کا ہے مسابقہ کے جذبے سے پڑھنے والا بچہ ہمیشہ آگے بڑھتا ہے اور قوم وملت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسابقات جس طرح دنیاوی امور کے لیے ہوا کرتے ہیں اسی طرح تعلیمی میدان میں مسابقات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی کے پیش نظر مدرسہ دارالملت رام پور سکھری بلبھد راورائی مظفر پور میں بچوں کے درمیان "مسابقہ سیرت النبی و دینیات" کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز محمد سفیان کی تلاوت کلام اللہ سے ہوا جبکہ محمد شرافت نے نعت کا گلدستہ پیش کیا۔ اس پروگرام میں بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پہلا مقام حاصل کرنے کے لئے پرجوش نظر آئے۔ سیرت کوئز میں محمد رفیع الزماں درجہ سوم نے اول مقام حاصل کیا جبکہ عارفہ پروین درجہ پنجم نے دوسرا اور صبغۃ اللہ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ یہ بچے قیمتی انعامات سے نوازے گئے۔ ان کے علاوہ 7 بچے تشجیعی انعامات سے بھی نوازے گئے۔ پروگرام میں محمد صالح عمر ندوی ایڈمنسٹریٹر شاہین گروپ مدرسہ پلس بہار اور حافظ رضوان الحق استاذ مدرسہ ہذا نے بطور حکم اپنی خدمات انجام دیا۔ واضح ہو کہ بچوں کے درمیان اس مسابقے کا مقصد بچوں میں علمی شعور کو بیدار کرنا اور ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تھا۔ اس پروگرام میں کامیاب ہونے بچوں کو مدرسہ کے سکریٹری امتیاز احمد کریمی سمیت دیگر ذمہ داروں نے مبارکباد پیش کی اور ان کے سنہرے مستقبل کی دعا کی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں سبھی اساتذہ کا اہم رول رہا۔

پریہار اسمبلی میں ڈاکٹر اسمیتا مقبول چہرہ

سیتامڑھی، 18 ستمبر (پی این ایس)۔ راجد لیڈر ڈاکٹر اسمیتا پوروے ان دنوں مسلسل علاقے کا دورہ کر عوامی مسائل سے آگاہ ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کے فوری حل کے لیے ایک ہیلپ لائن نمبر جاری کیا گیا ہے، جس کے ذریعے لوگ اپنی بات براہِ راست رکھ پا رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسمیتا نے بتایا کہ پانی کے بحران کو دیکھتے ہوئے جنگی سطح پر کام کیا گیا اور ہر حال میں عوام تک پانی پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ بڑی تعداد میں راجد سے جڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا عوام کا بے پناہ تعاون حاصل ہو رہا ہے۔ اگر پارٹی قیادت مجھ پر بھروسہ کرتی ہے، تو آنے والے اسمبلی انتخابات میں پریہار سے یقیناً راجد کا پرچم لہرائے گا۔ راجد لیڈر ڈاکٹر اسمیتا نے لالو پرساد یادو اور تیجسوی یادو کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ دونوں لیڈروں نے غریبوں اور پسماندہ طبقوں کے حقوق کی جدوجہد کی ہے اور وہی عوام کی امیدوں کا سہارا ہیں۔ پریہار کے ضلع پارشد محمد عالمگیر نے کہا: "ڈاکٹر اسمیتا عوامی مسائل سنتی ہیں اور فوری کارروائی کرتی ہیں۔ پانی کی قلت دور کرنے میں ان کی کوشش قابل ستائش ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ حال ہی میں ایک ادارے کی جانب سے کرائے گئے سروے میں پریہار اسمبلی حلقہ میں سب سے زیادہ لوگوں نے ڈاکٹر اسمیتا پوروے کو پسند کیا ہے۔ سروے کے مطابق وہ علاقے کی سب سے مقبول ممکنہ امیدوار بن کر ابھری ہیں۔ اسی دوران سابق راجد بلاک صدر سریندر یادو نے کہا ڈاکٹر اسمیتا گھر گھر جا کر لوگوں کی تکلیف پوچھ رہی ہیں۔ وہ خواتین اور نوجوانوں کے درمیان بے حد مقبول ہیں۔

چھ لٹیرے گرفتار، اسلحہ اور چوری شدہ ٹریکٹر برآمد

بوکارو، 18 ستمبر (پی این ایس) جھارکھنڈ کے ضلع بوکارو کی چندر پورہ تھانہ پولیس نے ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے آج چھ جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے دیسی ریوالور، کارتوس، تیز دھار ہتھیار اور ایک چوری شدہ ٹریکٹر برآمد کیا۔ گرفتار ملزمان طویل عرصے سے بوکارو اور آس پاس کے اضلاع میں مجرمانہ وارداتوں کو انجام دیتے رہے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہرویندر سنگھ نے بتایا کہ خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کچھ مجرم چندر پورہ اور دگدا تھانہ علاقے میں ڈکیتی کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اسی بنیاد پر پولیس نے چندر پورہ تھانہ کے نیو پیر ادیہ علاقے میں گاڑیوں کی چیکنگ شروع کی۔ چیکنگ کے دوران ایک چار پہیہ گاڑی سے دو نوجوان آئے جو پولیس کو دیکھ کر بھاگنے لگے۔ پولیس نے پیچھا کر کے مکیش یادو اور شنکر داس کو پکڑ لیا۔ تلاشی میں ان کے پاس سے ایک دیسی ریوالور، ایک زندہ کارتوس اور ایک بھجالی برآمد ہوئی۔ پوچھ گچھ میں دونوں نے انکشاف کیا کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں امیش داس، دلیپ کمار مہتو، چھوٹو وشوا کرما اور راجیش کرمالی کے ساتھ مل کر 22 جولائی کو چندر پورہ کے مدنپور گاؤں سے ایک ٹریکٹر چوری کیا تھا۔

مدرسہ آسماء خاتون (للبنات) میں میلاد النبی ﷺ منعقد

جمشید پور 18 ستمبر (سلیم غوثی): احمد نگر کپالی کے دارالعلوم فردوسیہ آسماء خاتون (للبنات) میں منعقد میلاد النبی ﷺ تقریب میں حمد، قرآت نعت پاک وتقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں حمد مقابلے میں تسلیم کوثر منتشا، شنا بانو نے حصہ لیا جب کہ قرآت میں قاریہ فرحین شریف امجدی، ایاز خان نے حصہ لیا۔ نعت پاک میں عریفہ، تزئین کوثر، مصباح، صباح، نیہا، منتشا، کشف، صبا و عربیہ کے نام شامل ہیں۔ نغمہ نے ورفعنا لک ذکرک عنوان پر تریر پیش کی۔ حافظہ فاطمہ عثمانی نے قد جاءکم من اللہ عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عالیمہ فرحین امجدی نے وما ارسلنک ۔۔۔ عنوان پر روشنی ڈالی۔ اس مابلے میں ۱۶۰ بچوں نے حصہ لیا جن میں گلفشاں، خوشبو، افشاں، حمیدہ، عابدہ، آفرین، صائمہ، تمنا کے نام شامل ہیں۔ سبھی کامیاب بچوں کو تقریب کی مہمان خصوصی کانگریسی لیڈر تسلیمہ ملک ہاتھوں انعام وسند تقسیم کیے گئے۔ تقریب کا اختتام سلات وسلام و دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر لنگر کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں مقامی خواتین شریک ہوئی۔

سامان کی گردش حلقہ اور پنچ مارگ میں سدھار

ای۔ ٹنڈر نوٹس نمبر TSK/Engg/50 of 2025 تاریخ 11-09-2025

روپے 9,99,62,153/- ... 6,49,800/-

9,99,65,857/- ... 6,49,800/-

6,42,33,161/- ... 4,71,200/-

06-10-2025 ... 15.00

06-10-2025 ... 16.00

06-10-2025 ... 15.00

www.ireps.gov.in

ڈی آر ایم (ورکس) کٹیہار

شمال مشرقی سرحدی ریلوے

مسکان کے ساتھ صارفین کی خدمت میں

حاملہ خاتون کی موت کے بعد پی ایچ سی میں ہنگامہ

کھگڑیا 18 ستمبر (محمد عرفان عالم) ڈیلیوری روم میں تعینات نرس نے ایک ہزار روپے کا مطالبہ کیا، جب مریضہ ادا نہ کر سکی تو ٹانکے بند کر دیے۔ حاملہ خاتون کو آشا کی جانب سے نجی نرسنگ ہوم میں داخل کرانے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ کھگڑیا۔ الولی پی ایچ سی کے ڈیلیوری روم میں تعینات نرس کی غفلت سے حاملہ خاتون جاں بحق ہو گئی۔ موت کے بعد لواحقین نے پی ایچ سی احاطے میں ہنگامہ کیا۔ پولیس کی مداخلت کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ متاثرہ کے اہل خانہ نے الولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ الولی تھانہ علاقے کے سنوکھر وارڈ نمبر 1 کے رہنے والے متھلیش رائے نے بتایا کہ اس کی 26 سالہ بیٹی روبینہ کماری درد زہ میں کراہ رہی تھی۔ حاملہ خاتون کو صبح 6:08 بجے پی ایچ سی میں داخل کرایا گیا۔ صبح 7 بجے ڈاکٹر نے اس کا معمولی آپریشن کیا۔ جس کے بعد حاملہ خاتون روبینہ نے صحت مند بیٹے کو جنم دیا۔ متھلیش رائے نے بتایا کہ ڈیوٹی پر موجود نرس نے بیٹے کی پیدائش پر ایک ہزار روپے بطور تحفہ مانگے۔ اس نے پیسے دینے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ روبینہ کی ڈیلیوری معمولی آپریشن کے ذریعے ہوئی۔ جب نرس کو پیسے دینے سے انکار کر دیا تو ٹانکے نہیں لگائے گئے جس کے نتیجے میں بہت زیادہ خون بہنے لگا۔ ڈاکٹر نے خاتون کا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی حالت مزید بگڑ گئی اور خون بہنا بند نہ ہو سکا۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے خاتون کو ریفر کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کے ریفر کرنے کے بعد، آشا کارکن نے اسے نجی نرسنگ ہوم میں داخل کرنا چاہا۔ ڈاکٹر نے اسے صبح 8:30 بجے ریفر کیا، لیکن خاتون کو صبح 9:30 بجے ایمبولینس میں بھیجا گیا، اس دوران آشا کارکن اس پر نجی نرسنگ ہوم میں داخل کرانے کے لیے دباؤ ڈال رہا تھا۔ حاملہ خاتون کی موت اسپتال کے اندر نرس اور باہر آشا ورکر کی لاپرواہی سے ہوئی۔ روبینہ کی موت کی خبر ملتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ دوپہر کو لواحقین پی ایچ سی پہنچ گئے اور محکمہ صحت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر اور نرس کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ لواحقین نے تقریباً دو گھنٹے تک پی ایچ سی میں ہنگامہ کیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی الولی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور حالات کو پرامن کرایا۔ اہل خانہ نے غفلت برتنے والے ہیلتھ ورکرز کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ تاہم شام تک پوسٹ مارٹم رپورٹ مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ صدر اسپتال انتظامیہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھاگلپور بھیجنے کی تیاری میں ہے۔ نرس سروجنی کماری اور پرینکا کماری مبینہ طور پر الولی پی ایچ سی کے ڈیلیوری روم میں ڈیوٹی پر تھیں۔ اہل خانہ نے دونوں نرسوں پر رشوت مانگنے کا الزام لگایا۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر پرمود کمار نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد پی ایچ سی پہنچ کر معاملہ حل کر لیا گیا۔ متوفی کے اہل خانہ کی جانب سے تاحال کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ شکایت ملنے پر معاملے کی جانچ کی جائے گی اور ذمہ دار ہیلتھ ورکر کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ متوفی کے والد متھلیش رائے نے بتایا کہ ان کی بیٹی کی موت ڈاکٹر اور نرس کی لاپرواہی سے ہوئی۔ روبینہ نے صبح ڈیلیوری سے پہلے گھر کے کام کیے اور ڈیلیوری کے بعد مٹھائی بھی کھائی۔ ماں اور بچہ صحت مند تھے لیکن نرس کی غفلت موت کا باعث بنی۔

قتل معاملے میں 2 ملزمین کو عمر قید اور جرمانہ

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) چھپرہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (پارٹ ون) انجنی کمار گونڈ نے پرسا تھانے کے فتح پور کے رہنے والے دھرمیندر کمار اور پرمود رائے کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت عمر قید اور روپے جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا سنائی۔ پرسا تھانہ مقدمہ نمبر 161/19 کے قتل کے مقدمہ میں 20,000 فی کس۔ تفتیش کار نے 28 جولائی 2019 کو ملزم کے خلاف حتمی وارنٹ دائر کیا۔ استغاثہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر پریا رجن سنہا نے تفتیش کار اور ایک ڈاکٹر سمیت چھ گواہوں کو پیش کیا۔ پوچھی، ڈیرنی تھانے کے رہنے والے ونود رائے نے 24 مئی 2019 کو ایف آئی آر درج کرائی جس میں کہا گیا کہ 23 مئی 2019 کی شام کو اس کا بیٹا روشن کمار، جس کی عمر 18 سال تھی، موٹر سائیکل پر اپنے دوست گڈو کمار کے ساتھ پارٹی میں گیا تھا۔ لیکن اس رات روشن واپس نہیں آیا۔ اس کے دوست گڈو نے اسے فون کیا کہ روشن ایک خاتون دوست سے ملنے گیا ہے۔ اگلے دن پتہ چلا کہ اس کے بیٹے کی لاش فتح پور گاؤں کے تالاب میں پڑی ہے۔

اسکول بس اور ٹرک میں تصادم، متعدد بچے زخمی

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) ضلع کے امنور تھانہ علاقے میں آج ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ یہ واقعہ امنور-سونہو SH-73 مین روڈ پر واقع بھارت پیٹرولیم پمپ سے تقریباً 100 میٹر کے فاصلے پر پیش آیا۔ بچوں سے بھری ہمالیان انٹرنیشنل اسکول پرسا کی بس سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ اس حادثے میں بس میں سوار تقریباً بیس بچوں میں سے کئی زخمی ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق بس امنور، بشن پورہ، بھیکھی سمیت قریبی گاؤں کے بچوں کو اسکول لے جا رہی تھی۔ جیسے ہی گاڑی امنور پکھرا اور کھوری پاکر گونڈ بھارت پیٹرولیم پمپ سے گزری ٹرک سے ٹکر ہو گئی۔ ٹکراتے ہی اسکول بس کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ حادثے کے بعد دونوں ڈرائیور موقع سے فرار ہو گئے۔ دریں اثنا، قریبی گاؤں والوں نے تیزی سے کام کیا، تمام بچوں کو بحفاظت بچا لیا اور زخمیوں کو امنور کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے گئے۔ اطلاع ملنے پر تھانہ امنور کی 112 پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور حادثے کے بعد سڑک پر لگنے والے جام کو ختم کرایا اور سڑک پر ٹریفک کو بحال کیا۔ اس معاملے میں امنور تھانہ انچارج اور انسپکٹر ہیمنت کمار نے بتایا کہ اس بس میں تقریباً 20 بچے سوار تھے، جن میں سے 10 بچے زخمی ہو گئے ہیں اور ان کا امنور کے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں علاج کیا جا رہا ہے۔ بچوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ فی الحال اسکول بس کا ڈرائیور اور ٹرک کا ڈرائیور دونوں فرار ہیں۔ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے اور جلد ہی دونوں ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

روٹری کلب آف سارن سٹی کا 9واں چارٹرڈے منایا گیا

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) روٹریکٹ کلب آف سارن سٹی نے 9ویں سال میں داخل ہونے والے کلب میں چارٹرڈے منایا۔ اس موقع پر ضرورت مندوں کے لیے اس سال کیے گئے کاموں کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا گیا۔ مقامی پارٹی پیلس میں قومی ترانے کے بعد پروگرام کا آغاز قانون ساز کونسلر ڈاکٹر وریندر نارائن یادو، سکریٹری راجیش کمار، صدر راجیش کمار، نے شمع روشن کر کے کیا۔ آر سی اجے کمار اور سماجی کارکن دھرمیندر چوہان نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہمیں بے سہارا اور معاشی طور پر کمزور بچوں کی تعلیم اور روزگار کے لیے کام کرنا چاہیے۔ سال میں بہترین تعاون کے لیے بہترین معاون روٹرین اور بہترین معاون روٹریکٹر کا ایوارڈ بھی دیا گیا، جس کے فاتح کو تقریب کے چیئرمین نشانت پانڈے نے استقبالیہ کلمات ادا کیے کلب کے 9 سالہ سفر میں اودھ بہاری پرساد، دھیرج کمار، انیل سونی، دھرمیندر چوہان، سماجی کارکن چاندنی پرکاش، لائنز کلب کے منوج ورما، وکاش سنگھ، دھیرج سنگھ، ساکیت سریواستو، مونو کمار، ارون رائے، وکیل انصاری سمیت سارن کلب کے تمام ممبران، سارنز، ان کے ساتھ پروگرام میں موجود تھے۔

نابالغہ کی اجتماعی عصمت دری، 3 ملزمین گرفتار

کھگڑیا 18 ستمبر (محمد عرفان عالم) پربتہ تھانہ علاقہ میں ایک نابالغ کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کے معاملے میں پولیس نے 24 گھنٹے کے اندر تین ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے۔ کھگڑیا کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس راکیش کمار نے ایک پریس کانفرنس میں یہ جانکاری دی۔ گرفتار ملزمین میں دو نامزد اور ایک غیر ضمانتی ملزم شامل ہے۔ پولیس کے مطابق 15 ستمبر 2025 کو ایک خاتون نے پربتہ پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ 12 ستمبر 2025 کی رات تقریباً 11:25 بجے ایک ملزم نے اس کی نابالغ بیٹی کو بات کرنے کے بہانے بلایا۔ اس کے بعد اسے نشہ دے کر اجتماعی عصمت دری کی گئی۔

نابالغ لڑکی سے عصمت دری کی کوشش معاملے 5 سال کی قید و جرمانہ

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) چھپرہ اسپیشل جج برائے POCSO، سمیتا راج نے اسواپور پولیس اسٹیشن کے مدوا خاص کے رہائشی رامیشور رام کو POCSO سیشن کیس نمبر 88/21 میں POCSO ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت پانچ سال کی سادہ قید، اور جرمانہ ادا نہ کرنے پر چھ ماہ کی اضافی قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ دفعہ 376(AB)/511 کے تحت سخت قید اور پچیس ہزار روپے جرمانہ ادا نہ کرنے پر چھ ماہ قید ہوگی۔ اس نے بہار حکومت کی وکٹم اسسٹنس اسکیم کے تحت ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے ذریعے متاثرہ کو ایک لاکھ روپے کا معاوضہ دینے کا بھی حکم دیا۔ استغاثہ کی جانب سے اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر اور پبلک پراسیکیوٹر سروجیت اوجھا اور ان کے معاون ایڈوکیٹ اشونی کمار نے عدالت میں حکومت کی جانب سے کیس پیش کیا اور کل چھ گواہوں کی گواہی پیش کی۔ تفتیش کار نے 17 جولائی 2021 کو ملزم کے خلاف حتمی رپورٹ درج کی۔ عدالت نے 14 دسمبر 2021 کو ملزم کے خلاف فرد جرم عائد کی۔ متاثرہ کی والدہ نے اسواپار تھانے کے علاقے سے 9 مئی 2021 کو ایف آئی آر درج کرائی۔ اس نے بتایا کہ ملزم نے اس کی 9 سالہ بیٹی کو لالچ دے کر پالانی میں واقع اس کے گھر لے جایا۔ 6 مئی 2021 کو اس کے ساتھ زیادتی کی کوشش کی۔ لڑکی نے شور مچایا اور محلے کے لوگ آئے تو ملزم فرار ہو گیا۔

شہر کو صاف ستھرا بنانے کے لیے سب کی شرکت ضروری: میئر

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) میئر لکشمی نارائن گپتا، ڈپٹی میئر راگنی دیوی اور میونسپل کمشنر سنیل کمار پانڈے نے داروغہ رائے چوک سے رضاکارانہ کام کر کے سوچھتا ہی سیوا پروگرام کا افتتاح کیا۔ سوچھتا ہی سیوا پنکھواڑا 17 ستمبر سے شروع ہو کر 29 اکتوبر تک جاری رہے گا۔ پروگرام کے نوڈل افسر، سوچھتا افسر سنجیو کمار مشرا اور سمیت کمار ہر روز مختلف تاریخوں پر پروگرام منعقد کریں گے، جس میں شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں اور لوگوں کو صفائی کے بارے میں بیدار کیا جا رہا ہے۔ میئر لکشمی نارائن گپتا نے کہا کہ شہر کی صفائی میں تعاون کریں۔ کچرے کو کوڑے دان میں ڈالیں، اسے ادھر ادھر نہ پھینکیں، کیونکہ اس سے وبائی بیماری لگنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ کچرا صرف میونسپل کارپوریشن کے کوڑے دان یا کچرا گاڑی میں ڈالیں اور ڈپٹی میئر راگنی دیوی کی جانب سے شہر کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے میں تعاون کرنے کی اپیل کی گئی۔ جس طرح آپ اپنے گھروں کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھیں اسی طرح شہر کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے میں تعاون کریں۔ سوچھتا ہی سیوا پروگرام کے تحت تمام اسکولوں میں صفائی کے حوالے سے بچوں کے درمیان پینٹنگ، رنگولی اور کوئز مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا، جس میں بچوں کے ذریعے شہر کے لوگوں کو صفائی کا پیغام دیا جائے گا۔ سوچھتا ہی سیوا پروگرام میں تقریباً 100 خواتین نے حصہ لیا اور اپنی محنت عطیہ کر کے صفائی کا پیغام دیا۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر ارشد عالم، سینی ٹیشن آفیسر سنجیو کمار مشرا، سمیت کمار، سٹی مینیجر وید پرکاش ورنوال، سٹی مشن مینیجر-کم-میڈیا انچارج سدھیر کمار ہمانشو، وارڈ کونسلر رما کانت سنگھ عرف ڈبلیو سنگھ، سینی ٹیشن انسپکٹر سنجے کمار، اصغر علی، میونسپل کارپوریشن کی سی آر پی سشما دیوی، سشما دیوی، دیوی سنگھ، سی آر پی سی آر پی سشما دیوی، پروگرام میں کماری، مینا دیوی، گیتا دیوی، ریما دیوی، پونم کماری نیلم دیوی، انامیکا کماری، اور میونسپل کارپوریشن کے تمام صفائی کارکنان موجود تھے۔

ٹاٹا موٹر کی گاڑیاں 100 فیصد جی ایس ٹی فائدہ کے لیے اہل ہوں گی

پٹنہ 18 ستمبر (پریس ریلیز) تہواروں کے سیزن کے آغاز کے ساتھ ہی صارفین کے لیے اچھی خبر ہے۔ Tata Motors کی گاڑیاں اب 100 فیصد GST فوائد پیش کرتی ہیں، جس سے ان کی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسے کمپنی کی اب تک کی سب سے بڑی پیشکش قرار دیا جا رہا ہے۔ ٹاٹا ڈیلرشپ شنکر موٹر نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس اعلان کے بعد بکنگ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ صارفین مسلسل ڈیلرشپ پر آ رہے ہیں، اور ایکسچینج بونس اور تہوار کی پیشکشوں نے ان کے جوش کو دوگنا کر دیا ہے۔ صارفین کے مطابق، شنکر موٹر کو اس وقت سب سے زیادہ مانگ کا سامنا ہے، اور محدود اسٹاک کی وجہ سے بکنگ میں تیزی آ رہی ہے۔ ٹاٹا موٹر نے ہمیشہ بہار میں خاندانوں کو محفوظ، سستی اور خصوصیت سے بھرپور کاریں فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کھگڑیا کے صدر اسپتال اے این ایم اسکول میں لیمپ لائٹنگ تقریب

کھگڑیا 18 ستمبر (محمد عرفان عالم) صدر اسپتال کیمپس میں واقع اے این ایم اسکول میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ سول سرجن ڈاکٹر رامیندر کمار نے فیتہ کاٹ کر 2024-2026 سیشن کے 52 طلباء کے لیے لیمپ لائٹنگ تقریب کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر رامیندر کمار نے نرسنگ کی ماں فلورنس نائٹنگیل کی تصویر پر گلپوشی کی۔ انہوں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایمانداری اور محنت سے تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے اور انسانیت کی خدمت کو اپنا اولین فریضہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے تربیت کے دوران انہیں صدر اسپتال کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اسکول کی پرنسپل امرتا پریا کی رہنمائی میں طلبہ نے ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز استقبالیہ گیت سے ہوا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر دھرمیندر کمار، اسپتال کے مینیجر پرناؤ کمار، جی این ایم اسکول کی پرنسپل سرفینا کماری، اور دیگر عہدیداروں نے طلبہ کو ٹوپیاں پیش کیں۔ پروگرام کا انعقاد دوسرے سال کے طالب علم نشو اور سادہ سنہا نے کیا۔ پرنسپل امرتا پریا نے مہمانوں کو شال دے کر استقبال کیا۔

کھادی فیسٹیول اور ہینڈلوم ہینڈی کرافٹ میلے کا افتتاح

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) 14 روزہ کھادی مہوتسو ہینڈلوم ہینڈی کرافٹ کا افتتاح شہر کے راجندر کالج گراؤنڈ میں چھپرہ کے ایم ایل اے ڈاکٹر سی این گپتا، میئر لکشمی نارائن گپتا اور ڈپٹی میئر راگنی کماری نے کیا۔ یہ میلہ 30 ستمبر تک جاری رہے گا۔ اس کھادی مہوتسو کا اہتمام میسرز ریتا سنگھ، معراج انصاری اور فردوس نے کیا ہے۔ میلے میں ہاتھ سے بنے کپڑوں سمیت کئی اشیاء کے اسٹال لگائے گئے ہیں۔ ریتا سنگھ نے بتایا کہ میلے کی اصل توجہ ہاتھ سے بنے کپڑے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کھادی اشیاء پر 30 فیصد رعایت دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر بنیادی طور پر پروفیسر ڈاکٹر کامیشور پرساد سنگھ، بین سنگھ ڈاکٹر چندراوتی رائے، چاندنی پرکاش وغیرہ نے شرکت کی۔

سارن لائبریری کو وسعت دی جائے گی

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) ضلع مجسٹریٹ امن سمیر نے آج سارن لائبریری اور سارن گرو کے تحت چلائی جانے والی مختلف سرگرمیوں کے سلسلے میں ایک جائزہ میٹنگ کی۔ سارن لائبریری میں آنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کرنے کے لیے لائبریری کی عمارت کی بنیاد کو مضبوط کرنے اور لائبریری کی بالائی منزل پر اضافی کمرے اور ہال تعمیر کرنے کی ہدایات دی گئیں تاکہ ڈیجیٹل لائبریری کو فعال بنایا جا سکے۔ مزید برآں لائبریری کے احاطے کے پیچھے فوری طور پر اسٹیج اور شیڈ تعمیر کرنے کی ہدایات دی گئیں تاکہ وہاں مختلف اورینٹیشن پروگرام اور سیمینار منعقد کیے جا سکیں۔ سارن گرو کے آپریشن کے حوالے سے یوٹیوب پر ڈیجیٹل کلاسز کا انعقاد کرنے، طلبہ کے درمیان اس کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے لیے فیس بک پیج بنانے اور تمام ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ تک اس بات کو پھیلانے کی ہدایات دی گئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ ڈیجیٹل کلاسز کا فائدہ اٹھا سکیں اور امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کر سکیں۔

پروفیسر ایچ کے ورما کے انتقال سے صحافت کی دنیا کو بڑا دھچکا

چھپرہ 18 ستمبر (راجو) سارن ضلع کی صحافتی برادری کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ڈاکٹر H.K. ورما، ایک معروف پروفیسر، سینئر صحافی، اور ٹائمس آف انڈیا کے دیرینہ ساتھی، منگل کی رات انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ 45 دنوں سے پٹنہ کے ایمس اسپتال میں ایک سنگین بیماری سے لڑ رہے تھے۔ بدھ کی صبح ان کی موت کی خبر پھیلتے ہی ضلع بھر میں صحافیوں، رشتہ داروں اور خیر خواہوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مشن روڈ پر واقع ان کی پروفیسر کالونی رہائش گاہ پر ان کے آخری دیدار کے لیے ایک ہجوم جمع ہوا۔ بعد میں ان کی آخری رسومات آریہ سماج روایات کے مطابق ریول گنج سماریا کے شمشان گھاٹ میں ادا کی گئیں۔ ڈاکٹر ورما نے نہ صرف ایک پروفیسر کے طور پر علمی دنیا کو مالا مال کیا بلکہ صحافت پر بھی انمٹ نقوش چھوڑے۔ انہوں نے آج، نوبھارت ٹائمس سے لے کر ٹائمس آف انڈیا تک کے معتبر اخبارات میں فعال طور پر تعاون کیا۔ اس نے روٹری کلب، چھپرہ رام کرشنا مشن، اور کئی کھیلوں کی تنظیموں میں شامل ہو کر سماجی میدان میں بھی اپنے آپ کو ممتاز کیا۔ تعزیت پیش کرنے والوں میں ڈاکٹر ودیا بھوشن سریواستو، ڈاکٹر لال بابو یادو، ذاکر علی، راجیش پانڈے، کشور کمار، محمد ایوب، اومیش شرما، راجیو کمار سنگھ، امان کمار، سنتوش گپتا، ندیم احمد، پنکج کمار، پنکج سریواستو، سنجا کمار، سنجا کمار، چندن سنگھ، شانو کمار، راجیش کمار اور دیگر شامل تھے۔ پانڈے، سنیل گپتا، دیویندر سریواستو، راجیش پاٹھک، چندر شیکھر سنگھ، وکاس کمار، سنجے سریواستو، اور امیتیش کمار۔ مزید برآں، مہاراج اچیوتانند دیو، سری رام کرشن مشن آشرم کے سکریٹری، ڈاکٹر ایس کے۔ بوس، ہومیوپیتھک فزیشن، اور جے شنکر پرساد، آل انڈیا بینک آفیسرز ایسوسی ایشن، چھپرا کے ضلعی صدر۔ کانگریس کے سینئر لیڈر ڈاکٹر شنکر چودھری نے بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ بجو پانڈے کلا وتھی کے زیر اہتمام چھپرا لاء بورڈ کے احاطے میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ تعزیت کا اظہار کرنے والوں میں دکش نرنجن شمبھو، ایڈوکیٹ اور ادیب رینجے نشانت، جیوتیش پانڈے اظہار تعزیت کیا۔

سونالیکا نے اگست میں 10932 ٹریکٹر کی فروخت کا ریکارڈ بنایا

پٹنہ 18 ستمبر (پریس ریلیز) سونالیکا ٹریکٹرز مالی سال 26 میں جارحانہ انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں، ہندوستانی کسانوں کے لیے ایک حقیقی شراکت دار کے طور پر اپنے کردار کو مزید مستحکم کرتے ہوئے اور ایک نئی تاریخی کارکردگی ریکارڈ کی ہے۔ کمپنی نے اگست میں اب تک کی سب سے زیادہ 10932 ٹریکٹر کی فروخت ریکارڈ کی ہے، جس میں مقامی مارکیٹ میں مضبوط 28 فیصد اضافہ بھی شامل ہے، جو کہ مقامی زرعی ضروریات کے بارے میں کمپنی کی گہری سمجھ کو ظاہر کرتا ہے۔ کسانوں پر مرکوز ہیوی ڈیوٹی ٹریکٹر تیار کرنے کے لیے سونالیکا کا عزم کمپنی کی مسلسل کامیابی کو یقینی بناتا ہے، کسانوں کو مکمل اطمینان فراہم کرتا ہے اور زرعی ترقی کو تیز کرتا ہے۔ سونالیکا ٹریکٹرز نے تین سال قبل اپنی آفیشل ویب سائٹ پر ٹریکٹر کی قیمتیں ظاہر کرنے کا ایک بے مثال قدم اٹھایا، جو آج بھی ہندوستانی زراعت میں شفافیت کی علامت بنی ہوئی ہے۔ اس نئی کارکردگی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے، انٹرنیشنل ٹریکٹرز لمیٹڈ کے جوائنٹ منیجنگ ڈائریکٹر رمن متل نے کہا کہ سونالیکا کے بہتر پیداواری صلاحیت فراہم کرنے اور کسانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے بامقصد سفر میں ایک نیا تاریخی سنگ میل حاصل کرتے ہوئے۔

سنہولی کی ٹیم بوائز اور گرلس کبڈی میچ میں چیمپئن

کھگڑیا 18 ستمبر (محمد عرفان عالم) کھگڑیا ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام بازار سمیتی کھیل کے میدان میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ایک روزہ کبڈی مقابلے کا انعقاد کیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور سینئر کھلاڑیوں نے کیا۔ ... گیا جس میں سنہولی نے مارکو 60-55 سے شکست دی۔ دوسرا میچ ہاؤسنگ بورڈ اور ٹھاکر باڑی کلب کے درمیان کھیلا گیا جس میں ٹھاکر باڑی کی ٹیم نے فتح حاصل کی۔ لڑکیوں کے زمرے میں ٹھاکر باڑی کلب اور سنہولی کے درمیان میچ کھیلا گیا جس میں سنہولی کی ٹیم نے 20-28 پوائنٹس سے کامیابی حاصل کی۔ سکریٹری پریہ درشا منیش سنگھ جنہوں نے جیتنے والی اور رنر اپ ٹیموں کا سکریٹری نے کھلاڑیوں سے کہا کہ کھیل ایک ایسی جگہ ہے جہاں انہیں تمام مشکلات سے لڑنا سکھایا جاتا ہے۔ خواہ کتنی ہی شکستوں کا سامنا کرنا پڑے، جو لوگ جیتنے کی خواہش رکھتے ہیں وہی گاؤں اور ملک کا نام روشن کرتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے خزانچی آرکیٹیکٹ شبھم کمار نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ ایسوسی ایشن کھلاڑیوں کو ہر سہولت فراہم کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہے گی۔ آدتیہ کمار، چاہت کماری، چونی کماری، ارمان اور پرکاش کمار نے جج کے فرائض انجام دیے۔ اس موقع پر راکھی کماری، چھوٹی کماری، سنی کمار، منیش کمار، آدتیہ کمار، گلشن کمار، اویناش کمار، نرنجن کمار، پشپا کماری، اور دیگر موجود تھے۔

این آر آئی سیل بی جے پی کے زیر اہتمام یک روزہ خون عطیہ کیمپ آج

پٹنہ 18 ستمبر (پریس ریلیز): این آر آئی سیل، بی جے پی بہار پردیش، جمعہ 19 ستمبر 2025 کو سائی سول سروسز ڈی سی-14، شیواجی پارک، کنکر باغ، پٹنہ میں ایک روزہ خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کر رہا ہے۔ ایک روزہ خون عطیہ کیمپ اور این آر آئی سیل، بی جے پی بہار پردیش کے آرگنائزر منیش سنہا نے بتایا کہ کمہرار اسمبلی حلقہ میں خون کا عطیہ کیمپ سیوا پکھواڑا کے حصہ کے طور پر منعقد کیا جا رہا ہے تاکہ وزیر اعظم کی 75 ویں سالگرہ کی یاد میں۔ اس بلڈ ڈونیشن کیمپ کے ذریعے مقامی ماں بلڈ بینک کو 100 یونٹ خون فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ اس خصوصی خون کے عطیہ کیمپ میں شرکت کے لیے معروف فلمی اداکار دارا سنگھ کے بیٹے اداکار وندو دارا سنگھ اور فلم پروڈیوسر امیت کمار پٹنہ آ رہے ہیں۔ نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ بڑی تعداد میں خون کے عطیہ میں حصہ لیں اور ملک کی خدمت اور مضبوط کریں۔ اس رضاکارانہ خون کے عطیہ کیمپ کو کامیاب بنانے کے لیے ماں بلڈ بینک کے تجربہ کار ڈاکٹروں اور ان کے ساتھی ممبران تکنیکی مدد فراہم کریں گے۔

رائل اینفیلڈ نے تازہ ترین میٹیور 350 لانچ کیا

پٹنہ 18 ستمبر (پریس ریلیز) رائل اینفیلڈ، درمیانے سائز کی موٹر سائیکلوں میں عالمی رہنما، نے آج ہندوستان میں بالکل نیا اور اپ ڈیٹ شدہ میٹیور 350 لانچ کیا۔ ہمہ جہت آرام کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، چاہے وہ تیز دھوپ میں ہو یا ہائی ویز پر، میٹیور 350 اپنے مخصوص کروزر ڈیزائن، اسٹائلنگ، ہموار کارکردگی اور آرام دہ سواری کے ساتھ درمیانے سائز کے کروزر سیگمنٹ کی قیادت کر رہا ہے۔ اپنے نئے اوتار میں، یہ بائیک فائر بال، اسٹیلر، اورورہ اور سپرنووا ویرینٹس میں سات نئے شاندار رنگوں اور نئی خصوصیات کے ساتھ دستیاب ہے۔

300 بی سی این ویگنوں کی چھت اور باڈی کی مرمت کا مکمل جدید کاری

ٹنڈر نمبر M - 249 - RSP-2025-26 - DRG-12 دستخط کنندہ کے ذریعہ درج ذیل کاموں کے لئے ای۔ٹنڈرس طلب کیا جاتا ہے: کام کا نام: سی این ڈبلیو ورکشاپ، شمال مشرقی سرحدی ریلوے، نیو بنگائی گاؤں میں 300 بی سی این ویگنوں کی چھت اور باڈی کی مرمت کی مکمل جدید کاری۔ مشتہر ٹنڈر کی قیمت: روپے 4,35,33,108/- زر پیشگی: روپے 3,67,700/- ای۔ٹنڈر 03-10-2025 کو 15.00 بجے بند ہوگا۔ درج بالا ای۔ٹنڈر کے ٹنڈر کاغذات کے ساتھ مکمل جانکاری www.ireps.gov.in پر دستیاب ہوگی۔

سی ڈبلیو ایم/این بی کیو ایس
شمال مشرقی سرحدی ریلوے
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

علی پوردوار ڈویژن کے تحت انجینئرنگ کا کام

ای۔ٹنڈر نوٹس نمبر 80/W-2/APDJ ; مورخہ: 09-09-2025۔ درج ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ کے ذریعہ ای۔ٹنڈر طلب کیا جاتا ہے: ٹنڈر نمبر 18-AP-II-2025۔ کام کا نام: "گوسائی گاؤں ہاٹ میں۔ نیو بنگائی گاؤں میں اے ڈی ای این رنگیر اگرام جنکشن سیکشن کے تحت مخدوش کوارٹروں کے مقام پر 10 یونٹ ٹائپ۔II کوارٹر (دو منزلہ) کی تعمیر۔" ٹنڈر کی قیمت: روپے 3,18,37,249.64؛ زر پیشگی: روپے 3,09,200.00۔ ای۔ٹنڈر 03-10-2025 کو 15.00 بجے بند ہوں گا اور 03-10-2025 کو 15:30 بجے کھلا گا۔ درج بالا ای۔ٹنڈر کے ٹنڈر کاغذات کے ساتھ مکمل اطلاع ویب سائٹ http:// www.ireps.gov.in پر دستیاب رہے گی۔

ڈی آر ایم (ورک)، علی پوردوار جنکشن
شمال مشرقی سرحدی ریلوے
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

कार्यपालक अभियंता का कार्यालय
भवन निर्माण विभाग, भवन प्रमण्डल, दुमका
Email:- eengbcddumka-jhr@nic.in

अल्पकालीन निविदा आमंत्रण सूचना–27/2025–26

1 विज्ञापनदाता का नाम – कार्यपालक अभियंता, भवन प्रमण्डल, दुमका।
2 परिमाण विपत्र की बिक्री की तिथि एवं समय – 10.10.2025 1:00बजे अपराहन तक।
3 मुहरबंद निविदा प्राप्ति की तिथि एवं समय – 11.10.2025 3:00बजे अपराहन तक।
4 मुहरबंद निविदा खोलने की तिथि एवं समय – 11.10.2025 3:30बजे अपराहन।
5 परिमाण विपत्र बिक्री का स्थान – (क) अधीक्षण अभियंता, भवन अंचल, दुमका का कार्यालय। (ख) कार्यपालक अभियंता, भवन प्रमण्डल, दुमका का कार्यालय। (ग) सहायक अभियंता, भवन अवर प्रमण्डल, दुमका का कार्यालय।
6 निविदा प्राप्ति का स्थान – क्रमांक 5 में वर्णित स्थानों पर।
7 कार्य की विवरणी –

क्र0	कार्य का नाम	प्राक्कलित राशि	अग्रधन की राशि	परिमाण विपत्र का मूल्य	कार्य समाप्ति की अवधि
01	Construction of Drain in front of Multipurpose Examination Hall at S.K.M.U. Dighi Dumka.	Rs.11,19,000.00	रू0–22,500.00	रू0–2,500.00	02 Months

नोटः–निविदा की शर्तें कार्यालय के सूचना पट्ट पर देखा जा सकता है।

कार्यपालक अभियंता, भवन प्रमण्डल, दुमका
PR 362271 Building(25-26)#D

JHARKHAND EDUCATION PROJECT
New Collectorate Office, Pakur
Bikash Bhawan, Block-B, 2nd Floor, PIN - 816107
Email Address-ssapakur@gmail.com

पत्रांक 895 दिनांक 16 / 09 / 2025

!! आवश्यक सूचना !!
PR NO. :- 361661

अधोहस्ताक्षरी कार्यालय द्वारा प्रकाशित अति अल्पकालीन निविदा आमंत्रण सूचना पत्रांक 869 दिनांक 09.09.2025 पाकुड़ जिला अन्तर्गत महेशपुर प्रखण्ड में संचालित प्राथमिक विद्यालय नवपाड़ा, पंचायत–शिवरामपुर में 02 अतिरिक्त वर्ग कक्ष का निर्माण हेतु अति अल्पकालीन निविदा हेतु निविदादाताओं को आमंत्रित किया गया हैं।

भवन विभाग कार्यालय पाकुड़ से प्राप्त सूचना के आलोक प्राथमिक विद्यालय नवपाड़ा, पंचायत–शिवरामपुर में 02 अतिरिक्त वर्ग कक्ष का निर्माण हेतु भवन विभाग, पाकुड़ के द्वारा पूर्व में निविदा प्रकाशित किया जा चुका है, जो प्रक्रियाधीन हैं।

वर्णित स्थिति में कार्य की पूनरावृत्ति के कारण अधोहस्ताक्षरी कार्यालय के पत्रांक 869 दिनांक 09.09.2025 के द्वारा प्रकाशित निविदा को रद्द किया जाता हैं।

ह0 / –
(अनीता पुरती)
जिला शिक्षा पदाधिकारी, पाकुड।
PR 362287 (Jharkhand Education Project Council) 25-26 (D)

رنگیا ڈویژن میں انجینئرنگ کا کام

ٹنڈر نوٹس نمبر: 41-ENGG-RNY-2025-26، مورخہ: 12-09-2025: درج ذیل کام کے لئے دستخط کنندہ کے ذریعہ ای۔ٹنڈر طلب کیا جاتا ہے۔ ٹنڈر نمبر۔1: آئٹم کی مختصر تفصیل: رنگیا جنکشن۔ ماج باٹ (ایس ایل)۔ ٹی ایس آر (پی)۔ 36.00 کیلومیٹر، ٹھیکیدار کے خود کے پی کیو آر ایس پورٹل (02 عدد) اور گرینٹری کے توسط سے اور منظور کام "رنگیا جنکشن۔ ماج باٹ (ایس ایل)۔ ٹی ایس آر (پی) 36.00 کیلومیٹر" کے برخلاف 50 ایم ایم دائرہ کے مشین کرشڈ اسٹون پاکور بیلاسٹ کی سپلائی۔ ٹنڈر کی قیمت: روپے 17,27,68,128.86: زر پیشگی: روپے 10,13,900/-۔ ٹنڈر کے بند کرنے کی تاریخ اور وقت 06-10-2025 کو 15.00 بجے اور کھولنے کی 15.30 بجے۔ درج بالا ای۔ٹنڈر کے ٹنڈر کاغذات کے ساتھ مکمل جانکاری ویب سائٹ http://www.ireps.gov.in پر دستیاب ہوگی۔

ڈی آر ایم (ورکس)، رنگیا
شمال مشرقی سرحدی ریل
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ملت میں موجود مسلم دشمنوں کو پہچانیے ورنہ مشکلیں اور زیادہ بڑھ جائیں گی

غلام غوث

رابطہ: 9980827221

دنیا میں کسی قوم کو کمزور کرنا ہو اور اسے برباد کرنا ہو تو بغیر جنگ لڑے کس طرح اس مقصد کو حاصل کرنا ہے یہ طریقہ ہمیں امریکہ، یوروپ اور اسرائیل کی لائبریریوں میں ملے گا۔ ہم مسلمانوں کی لائبریریوں میں ایسی کتابیں بلکل نہیں ملتیں۔ ہماری لائبریریوں میں 90 فیصد صرف مذہب پر لکھی ہوی کتابیں ملتی ہیں۔ ان کتابوں کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اگر کسی قوم میں تفریقہ ڈالنا ہو تو اس کے اندر اپنے ایسے ایجنٹوں اور جاسوسوں کو داخل کر دینا ہوگا جو اپنے آپ کو ان مذہبی لوگوں سے زیادہ مذہبی بتا کر پیش کرنا ہے اور ان کا اعتماد حاصل کر کے اندر ہی اندر کھوکھلا کرنا ہے۔ یہ کام شاید ہندوستان میں کئی برسوں پہلے شروع ہو گیا۔۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے اگر کسی جگہ سے کام شروع کرنا ہو تو وہ جگہ ہے اتر پردیش اور بہار۔ آج ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے نفرت اور افراتفری ہے تو وہ مسلکوں کو لے کر یہاں ہے۔ اور یہیں سے یہ بیماری دوسری ریاستوں میں یہ ایجنٹ اور جاسوس پھیلا رہے ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ کسی اللہ والے کو مسلمانوں کا رہبر اور اللہ کا مقبول ترین ولی بتا کر اسکی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ ان کی چرب زبانی اور جذباتی انداز ان پڑھوں اور جاہلوں کو سب سے پہلے اپنا گرودہ بنا لیتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دوسروں کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا کسی دوسرے اللہ کے ولی کا نام لے کر اسی طریقہ پر دوسرا گروپ تیار کر دیتا ہے اور دونوں کے درمیان نفرت اور افراتفری پیدا کر دیتا ہے۔ سچ اگر کہوں تو شمالی ہندوستان کے مسلمان اسی دلدل میں پھنسے ہوے ہیں اور کمزور ہو کر اپنی بربادی کا نمونہ بن رہے ہیں۔ ایسے ہی گروپوں کے کچھ انجانے تربیت یافتہ نوجوان دوسری ریاستوں میں چلے آتے ہیں اور وہی نفرت یہاں بھی پھیلا کر مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا کرتے ہیں اور انہیں کمزور کرتے ہیں۔ ان گروپوں کے سرپرست آپس میں تو متحد رہتے ہیں مگر دوسروں کو دکھانے کے لئے ایک دوسرے کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں تا کہ عام مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اگر کھل کر کہیں تو یہ حضرات مولانا احمد رضا خان،، مولانا الیاس نانوتوی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا محمد بن عبدل وہاب جیسے اللہ کے ولیوں کے ناموں کو لے کر اور ایک دوسرے کے خیالات کی برتری کو لے کر عام مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ جہاں تک ہو سکے یو پی اور بہار کے خطیب حضرات کو خطابت کرنے کے لئے نہ بلایا جائے۔ اس کا ایک نظارہ ہمیں شہر بنگلور میں ہوے 5.9.2025 کے میلاد کے جلسے میں کچھ حضرات کی تقریروں سے ملتی ہیں۔ جلسہ حضور ﷺ کی سیرت کا مگر تعریف کسی دوسرے اللہ کے ولی کی اور تنقید کسی خیالی مخالفوں کی اور خیالی دشمنی کی۔ نام مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کا مگر کام نفرتوں کو بڑھانے کا۔ یہ ایجنٹ اور جاسوس ایسے شاطر ہوتے ہیں کہ انہیں پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ہندوستان ہی میں نہیں دنیا کے ہر ملک میں دشمنان اسلام چلا رہے ہیں۔ کوئی کھلم کھلا تو کوئی اندر ہی اندر چھپا کر۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ اللہ والوں کے حوالے سے من گھڑت حدیثیں بھی بیان کر دیتے ہیں اور ان کے نام سے کتابیں بھی شائع کروا دیتے ہیں۔ یہ اتنے چالاک اور شاطر اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ ہر کوئی ان کے گن گانے لگ جاتا ہے۔ یہ لوگ غلط رواجوں کو رائج کر دیتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا ہتھیار عقل سے پیدل بے علم لوگ ہوتے ہیں جو خود سے قران اور سیرت کا مطالعہ نہیں کرتے بلکہ سنی سنائی باتوں کو سچ مان لیتے ہیں۔ ان کی چالوں کو سمجھنا ہو تو کتابوں کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے مخلص سے مخلص مذہبی حضرات بھی ایسی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ صرف ایک مثال دوں تو وہ ہے علی کوہن اور لارنس کی جنہوں نے ملک شام اور سعودی عرب کے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور عالم اسلام کو نقصان پہنچایا۔ یہ بھی سچ ہے کہ آج مسلم ممالک میں کچھ لوگ مسلمانوں کے بھیس میں اسرائیل اور کچھ یوروپی ممالک کے لئے جاسوسی کر رہے ہیں اور مسلم لیڈروں کی ہر حرکت و سکنت پر نظر رکھے ہوے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا مجال کے اسرائیل چن چن کر مسلم ممالک کی اہم شخصیتوں کو موت کے گھاٹ اترتا۔ 8.9.2025 کو عمان کے شہر دوہا میں حماس کے لیڈر کون کس کمرے میں ہیں یہ جان کر انہیں بموں سے اڑانے کی اسرائیلی کوشش بھی ان ایجنٹوں کی موجودگی کی مثال ہے۔ عرب ممالک کی بزدلی اور بے غیرتی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے سر شرم سے جھکا دیے ہیں۔ ان جاسوسوں کے شر سے کیسے امت کو بچانا اور ان کو کس طرح پہچاننا یہ ایک مشکل مسلہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل عرب ممالک کو ایک ساتھ نہیں بلکہ ایک ایک کر کے مارے گا کیونکہ دوسرے عرب ممالک ڈر کر خاموش رہ جائیں گے۔ آگے کس کی باری ہے کوئی نہیں جانتا۔ سب صرف مذمت ہی کرتے رہ جائیں گے اور امریکہ کے پاوں پر سر جھکا دیں گے۔ عمان جو امریکہ سے 150 ڈالر کے ہتھیار خرید چکا ہے اور قیمتی طیارہ ٹرمپ کو تحفہ میں دیا ہے اس پر ایسے وقت میں اسرائیل بمباری کی جب وہ حماس کے لیڈروں کے ساتھ جنگ بندی کی باتیں کر رہا تھا۔ ہمیشہ اسرائیل اس وقت حملہ کرتا ہے جب کسی کو اس کی امید نہیں ہوتی۔ عام مسلمان نہ تو اخبار پڑھتا ہے اور نہ ایسی کتابیں۔ اس لئے اس کی معلومات صفر ہیں۔ اس کا کام صرف کمانا کھانا اور سونا ہے۔ ایسے عام مسلمانوں کی معلومات میں اضافہ کرنا بیحد ضروری ہے۔ اور اسے کرنا بھی بہت آسان ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر جمعہ خطیب حضرات اپنے آدھے گھنٹے کے بیان میں بیس منٹ دین پر جو کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں اور باقی دس منٹ میں پچھلے ایک ہفتہ کے اخباروں کے مضامین میں سے جو ان کی پسند ہو اس کا نچوڑ بیان کریں۔ اس سے عوام کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر اور میسور کے سلطان حیدر علی دونوں ان پڑھ تھے مگر وہ ہمیشہ راتوں کو دانشوروں سے کتابیں پڑھا کر سنتے تھے اور ان سے صلح لیتے تھے۔ ہماری قوم کو معلومات سے آراستہ کرنے کے لئے جمعہ کا بیان ہی ایک راستہ ہے۔ اس بیان میں سیاسی معلومات، سائنسی معلومات، دشمنوں کی چالیں اور گزرتے ہوے حالات سب بیان کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح کریں تو صرف ایک سال میں عام مسلمان باشعور ہو جائے گا اور دشمن کی چالوں سے بچ بھی جائے گا۔ ایسا کرنے کے لئے ہمارے خطیب حضرات کو اخباروں کا مطالعہ کرتے رہنا ہوگا اور مغربی ممالک کے دانشوروں کی کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے رہنا ہوگا۔ ایک اور طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ مہینہ میں ایک جمعہ کسی نہ کسی دانشور کو جمعہ کا بیان دینے کا بندوبست کرنا ہوگا۔ ایسا کام میں اور میرے کچھ ساتھیوں نے کچھ سال پہلے مسجدوں میں کامیابی کے ساتھ کیا تھا۔ 6.9.2025 کو جناب شاہد صدیقی صاحب، راجیہ سبھا کے سابق ممبر دھلی سے بنگلور اپنی ایک کتاب کا اجرا کرنے کے لئے آئے تھے اور اس میں آپ نے اپنے بہترین تجربات اور خیالات پیش کئے۔ مگر آپ نے دوسروں کو سوالات کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ ہم پوچھنا چاہتے تھے کہ جب آپ اتنے بڑے دانشور ہیں اور وپ کے خیالات اتنے روشن ہیں تو آپ نے اپنے کچھ دانشور ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہم ہندوستانی مسلمانوں کی لیڈرشپ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی اور کیوں آپ نے ہماری ترجمانی کرنے کی کوشش نہیں کی۔

کیا ہم میں سے کسی نے آپ کو روکا تھا یا آپ خود اس کشمکش میں تھے کہ قوم آپ کی لیڈرشپ قبول نہیں کرے گی۔ اگر ہم میں سے ہر شخص کسی اور لیڈر کے ابھرنے کی امید ہی کرتا رہا تو کب یہ امید بر آئے گی۔ مذہبی حضرات کو دینی مسائل سنبھالنے کے لئے چھوڑ دیجیے مگر جہاں تک سیاسی، معاشی اور دیگر دنیاوی مسائل ہیں وہ آپ لیجیے۔ اگر کسی کو لگے کہ میرا یہ مشورہ صحی نہیں ہے تو برائے مہربانی اس سے بہتر مشورہ دیجیے۔

☆☆☆☆☆

بہار الیکشن سے بدلے گی مستقبل کی سیاست

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بہار میں سیاسی جماعتوں کی انتخابی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ اس الیکشن میں نتیش کمار، تیجسوی یادو اور راہل گاندھی کی سیاست داؤ پر ہے۔ بہار الیکشن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ راہل گاندھی پہلی مرتبہ کسی ریاست میں قبل از وقت سرگرم ہوئے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس الیکشن سے مستقبل کی سیاست متاثر ہونے والی ہے۔ ویسے تو یہاں دو اتحاد این ڈی اے اور انڈیا آمنے سامنے ہیں۔ جے ڈی یو اور لوک جن شکتی پارٹی اپنی بقاء کے لیے لڑ رہے ہیں۔ جبکہ این ڈی اے کی طاقت ور جماعت بی جے پی انڈیا اتحاد سے سب سے مشکل مقابلہ کرنے جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے پانچ مرتبہ انتخاب جیتا ہے، لیکن یہ ان کا فیصلہ کن الیکشن ہوگا۔ ان کا ووٹ فی صد 2010 میں 22.6 فی صد تھا جو 2020 میں گھٹ کر 15.7 فی صد رہ گیا۔ انفراسٹکچر میں سدھار، بجلی کی فراہمی میں اضافہ اور ابتدائی زمانہ میں قانون انتظامیہ کو بہتر کرنے جیسی کامیابیاں غیر متنازعہ ہیں، لیکن اب ان پر تھکان بھاری پڑ رہی ہے۔ بے روزگاری بہار کی روح سے جڑی ہے، بقول سینئر صحافی پربھو چاؤلا 75 لاکھ لوگ بہار سے باہر محنت کر کے اپنی روزی روٹی چلا رہے ہیں۔ نقل مکانی بہار کا ایسا زخم ہے جو بھرنا ہی نہیں چاہتا۔ نتیش کمار کو اپنے دم پر اتنی سیٹیں لانے کا چیلنج ہے جس سے این ڈی اے میں ان کی معنویت بنی رہے۔ بی جے پی ان کو وزیر اعلیٰ بنانے کے لیے مجبور ہو ورنہ مقامی بی جے پی ارکان اپنا وزیر اعلیٰ بنانے کا مطالبہ کریں گے۔ بہار میں تیجسوی یادو بڑے لیڈر بن کر ابھرے ہیں۔ ان کی سربراہی میں آر جے ڈی 2020 میں 75 سیٹیں حاصل کر سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری تھی۔ انہیں یہ سیٹیں مسلم یادو فارمولے کے تحت ملی تھیں لیکن بہار یاترا کے بعد او بی سی، دلت اور کمزور طبقات کے ووٹر بھی ان کے ساتھ جڑے ہیں۔ یہ بڑا ووٹ بنک بی جے پی کے ذات پر مبنی گٹھ جوڑ کو ٹکر دیگا۔ ساتھ ہی ان کی نوجوانوں پر مرکوز ٹیم سوشل میڈیا اور جدید تکنیک کا انتخابی تشہیر کے لیے بی جے پی سے بہتر استعمال کر رہی ہے۔ اوپنین پول کے مطابق، وزیر اعلیٰ کے طور پر تیجسوی کی 36.9 فیصد ریٹنگ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی 18.4 فیصد ریٹنگ سے بہت آگے ہے۔ بہار کے نئے سروے میں کچھ چونکانے والی باتیں سامنے آئی ہیں۔ جن کی وجہ سے نتیش کمار کی نیند اڑی ہوئی ہے۔ 18 سے 24 سال کے نوجوان نتیش کمار سے پوری طرح ناراض ہیں۔ سوا سو یونٹ بجلی فری اور خواتین کے لیے سرکاری نوکریوں میں 35 فی صد ریزرویشن دینے کے اعلان کا بھی کوئی اثر دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ دوسری طرف ریاستی حکومت اور اراکین اسمبلی کے خلاف زبردست اینٹی انکمبینسی ہے۔ اس کی وجہ سے بھی ماحول مہا گٹھ بندھن کے حق میں ہے۔ سروے مین معلوم کیا گیا کہ آپ نتیش کمار کی حکومت سے خوش ہیں یا نہیں؟ تو 48 فیصد نے کہا کہ وہ پوری طرح سے ناراض ہیں یعنی خفا ہیں۔ فیصد نے خوش ہونے کی بات کہی۔ 18 سے 24 سال کے 57 فیصد نوجوانوں نے کہا کہ ہم نتیش کمار کے ساتھ نہیں ہم ان کے کام کاج سے ناراض ہیں۔ 45 سال سے اوپر کے لوگ جنہوں نے لالو کا دور دیکھا ہے وہ نتیش کمار کے ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔ اٹھارہ سے پچیس سال کے نوجوان بہار میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ سابقہ تجربات بتاتے ہیں کہ جہاں بھی نوجوانوں نے بدلاؤ کا ارادہ کیا ہے وہاں تبدیلی آئی ہے۔ سروے میں معلوم کیا گیا کہ کس ذات یا مذہب کے لوگ مہا گٹھ بندھن کے ساتھ ہیں؟ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ستر فیصد سے زیادہ مسلمان مہا گٹھ بندھن کے ساتھ ہیں۔ بہار کی 243 سیٹوں میں سے 50 یا 55 سیٹوں پر مسلم ووٹ یا تو فیصلہ کن حیثیت میں ہیں یا پھر ہار جیت میں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ مسلمانوں کے ووٹ 18 سے 19 فیصد ہیں صرف پانچ فیصد مسلمان بی جے پی کے ساتھ جاتے ہیں۔ اگر اویسی وہاں کھڑے نہیں ہوتے ہیں تو یہ ووٹ کدھر جائیں گے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بہار میں اعلیٰ ذاتوں کا 55 فیصد ووٹ بی جے پی، این ڈی اے کے ساتھ جاتا ہے۔ یہ ووٹ 14 سے 15 فیصد ہے اس میں سے صرف 16 فیصد مہا گٹھ بندھن کے ساتھ ہے۔ مہا گٹھ بندھن کے لیے تشویش کی بات یہ ہے کہ 43 فیصد غیر یادو او بی سی این ڈی اے کے ساتھ ہیں جبکہ صرف 36 فیصد مہا گٹھ بندھن کے ساتھ ہیں۔ اسی طرح دلتوں کے 43 ووٹر وں نے این ڈی اے کو ووٹ کرنے کی بات کہی جبکہ 25 فیصد مہا گٹھ بندھن کے ساتھ جاتے دکھائی دیئے۔ جہاں تک مدوں کا سوال ہے تو 34 فیصد کے نزدیک نقل مکانی مدیٰ ہے۔ جبکہ ہر چوتھے شخص 21 یعنی فیصد نے ایس آئی آر کو ایشو بتایا۔ 2.51 فیصد لوگوں کے نزدیک بے روزگاری سب سے بڑا مسئلہ ہے، تیجسوی یادو کا نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر ٹریک اچھا رہا۔ انہوں نے سرکاری نوکریاں دینے کا کام کیا تھا۔ حکومت اور اس کے نمائندوں کے کام کاج کو لے کر عام طور پر ناراضگی پائی گئی۔ 53 فیصد لوگوں نے کہا کہ ہم موجودہ ایم ایل اے کو ووٹ نہیں دیں گے۔ سروے میں یہ صاف نہیں ہو سکا کہ یہ برسر اقتدار جماعت کے ایم ایل اے کے بارے میں ہے یا اس میں اپوزیشن کے ممبران اسمبلی بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ بڑے پیمانے پر موجودہ ممبران اسمبلی کا ٹکٹ کاٹا جائے گا۔ جن کا ٹکٹ کٹے گا ان میں سے کچھ آزاد امیدوار کے طور پر کھڑے ہوں گے اور اپنی ہی پارٹی کے ووٹ کاٹیں گے۔ جو خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے وہ بھی پارٹی کو نقصان پہنچائیں گے۔ اس سے پرشانت کشور کو بھی میدوار مل جائیں گے۔ سوا سو یونٹ مفت بجلی دینے کے بارے میں 41 فیصد لوگوں نے کہا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ 7 فیصد نے کہا بجلی آئے گی تو ملے گی، پہلے بجلی تو لائیے، بجلی آئے گی ہی نہیں تو فائدہ کیا ملے گا۔ خواتین کو اپنا روزگار کرنے کے لیے دس ہزار روپے دینے کی اسکیم گاجے باجے کے ساتھ شروع کی گئی۔ لوگوں نے کہا نہیں ملے گا صاحب یہ چناوی جملہ ہے۔ لیکن 37 فیصد لوگوں نے کہا کہ اس سے نتیش کمار کو فائدہ ہوگا۔ یہ سوال بھی سروے میں معلوم کیا گیا کہ مہا گٹھ بندھن، تیجسوی کو کیا ووٹر رائٹس یاترا کا فائدہ ہوگا؟ 46 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ ہاں فائدہ ہوگا۔ 42 فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ 'مودی کی ماں کی گالی' الیکشن میں مدیٰ نہیں بنے گا۔ ووٹ وائپ کے سروے کے مطابق اگر آج کی تاریخ میں الیکشن ہوتا ہے تو مہا گٹھ بندھن کو 8.35 فیصد یعنی قریب 36 فیصد ووٹ مل سکتے ہیں۔ لیکن این ڈی اے کو 2.36 فیصد ووٹ مل سکتے ہیں۔ یعنی این ڈی اے مہا گٹھ بندھن سے قریب 4.0 فیصد زیادہ ووٹ پا سکتا ہے۔ جبکہ پچھلی مرتبہ یہ فاصلہ محض 01.0 فیصد یعنی صرف بارہ ہزار ووٹوں کا فرق تھا۔ جن سوراج پارٹی کو 7.8 فیصد ووٹ مل سکتے ہیں، یہ اپنے آپ میں دلچسپ ہے۔ لیکن یہ ووٹ سیٹوں میں تبدیل ہوں گے یا نہیں یہ کہنا مشکل ہے۔ مگر بڑا سوال یہ ہے کہ جن سوراج پارٹی کس کا ووٹ کاٹے گی؟ این ڈی اے کا یا مہا گٹھ بندھن کا؟ بہار الیکشن میں راہل گاندھی اپنی قابلیت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ سال 2020 میں کانگریس نے ستر سیٹوں پر الیکشن لڑ کر صرف 19 سیٹیں جیتی تھیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کانگریس جن ستر سیٹوں پر لڑی تھی ان میں سے 45 سیٹیں ایسی تھیں جہاں آر جے ڈی کا بھی کوئی امیدوار کبھی نہیں جیتا۔ اس مرتبہ کانگریس ایسی سیٹوں کا مطالبہ کرے گی جہاں وہ جیت سکے۔ اس بار بی جے پی کے پاس کوئی آئیڈیلزم نہیں ہے اور نہ ہی ریاست میں کوئی ایسا لیڈر ہے جو پارٹی کو جیت دلا سکے۔ بی جے پی پوری طرح مودی اور ترقی کے پروپیگنڈے پر منحصر ہے۔ جبکہ مہا گٹھ بندھن اور کانگریس کے 'نقل مکانی روکو، روزگار دو' اور 'ووٹ چور گدی چھوڑ' نعرے چل رہے ہیں۔ سیاسی مبصرین این ڈی اے کو مہا گٹھ بندھن سے زیادہ ووٹ ملنے کی بات کر رہے ہیں لیکن جے ڈی یو، ایل جے پی اور جیتن رام مانجھی کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کو لے کر کھینچ تان چل رہی ہے۔ اس کا فائدہ بھی مہا گٹھ بندھن کو مل سکتا ہے۔ اس لحاظ سے بہار کا الیکشن این ڈی اے اور انڈیا اتحاد دونوں کے لئے اہم ہے۔ بہار کے ووٹر اس مرتبہ صرف ریاستی سرکار کا انتخاب نہیں کریں گے بلکہ ملک کی سیاست کی بھی بنیاد رکھیں گے۔

☆☆☆☆☆

سیلاب میں بہتا تعصب اور مسلمانوں کی ثابت قدمی

مولانا قاری اسحاق گورا

پنجاب کی زمین پر جب آسمان نے بارش کے بادلوں کو کھول کر چھوڑ دیا اور دریاؤں نے اپنے دامن کو پھیلا دیا تو انسانیت ایک بار پھر امتحان میں آ گئی۔ پانی نے نہ ہندو کو دیکھا، نہ سکھ کو، نہ مسلمان کو اور نہ عیسائی کو۔ سیلاب کے بے رحم ریلا سب کے گھروں کو بہا لے گیا، سب کی فصلوں کو ڈبو گیا، سب کے بچوں کو بھوکا پیاسا کر گیا۔ ایسے میں اگر کسی نے سب سے بڑھ کر اپنے کندھوں پر خدمت کا بوجھ اٹھایا تو وہ مسلمان تھے۔ تاریخ کی کتاب میں ایک اور باب لکھا گیا کہ جب بھی مصیبت آئی، مسلمانوں نے دل کھول کر انسانیت کی خدمت کی۔ کھانا، کپڑا، پناہ گاہ، دوائی ہر جگہ ان کے ہاتھ سب سے آگے نظر آئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب یہی مسلمان اپنی جان و مال سے دوسروں کو بچانے میں لگے رہتے ہیں تو پھر بھی وہی کیوں ہیں جن پر الزام لگتا ہے؟ جو خدمت کریں وہ مشکوک، جو وفاداری نبھائیں وہ غدار، جو ملک سے محبت کریں ان کی حب الوطنی پر سوالیہ نشان۔ آخر یہ کیسا ترازو ہے جس میں مسلمانوں کا کردار ہمیشہ ہلکا تولا جاتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ فرقہ پرستوں کے ایجنڈے میں مسلمانوں کا نرم دل اور انسان دوستی سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر عوام کو حقیقت نظر آ گئی کہ مسلمان تو محبت بانٹنے والے ہیں، تو ان کی سیاست کی دکان بند ہو جائے گی۔ اس لیے وہ ہمیشہ ایک بیانیہ گھڑتے ہیں کہ مسلمان دوسرے درجے کے شہری ہیں، وہ وفادار نہیں، ان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بھوکے کو روٹی دینے والا دوسرا درجے کا شہری ہے؟ کیا سیلاب میں ڈوبتے ہوئے کو بچانے والا غیر وفادار ہے؟ کیا سرحد پر جان دینے والا محب وطن نہیں بلکہ محض ایک "شک کی فائل" ہے؟ المیہ یہ ہے کہ مسلمان چاہے خون پسینہ بہا کر خدمت کرے، تب بھی اس کے حصے میں شک و شبہ ہی آتا ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جس پر طنز کرنا ضروری ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر ملک کا سب سے بڑا وفادار وہی ہے جس نے اپنی زمین پر ظلم سہتے ہوئے بھی وطن کو نہیں چھوڑا، اپنی جان قربان کرتے ہوئے بھی وطن سے پیٹھ نہیں پھیری، تو پھر وفاداری کا سرٹیفکیٹ بانٹنے والے آخر کس کسوٹی پر پرکھ رہے ہیں؟ کیا وفاداری کا مطلب نفرت کے نعرے لگانا ہے؟ کیا حب الوطنی کا پیمانہ دوسروں کو "غدار" کہہ کر اپنی دکان چلانا ہے؟ سیلاب نے ایک بار پھر یہ دکھایا کہ مسلمان صرف مسجد میں سجدہ کرنے والے نہیں بلکہ گلی کوچوں میں بھی خدمت کے سجدے کرتے ہیں۔ ان کے لیے پڑوسی کا دکھ اپنا دکھ ہے، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہو۔ لیکن فرقہ پرستوں کے لیے یہ سب ناقابل برداشت ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی پہچان صرف مسجد تک محدود رہے، لیکن جب وہ میدانِ خدمت میں نکلتے ہیں تو نفرت کا بیانیہ زمین بوس ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک سوال اور اٹھتا ہے: اگر مسلمان واقعی اتنے "خطرناک" ہیں جتنا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، تو پھر مصیبت کے وقت سب سے پہلے انہی کے خیموں کے باہر بھیڑ کیوں لگی ہوتی ہے؟ اگر وہ "دوسرے درجے" کے ہیں تو پھر کیوں سب سے پہلے انہی کے دسترخوان پر لوگ آ بیٹھتے ہیں؟ اگر وہ "ناقابلِ بھروسہ" ہیں تو پھر کیوں ہر قدرتی آفت میں انہی پر سب سے زیادہ بھروسہ کیا جاتا ہے؟ اصل میں یہ دوہرا معیار ہی ملک کی سب سے بڑی بیماری ہے۔ خدمت کرنے والا بھی مشکوک، قربانی دینے والا بھی غدار، اور خاموش رہنے والا بھی مجرم۔ یہی وہ زہر ہے جو معاشرتی رگوں میں گھولا جا رہا ہے تا کہ عوام حقیقت سے دور رہے۔ لیکن تاریخ کا اصول ہے کہ حقیقت دیرپا ہوتی ہے، پروپیگنڈا وقتی۔ سیلاب کا پانی جتنا بھی اونچا ہو، آخر کار اتر ہی جاتا ہے، لیکن وہ ہاتھ جو مصیبت میں آگے بڑھے ہوں، وہ یادداشتوں میں ہمیشہ کے لیے ثبت ہو جاتے ہیں۔ طنز کی نظر سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی حب الوطنی ثابت کرنے کے لیے شاید اب ایک دفتر کھلنا چاہیے، جہاں ہر مسلمان روزانہ "وفاداری فارم" بھر کر آئے اور دستخط کرے کہ "جی ہاں، میں آج بھی ملک سے محبت کرتا ہوں"۔ گویا جن کے بزرگوں نے آزادی کے لیے جان دی، ان کے پوتوں کو آج حلف نامے جمع کرانے پڑیں! یہ کیسا انصاف ہے؟ مسلمانوں کو دوسرا درجے کا شہری سمجھنے کی کوشش دراصل اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ پہلا درجہ کبھی مسلمانوں کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ فرقہ پرست جتنا بھی شور مچائیں، زمین کی حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک مسلمانوں کی محبت، قربانی اور وفاداری کے بغیر اپنی تاریخ مکمل نہیں کر سکتا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونے میں دھکیل کر ملک کا نقشہ محفوظ رہ جائے گا، وہ تاریخ کے سب سے بڑے دھوکے میں ہیں۔ کیونکہ قومیں تعمیر کردار سے ہوتی ہیں، نفرت سے نہیں۔ اب اصلاح کی بات کی جائے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان صرف خدمت پر اکتفانہ کریں بلکہ خدمت کے ساتھ ساتھ بیانیے کو بھی بدلیں۔ اگر وہ مدد کرتے ہیں تو دنیا کو یہ نظر آنا چاہیے، ان کی کہانی لکھی جانی چاہیے، ان کی آواز سنی جانی چاہیے۔ ورنہ ہو گا یہ کہ خدمت مسلمان کرے گا اور کریڈٹ کوئی اور لے جائے گا، قربانی مسلمان دے گا اور سرٹیفکیٹ کوئی اور بانٹے گا۔ مسلمانوں کو اب اپنے کردار کے ساتھ اپنی کہانی بھی سنانی ہوگی تا کہ آنے والی نسلیں صرف پروپیگنڈا نہ سنیں بلکہ حقیقت بھی جانیں۔ فرقہ پرستوں کے لیے مسلمانوں کا سب سے بڑا جواب یہی ہے کہ وہ اپنی خدمت جاری رکھیں، لیکن خاموش نہ رہیں۔ وہ اپنے مثبت کردار کو اجاگر کریں، تا کہ عوام کو سمجھ آئے کہ محبت اور خدمت ہی اصل حب الوطنی ہے۔ اگر ملک کے شہریوں کے ذہن کھل گئے تو وہ خود سوال کریں گے کہ آخر وہ طبقہ کیوں کھٹکتا ہے جو ہر وقت دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتا ہے؟ آخر میں یہ سوچنے کی بات ہے کہ پنجاب کے سیلاب نے محض کھیت کھلیان اور مکان ہی نہیں بہائے بلکہ سماج کے نقاب بھی بہا دیے۔ یہ آفت ایک آئینہ ثابت ہوئی، جس میں انسانیت کی اصل شکل جھلکتی نظر آئی۔ اس آئینے میں مسلمان وہی دکھائی دیے جنہیں عام دنوں میں شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، جنہیں دوسرا درجے کا شہری سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن جب پانی نے سب کچھ بہا دیا تو انہی مسلمانوں نے اپنے دسترخوان کھولے، اپنی جیبیں خالی کیں اور اپنے کندھے تھکائے تا کہ مصیبت زدہ انسانوں کو سہارا دیا جا سکے۔ یہ سوال اب ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ آخر وہ قوم جو ہر آزمائش میں سب سے آگے نکلتی ہے، وہی کیوں نفرت کا نشانہ بنتی ہے؟ کیا وفاداری کے ثبوت روز روز دیے جاتے ہیں؟ کیا خدمت کے بعد بھی حب الوطنی کے سرٹیفکیٹ بانٹنے کی ضرورت ہے؟ وفاداری کوئی کاغذی حلف نہیں بلکہ زمین کے ساتھ محبت، ہمسایے کے دکھ میں شرکت اور انسان کو بچانے کے جذبے سے ظاہر ہوتی ہے۔ جب یہ سب کچھ مسلمان کر رہے ہیں تو پھر بھی شک کیوں؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ فرقہ پرست سیاست کو مسلمانوں کی نرم دلی اور انسان دوستی سے سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ ان کے لیے یہ ناقابل برداشت ہے کہ مسلمان خدمت کے میدان میں سب سے آگے دکھائی دیں، کیونکہ اس سے نفرت کی بنیادیں ہلنے لگتی ہیں۔ اگر عوام نے حقیقت دیکھ لی تو نفرت کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔ اسی لیے خدمت گزار کو بھی مشکوک بنا دیا جاتا ہے اور قربانی دینے والے کو بھی غدار ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ سراسر طنز ہے سماج پر کہ جو سہارا دیتا ہے، وہی شک کی زد میں آتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے مسلمانوں کے لیے اب ایک دفتر کھول دیا جائے، جہاں روزانہ صبح وفاداری کے فارم بھریں اور شام کو تصدیق کروائیں۔ گویا جن کے بزرگوں نے آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، ان کی اولاد کو آج بھی سند کی تلاش کرنی ہے۔ یہ مضحکہ خیز تماشا اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ مسئلہ کردار کا نہیں بلکہ پروپیگنڈے کا ہے۔ اصلاح کا پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی خدمت کو صرف خاموش عمل تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اپنی کہانی بھی دنیا کو سنانی ہوگی۔ اگر وہ صرف دیتے رہیں اور بولیں نہیں تو آنے والی نسلیں صرف پروپیگنڈا سنیں گی۔ آج ضرورت ہے کہ میڈیا، سوشل پلیٹ فارمز اور علمی مجالس میں مسلمانوں کی خدمت اور وفاداری کے واقعات بیان کیے جائیں تا کہ سچائی جھلک سکے۔ ورنہ خدمت ان کی اور تعریف کسی اور کی، قربانی ان کی اور کریڈٹ کسی اور کا ہوتا رہے گا۔ یہ ملک مسلمانوں کے بغیر ادھورا ہے۔ آزادی کی جنگ سے لے کر ملک کی تعمیر تک، ہر صفحہ مسلمانوں کی قربانیوں سے رنگین ہے۔ آج بھی اگر وہ خدمت میں سب سے آگے ہیں تو یہ ان کے ماضی کا تسلسل ہے، کوئی نیا قصہ نہیں۔ لیکن اگر ان پر آج بھی شک کیا جا رہا ہے تو یہ دراصل ملک کی اپنی تاریخ کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔

سیلاب نے ہمیں یہ سبق دیا کہ پانی سب کو برابر ڈبوتا ہے اور خدمت سب کو برابر سہارا دیتی ہے۔ مصیبت کے وقت مذہب اور ذات کے پردے خود بخود گر جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آفت کے وقت یہ فرق مٹ جاتے ہیں تو امن کے وقت کیوں زندہ کیے جاتے ہیں؟ کیوں انسان کو انسان سمجھنے کے بجائے مذہب کی عینک سے دیکھا جاتا ہے؟ یہ سوال ہر سوچنے والے کے سامنے کھڑا ہے۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی محبت اور خدمت تاریخ کے صفحات پر کندہ ہے۔ کتنے ہی پروپیگنڈے ہوں، کتنے ہی الزامات ہوں، یہ حقیقت کبھی مٹائی نہیں جا سکتی کہ مسلمان نرم دل ہیں، خدمت میں سب سے آگے ہیں اور اپنے وطن کے وفادار ہیں۔ اگر وہ آج بھی کچھ لوگوں کو کھٹکتے ہیں تو اس کی وجہ ان کا کردار نہیں بلکہ وہ سیاست ہے جو نفرت سے اپنی روٹی سینکتی ہے۔ اور یہ نفرت اسی دن بہہ جائے گی جس دن عوام کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ دیکھ لیں گے کہ اصل حب الوطنی کس کے دل میں ہے۔

☆☆☆☆☆

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

مجروح سلطان پوری

پندار PINDAR पिन्दार

جمعہ/ 19/ستمبر ۲۰۲۵ء

وقف سے نیاس بورڈ تک

وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ کا عبوری فیصلہ آنے کے بعد یہ ایک بار پھر موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ خاص طور پر وقف بورڈوں میں غیر مسلموں کی انٹری سے متعلق دفعہ پر کوئی روک نہ لگنے سے مسلمانوں میں تشویش پائی جا رہی ہے اور افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نیا وقف قانون بنانے کے سلسلے میں حکومت کی یہ دلیل رہی ہے کہ اس سے بدعنوانی ختم کی جائے گی اور وقف بورڈ کو کرپشن سے پاک کیا جائے گا۔ لیکن اس دلیل کے پیچھے کیا مقصد کارفرما ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلم تنظیموں نے اسے سرے سے خارج کر کے متنازعہ وقف قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضیاں داخل کیں جن پر گذشتہ روز سماعت ہوئی اور عبوری حکم بھی جاری کیا گیا۔ جس سے کچھ راحت اور کچھ تشویش کا احساس بھی ہوا۔ مرکزی حکومت آخر اقلیتوں کی اتنی ہمدرد کیوں ہو گئی کہ اس نے وقف بورڈوں میں مبینہ بدعنوانی کے خاتمہ کے لئے نیا قانون ہی بنا دیا۔ جبکہ 1995 کا وقف قانون نافذ العمل تھا جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ جس کے تحت سنٹرل وقف بورڈ اور ریاستی وقف بورڈوں میں بہتر طریقے سے کام کاج چل رہا تھا۔ اچانک اس میں مداخلت اور ترمیم کر کے اسے متنازعہ کیوں بنا دیا گیا؟ یہ ایک اہم سوال ہے جس کا جواب ارباب اقتدار کو دینا چاہئے۔ اس بیچ ایک بڑا سوال یہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ جس طرح وقف ترمیمی قانون بنایا گیا ایسا ہی قانون کیا ملک کی اکثریتی آبادی ہندوؤں کی مذہبی املاک، وراثت کے تحفظ اور مختلف نیاس بورڈوں میں سراہت بدعنوانی کے خاتمہ کے لئے بنانے کی ضرورت نہیں ہے؟ تعجب کی بات ہے کہ وقف بورڈوں میں گڑبڑی نظر آ گئی اور نیاس بورڈوں میں کوئی بدعنوانی نظر نہیں آ رہی ہے۔ جبکہ مندروں سے موٹی موٹی رقم اور کروڑوں سونا غائب ہو رہا ہے۔ یہ باتیں کیرل کے سبریملا مندر سے چار کیلو سے زیادہ سونا غائب ہونے کے واقعہ کے تناظر میں کہی جا رہی ہیں۔ کیرل کے اس مشہور مندر سے کروڑوں روپئے کا سونا پراسرار طور پر غائب ہونا مندر انتظامیہ پر سوال اٹھاتا ہے اور اس بات کا بھی مظہر ہے کہ نیاس بورڈ وغیرہ کے تعلق سے جو قانون ہے وہ موثر نہیں ہے۔ اسے سخت اور کارآمد بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ معاملہ ہائی کورٹ پہنچ چکا ہے۔ کیرل ہائی کورٹ نے اس کی جانچ کا حکم دے دیا ہے۔ جانچ رپورٹ میں کیا انکشاف ہوتا ہے، اس بات سے قطع نظر بڑے بڑے مندروں میں جہاں بھگتوں کے ذریعہ کروڑوں روپئے نقد اور سونا چاندی دان کئے جاتے ہیں ان میں خرد برد اور گھپلے کے اندیشہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اکثر و بیشتر اس طرح کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ جو باعث تشویش ہے اس سے بھی زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ حکومت کی اس پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ ملک میں لاکھوں ایسے مندر ہیں جہاں ہر روز کروڑوں کا دان دیا جاتا ہے۔ جس کے رکھ رکھاؤ پر سوال اٹھتے رہے ہیں۔ ملک میں بڑی تعداد میں مٹھ قائم ہیں جہاں مہنتوں کا راج ہے اور ان کی لاکھوں۔ لاکھ ایکڑ میں زمین پھیلی ہوئی ہے۔ ان کے بیچ بالادستی کی لڑائی بھی جاری رہتی ہے اور زمینی تنازعات و گڑبڑ۔ گھوٹالے سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتحال میں کیا ان کے لئے وقف ترمیمی قانون جیسا سخت قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ تا کہ اکثریتی فرقے کی مذہبی وراثت کا تحفظ ہو سکے اور مندروں کے نقد و سونا چاندی کو غائب ہونے سے بچایا جا سکے، نیز مٹھوں کی بے شمار زمین کی بھی حفاظت یقینی ہو سکے۔ اس کے لئے وقف ترمیمی قانون کی قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ جس میں نیاس بورڈوں میں مسلم اراکین کی تقرری کا بندوبست ہونا چاہئے۔ جیسے وقف بورڈوں میں غیر مسلم اراکین کی بحالی کا نظم کیا گیا ہے۔ جب نیاس بورڈوں میں مسلمان ممبران کی بحالی ہوگی تو یقیناً وہ ایمانداری اور دیانتداری کا مظاہرہ کریں گے۔ تب کوئی یہ نہیں کہے گا کہ وقف بورڈ میں غیر مسلم ممبر کیوں؟ بہتر ہوتا کہ وقف قانون کے دائرے میں نیاس بورڈ کو بھی لایا جائے۔ مذہبی اداروں کے ساتھ انصاف اور مساوات قائم کیا جا سکتا ہے۔ جو وقت کا تقاضہ ہے۔

نعت رسولؐ

وارث اسلام پوری پٹنہ
رابطہ:9097743578

ہے بس یہی تمنا اک بار زندگی میں
اپنی بھی ہو رسائی سرکار کی گلی میں
سرکار دوجہاں کی عظمت یہ اللہ اللہ
نازل ہوا ہے قراں شان محمدی میں
ڈرتے نہیں قضا سے سرکار کے فدائی
ہے جذبہ شہادت آقا کے امتی میں
سرکار کی کروں کیا اپنی زباں سے مدحت
بعد خدا نہیں ہے کوئی بھی برتری میں
کہتے ہیں یہ فرشتے وہ شخص جنتی ہے
گزری ہے عمر جس کی آقا کی پیروی میں
نعت رسول کی یہ دیکھے کوئی فضیلت
بخشی جلا خدا نے وارثؔ کی شاعری میں

نبی کریمؐ کی زندگی: مصائب میں صبر وثبات کی درخشاں مثال

ترتیب:عبدالعزیز
رابطہ:9831439068

> اولاد کی موت انسان کے دل کو چیر کر رکھ دیتی ہے، لیکن نبی کریمؐ کی زندگی میں یہ کرب بار بار آیا۔ آپؐ کی سات میں سے چھ اولادیں آپ کی زندگی ہی میں وفات پا گئیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر آپؐ نے آنکھوں سے آنسو بہائے اور فرمایا: ”آنکھ اشکبار ہے، دل غمگین ہے، مگر زبان سے وہی بات نکلے گی جس سے رب راضی ہو“۔ یہ جملہ صبر کی وہ تعلیم ہے جو قیامت تک ہر مومن کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی عظیم رہنما کی زندگی مصائب و آزمائشوں سے خالی نہیں رہی، لیکن سید الانبیاء سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ان تمام میں منفرد ہے۔ آپؐ نے اپنے بچپن سے لے کر آخری دم تک ایسے سخت حالات کا سامنا کیا جنہیں سن کر بڑے سے بڑا انسان ٹوٹ جائے، مگر آپؐ نے ہر موقع پر صبر، شکر اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کا مظاہرہ فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی سیرت آج بھی انسانیت کے لیے مینارِ نور اور اہل ایمان کے لیے لائحہ عمل ہے۔

یتیمی اور بچپن کی محرومیاں: آپؐ کی ولادت سے قبل والد محترم جنابِ عبداللہ انتقال فرما گئے۔ پھر چھ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا سایہ بھی اٹھ گیا اور آٹھ برس کی عمر میں دادا عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔ یتیمی اور بے سہارگی کا یہ کٹھن دور قرآن میں ان الفاظ سے بیان کیا گیا: ”کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا؟ پھر پناہ دی“ (الضحیٰ:6)۔ یہی وہ پس منظر ہے جس نے آپؐ کے اندر اللہ پر توکل اور انسانیت سے بے مثال ہمدردی پیدا کی۔

عام الحزن؛ غموں کا سال: مکہ میں ایک ایسا سال بھی آیا جو تاریخ میں ”عام الحزن“، یعنی غم کا سال کہلاتا ہے۔ اس برس آپؐ کی رفیقۂ حیات سیدہ خدیجہؓ وفات پا گئیں، جن کی تسلی اور تعاون آپؐ کے لیے سب سے بڑی ڈھارس تھا۔ اسی سال چچا ابو طالب کا بھی انتقال ہوگیا جو اسلام قبول نہ کرنے کے باوجود آپؐ کے سب سے بڑے حمایتی تھے۔ ان دونوں صدمات کے باوجود آپؐ نے اللہ کی نصرت پر یقین رکھا اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اولاد کے غم پر صبر: اولاد کی موت انسان کے دل کو چیر کر رکھ دیتی ہے، لیکن نبی کریمؐ کی زندگی میں یہ کرب بار بار آیا۔ آپؐ کی سات میں سے چھ اولادیں آپ کی زندگی ہی میں وفات پا گئیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر آپؐ نے آنکھوں سے آنسو بہائے اور فرمایا: ”آنکھ اشکبار ہے، دل غمگین ہے، مگر زبان سے وہی بات نکلے گی جس سے رب راضی ہو“۔ یہ جملہ صبر کی وہ تعلیم ہے جو قیامت تک ہر مومن کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

طائف کا کٹھن سفر: دعوتِ حق کے لیے آپؐ طائف تشریف لے گئے مگر سرداروں نے مذاق اڑایا اور اوباشوں کو اکسا دیا۔ پتھر برسائے گئے یہاں تک کہ آپؐ لہولہان ہوگئے۔ اس حال میں بھی بددعا کے بجائے آپؐ نے دعا کی: ”اے اللہ! میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی نسل سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو صرف تیری عبادت کریں گے“۔ یہ الفاظ انسانیت کے نام سب سے عظیم پیغام ہیں کہ بدترین دشمنی کے باوجود دل میں خیرخواہی باقی رہنی چاہیے۔

جنگ احد اور دیگر آزمائشیں: جنگ اُحد میں آپؐ زخمی ہوئے، دندانِ مبارک شہید ہوا اور خون بہا، لیکن اس وقت بھی آپؐ نے اپنی امت کے لیے ہدایت کی دعا کی: ”اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، یہ نہیں جانتے“۔ اسی طرح منافقین کی ایذا رسانی اور سیدہ عائشہؓ پر تہمت جیسے کٹھن مواقع پر آپؐ نے صبر اور اللہ پر اعتماد کا مظاہرہ کیا۔

آخری لمحات میں بھی امت کی فکر: مرض الوفات کے دوران آپؐ کو شدید تکالیف کا سامنا رہا، لیکن آپؐ کی زبان پر بار بار یہی نصیحت تھی: ”نماز! نماز! اور جو تمہارے زیر دست ہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو“۔ پھر آپؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ”اے اللہ! مجھے اعلیٰ رفیق میں شامل فرما“۔

یوں آپؐ کی روحِ مبارک اللہ کے حضور پرواز کر گئی، مگر امت کے لیے صبر، توکل اور استقامت کا ایسا خزانہ چھوڑ گئی جو قیامت تک رہنمائی کرتا رہے گا۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ: صبر مومن کا اصل ہتھیار ہے۔

اللہ پر کامل بھروسا انسان کو طوفانوں میں سنبھالے رکھتا ہے۔ درگزر دشمن کے دل کو بھی بدل سکتا ہے۔ اور آزمائشیں اللہ کے مقرب بندوں کے درجات بلند کرنے کا ذریعہ ہیں۔ آج امت مسلمہ کو سب سے زیادہ اسی تعلیم کی ضرورت ہے کہ مشکلات کے ہجوم میں صبر، شکر اور توکل کو اختیار کیا جائے۔ یہی وہ راستہ ہے جو کامیابی کی ضمانت ہے۔

•••

سورۃ الذّٰریٰت: ایک مختصر تعارف

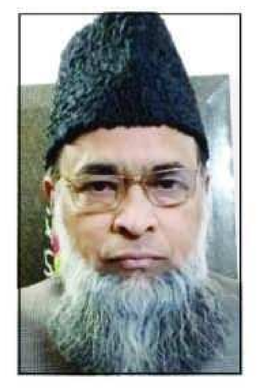

محمد عبدالحفیظ اسلامی
خطیب مسجد صالحہ قاسم وسینئر کالم نگار حیدرآباد
9849099228

60 آیات پر مشتمل قرآن حکیم کی یہ 51 ویں سورت ”الذٰ ریٰت“ بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مکی) حیات طیبہ کے اس دور میں نازل شدہ سورت ہے جس کا ذکر گزشتہ مضمون میں سورہ ”ق“ کے تحت آچکا، یعنی یہ سورت بھی اسی زمانے میں نازل ہوئی تھی جس میں سورہ ”ق“ نازل ہوئی ہے۔ سورہ ق میں آخرت پر زور دیا تھا اور یہ بتادیا گیا تھا کہ آخرت کا واقع ہونا یقینی ہے۔ مرکر دوبارہ اُٹھایا جانا، حساب وکتاب کے بارے میں تذکرہ بھی ہوا اور جو لوگ مرکر دوبارہ اُٹھائے جانے کی بات پر تعجب میں پڑے ہوئے تھے ان کی اس غلط فہمی پر پرزور دلائل کے ساتھ جواب دیا گیا۔ اس طرح اس سورت (الذٰ ریٰت) کا ایک بڑا حصہ بھی آخرت کے موضوع پر مشتمل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں پر آخرت والی ابدی زندگی پر ارشاد فرمایا وہیں پر اسکے آخری حصہ میں توحید کی دعوت پیش فرمائی۔

سورہ کا آغاز قسم سے ہوتا ہے، اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرماتے ہوئے متعدد چیزوں کی قسمیں کھا کر یہ بات واضح فرمائی گئی کہ قیامت کی آمد کا جو وعدہ کیا جارہا ہے یہ حق ہے اور سچا ہے لہٰذا وہ دن ضرور واقع ہوکر رہے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جہاں پر نیک و بد لوگوں کو ان کے اعمال کے عین مطابق انصاف کے ساتھ جزاء وسزا کا فیصلہ کردیا جائے گا۔ کفار جو منکر قیامت ہیں ان کے پاس کوئی دلیل ہرگز نہیں ہے، یہ تو بس اپنی خام خیالی میں مبتلا ہوکر اپنے میں مگن زندگی گزار رہے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں اور وہ اپنی اس بے اصل باتوں سے اس لئے مطمئن ہیں کہ انھیں عیش وعشرت کا نشہ چڑھا ہوا ہے۔ ان کا یہ نشہ اس وقت اُترے گا، جب موت ان کے سامنے آئے گی اور اس کا تلخ گھونٹ یہ پئیں گے۔ اس وقت آخرت کی فکر نہ کرنے والے اور آخرت کا انکار کرنے والے کے حصہ میں سوائے حسرت وندامت کے کچھ آنے والا نہیں۔ روز قیامت کو جھٹلانے والے لوگ نبی صلی اللہ علیہ سلم سے مذاق کے طور پر سوال کیا کرتے تھے کہ وہ دن کب آئے گا، اس کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ یہ اس دن ہوگا جب وہ آگ پر تپائے جائیں گے اور اس دن ان سے کہا جائے گا کہ اپنی سزا کا مزہ چکھو، اللہ کے کلام میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ جہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے باغی بندوں کا تذکرہ فرماکر ان کی دردناک سزاؤں کا ذکر کرتا ہے وہیں پر ہم کو یہ بھی پڑھنے کو ملتا ہے کہ وہ اپنے فرماں بردار بندوں کے ساتھ کس کس طریقہ سے رحم وکرم وانعام کا معاملہ فرماتا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اہل ایمان کے کچھ خصوصی اعمال کا تذکرہ فرمایا۔ مثلاً پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ لوگ رات کو کم ہی سوتے ہیں اور (راتوں کو اُٹھ کر اللہ سے) مغفرت طلب کرتے ہیں۔

دوسری خاص بات ان میں یہ ہوتی ہے کہ ان کے پاس کوئی سوال کرتا تو اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے، (خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے) اور جو لوگ سماج میں کمزور ہیں، ان مستحقین کی امداد کے لئے فکرمند رہا کرتے ہیں۔ پھر آگے ایات 20 تا 21 میں کفار کی توجہ تکوینی اور آفاقی دلائل کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اور یہ بتایا گیا کہ کائنات کی ہر چیز میں تمہیں قدم قدم پر نشانیاں ملیں گی، اگر تمہاری نظراتنی رسا نہیں تو خود اپنی ذات پر غور کرو کہ اللہ نے تمہیں کس طرح ایک حقیر قطرہ سے پیدا فرماکر، ایک بے جان قطرہ آب سے ایک زندہ انسان بناکر تمہیں دنیا میں لایا۔ اس سورہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو اس بات کا اطمینان دلاتے ہیں کہ تمہارا رزق ہمارے ہاتھ میں ہے، بتانا یہ مقصود ہے کہ ہر قسم کی نعمتوں کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ ہم سے مانگو، ہم تمہاری جھولی بھر دیں گے۔ یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ رزق سے مراد صرف کھانے پینے کا سامان ہی نہیں ہے بلکہ انسان کی بقاء ذہنی وجسمانی اور روحانی نشوونما کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت انسان کو ان پڑتی ہے اللہ نے ان سب چیزوں کو مہیا فرمادیا۔ سورہ؟ کی ابتداء میں مختلف چیزوں کی قسم کھائی گئی اور جواب قسم میں حقائق کی طرف انسانوں کو متوجہ کیا گیا تھا پھر دوبارہ آیت 23 میں اللہ عزوجل خود اپنی ذاتِ والا صفات کی قسم اُٹھاکر فرماتے ہیں کہ: **”فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ“** "پس قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی یہ حق ہے، یعنی یوم جزاء حق ہے وہ ضرور آئیگا"۔ (جسکی طرف یہ قرآن تمہیں متوجہ کررہا ہے) اب آگے کی آیات کریمہ میں قانون مکافات کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے دلائل پیش فرمائے گئے جو تاریخی حیثیت سے اہمیت کے حامل ہیں۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ کو بڑھاپے میں ایک فرزند ارجمند کی ولادت کی خوشخبری دی گئی، اس طرح اللہ نے اپنے قادر مطلق ہونے کا اظہار فرمایا، پھر آگے چند ایسی بدبخت قوموں کا تذکرہ کیا گیا جو فسق وفجور میں مبتلا رہیں اور ان کا سب سے بڑا جرم یہ کہ اُنھوں نے اپنے حقیقی ہمدرد (انبیاء علیہم السلام) کی دعوت کو ٹھکراتی رہیں ان کا جو انجام بد ہوا وہ سب کیلئے درس عبرت ہے۔ یہاں پر یہ بتلانا مقصود ہے کہ جس طرح گزشتہ قومیں انبیاء علیہ السلام کی بات کو نہ مان کر اپنا ہی نقصان کر بیٹھیں، ٹھیک اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روگردانی کرو گے، توحید ورسالت، آخرت کا انکار کروگے تو خوب یاد رکھنا تمہارا بھی وہی انجام ہونے والا ہے۔

تیسرے اور آخری رکوع کا آغاز ایک نئی شان سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے مثال کاریگری کا اظہار فرماتے ہوئے زمین وآسمان کی طرف اشارہ کرتا ہے تاکہ بند ذہنوں کو کھولے اور جو لوگ حق کو قبول کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے راہیں ہموار ہوں۔ اپنی قدرت کی مزید نشانی کے طور پر یہ بات بھی یاد دلائی گئی کہ اللہ نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ باہم اختلاط سے نسل انسانی کا سلسلہ (قیامت تک) جاری رہے۔ جوڑوں کی پیدائش صرف انسانوں کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز جو دیکھی جاتی ہو یا جو چیزیں انسان نے ابھی دیکھی نہیں اور محسوس نہیں کی ہیں اس کے بھی اللہ نے جوڑے جوڑے بنائے ہیں۔ الغرض یہاں پر ہر چیز کا جوڑا جوڑا ہونا اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ یہ جو دنیا تم دیکھ رہے ہو اس کا بھی جوڑا ہے وہ ہے آخرت والی زندگی۔ اب انسان کیلئے صرف یہی ایک راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ ایسی شان والے مالک وخالق ہی کی بندگی کی طرف دوڑے (جس کی رہنمائی اللہ کے محبوب بندے و رسول برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں)۔

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ، کبھی ساحر اور کبھی مجنون کہا کرتے تھے، اس سلسلہ میں یوں فرمایا کہ آج پہلی بار یہ واقعہ پیش نہیں آیا ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول کی زبان سے آخرت کی توحید کی دعوت سن کر لوگ اسے ساحر اور مجنون کہہ رہے ہیں۔ کلام کا رُخ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتا ہے اور آپؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ اے میرے حبیب؟ ان سرکشوں سے اپنا رُخ پھیر لیجئے، یعنی اس ایت کریمہ میں دین حق کی تبلیغ کا ایک قاعدہ بیان فرمادیا گیا کہ جو لوگ حقائق و دلائل کو واضح انداز میں پیش کرنے کے باوجود شکوک وشبہات کو دور کرنے کے بعد بھی داعی حق کی بات پر لبیک نہیں کہتے تو یہ ان کی ذمہ داری ہے؛ نا کہ داعی کی آیت 56 میں، انسانوں اور جنات کی پیدائش کا مقصد بیان فرماتے ہوئے یہ بات صاف طور پر فرمادی گئی کہ ان کی تخلیق کا مقصد صرف یہی ہے کہ یہ میری بندگی کریں، یعنی بتلایا گیا کہ ”اور میں نے جن وانسان کو جو بنایا ہے تو اپنی بندگی کے لیے“ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور حقیقت کو کھول کر بیان کردیا گیا کہ اللہ کسی سے رزق طلب نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اس کا متمنی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ ہی خود رزاق (رزق عطا کرنے والا) ہے اور وہ زبردست ہے یعنی اللہ کی ذات گرامی ایسی قدرت والی ہے جسے کوئی دوسری طاقت ہلا نہیں سکتی اور وہ غیر متزلزل ہستی کا مالک ہے جن لوگوں کو آخرت کا خوف دلایا گیا اور ہر طرح سے سمجھایا گیا پھر بھی اپنی روش میں تبدیلی نہیں لاتے، اپنے باطل و جاہلانہ طور طریقوں پر ہی جمے رہے ایسے لوگوں کیلئے تباہی ہے۔ یعنی اس سورت کی آخری آیت 60 میں کہد یا گیا کہ ”آخر کو تباہی ہے کفر کرنے والوں کے لیے اس روز جس کا انہں خوف دلایا جارہا ہے“ آخرت کا ڈر خوف اور سخت دھمکی دیتے ہوئے ان لوگوں کو دنیا و آخرت کی تباہی سے بچنے کا انتباہ دیا گیا۔ مفسرین کرام نے اسے روز قیامت کی تباہی و بربادی کی طرف اشارہ فرمایا اور بعض نے بدر کے میدان میں ہونے والی خسارہ کی بات بھی بتلائی۔ **فویل للذین کفرومن یومھم الذی یوعدون للذین کفرورا**، اگرچہ عام ہے لیکن یہاں مراد کفار قریش ہی ہیں جو رسولؐ کے انذار کو محض دھونس خیال کرکے اسے زِچ کرنے کے لئے، مطالبہ کررہے تھے کہ اگر اس طرح کا کوئی عذاب آنا ہے تو وہ آجائے، اس کو دیکھے بغیر ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ اس دن کے لئے جلدی نہ مچائیں۔ وہ بڑا ہی کٹھن دن ہوگا۔ اس دن کے سبب سے ان کو جن ابدی ہلاکتوں سے سابقہ پیش آئے گا ان سے ان کو کوئی پناہ نہ دے سکے گا۔

(مستفاد کتب واقتباسات: تفہیم القرآن، ضیاء القرآن، تدبر قرآن، تفسیر مظہری اور تفسیر حقانی)

•••

قلم کاروں کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

درود شریف کی فضیلت

ریاض فردوسی
9968012976

> دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں باآواز بلند محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو، نمازوں میں حضور ﷺ پر درود نہ بھیجا جارہا ہو، جمعہ کے خطبوں میں آپ ﷺ کا ذکر خیر نہ کیا جارہا ہو، اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے 24 گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ حضور ﷺ کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ اس امر پر بھی اجماع ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں اس کا حکم دیا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی (اکرم ﷺ) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم بھی اُن پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔ (سورہ الاحزاب۔ آیت۔ 56)

اسلام اور ایمان کی جتنی قدر انسان کے دل میں ہوگی اتنی ہی زیادہ قدر اس کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کی بھی ہوگی، اور جتنا آدمی ان احسانات کا قدر شناس ہوگا اتنا ہی زیادہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا۔ پس درحقیقت کثرت درود ایک پیمانہ ہے جو ناپ کر بتا دیتا ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کتنا گہرا تعلق رکھتا ہے اور نعمت ایمان کی کتنی قدر اس کے دل میں ہے۔

اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من صلّ علیَّ صلوٰۃ لم تزل الملٰئکۃ تصلّی علیہ ما صلّٰی علیَّ (احمد و ابن ماجہ) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے۔

من صلّٰی علیَّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً (جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیَّ صلوٰۃ (ترمذی) قیامت کے روز میرے ساتھ رہنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی) اوکما قال ﷺ

سَلَام کا لفظ بھی دو معنی رکھتا ہے۔ ایک ہر طرح کی آفات اور نقائص سے محفوظ رہنا، جس کے لیے ہم اردو میں سلامتی کا لفظ بولتے ہیں۔ دوسرے صلح اور عدم مخالفت۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کہنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ تم ان کے حق میں کامل سلامتی کی دعا کرو، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل وجان سے ان کا ساتھ دو، ان کی مخالفت سے پرہیز کرو، اور ان کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔ یہ حکم جب نازل ہوا تو متعدد صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ، سلام کا طریقہ تو آپ ہمیں بتا چکے ہیں (یعنی نماز میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور ملاقات کے وقت السلام علیک یا رسول اللہ کہنا) مگر آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو مختلف مواقع پر جو درود سکھائے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انک حمیدٌ مجید یہ درود تھوڑے تھوڑے لفظی اختلافات کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ سے بخاری، مسلم، ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام احمد، ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ: ان سے بھی بہت خفیف فرق کے ساتھ وہی درود مروی ہے جو اوپر نقل ہوا ہے (ابن جریر) ابو حمید ساعدی: اللھم صلی علی محمد وازواجہ وذریتہٖ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ و ذریتہٖ کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمیدٌ مجید (مالک، مسلم، ابوداود، ترمذی، ، نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم) ابومسعود بدری: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علیٰ ابراھیم فی العالمین انک حمیدٌ مجید (مالک، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی، احمد، ابن جریر، ابن حبان، حاکم) ابوسعید خُدری: اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراھیم و بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابرھیم (احمد بخاری نسائی، ابن ماجہ) بریدۃ الخزاعی: اللھم اجعل صلوتک ورحمتک وبرکاتک علی محمد وعلی ال محمد کما جعلتھا علی ابراھیم انک حمید مجید (احمد، عبد بن حمید، ابن مردویہ) ابوہریرہ: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت وبارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمیدٌ مجید (نسائی) طلحہ: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمیدٌ مجید (ابن جریر) یہ تمام درود الفاظ کے اختلاف کے باوجود معنی میں متفق ہیں۔ ان کے اندر چند اہم نکات ہیں جنہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے: اوّلاً، ان سب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ نادان لوگ جنہیں معنی کا شعور نہیں ہے اس پر فوراً یہ اعتراض جڑ دیتے ہیں کہ یہ تو عجیب بات ہوئی، اللہ تعالیٰ تو ہم سے فرمارہا ہے کہ تم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، مگر ہم الٹا اللہ سے کہتے ہیں کہ تو درود بھیج۔ حالانکہ دراصل اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ تم مجھ پر صلوٰۃ کا حق ادا کرنا چاہو بھی تو نہیں کرسکتے' اس لیے اللہ ہی سے دعا کرو کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ فرمائے۔ ظاہر بات ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم مراتب بلند نہیں کرسکتے۔ اللہ ہی بلند کرسکتا ہے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ اللہ ہی ان کا اجر دے سکتا ہے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع ذکر کے لیے آپ کے دین کو فروغ دینے کے لیے خواہ کتنی ہی کوشش کریں، اللہ کے فضل اور اس کی توفیق وتائید کے بغیر اس میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ حتیٰ کہ محبت وعقیدت بھی ہمارے دل میں اللہ ہی کی مدد سے جاگزیں ہوسکتی ہے ورنہ شیطان نہ معلوم کتنے وساوس دل میں ڈال کر ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف کرسکتا ہے۔ اعاذنا اللہ من ذالک۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا حق ادا کرنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہیں کہ اللہ سے آپ پر صلوٰۃ کی دعا کی جائے۔ جو شخص اللھم صل علی محمد کہتا ہے وہ گویا اللہ کے حضور اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ خدایا، آپ کے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ کا جو حق ہے اسے ادا کرنا بس میں نہیں ہے تو ہی میری طرف سے اس کو ادا کر اور مجھ سے اس کے ادا کرنے میں جو خدمت چاہے لے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آپ کو اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا ہے۔ جو آپ کا ذکر کرے گا، اس نے میرا ذکر کیا ہے۔ اس کا صاف اور آسان مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا، صلوۃ وسلام بھیجنا گویا کہ خود اللہ کا ذکر کرنا ہے۔

اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کردیا۔ (الم نشرح آیت۔ 4) ﷺ

حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ میرا رب اور آپ کا رب پوچھتا ہے کہ میں نے کس طرح آپ ﷺ کا رفع ذکر کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ آپ ﷺ بھی ذکر کیا جائے گا (ابن جریر، ابن ابی حاتم، مسند ابو یعلی، ابن المنذر، ابن حبان، ابن مردویہ، ابو نعیم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرم نے یہ گوارا نہیں فرمایا کہ تنہا اپنی ہی ذات کو صلاۃ و سلام کے لیے مخصوص فرمالیں، بلکہ اپنے ساتھ اپنی آل اور ازواج اور ذریت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل کرلیا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، کے درود پڑھنے والوں یاد رکھو ہو ہو تم دریائے رحمت کے تیراک ہو ہو جب اللھم صل کہا، تم رحمت خداوندی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوئے، جب صلی علی سیدنا ومولانا محمد کے الفاظ زبان پر آئے تو تم دریائے رسالت کے موجوں میں آگئے، جس وقت علی آلہ وسلم کہا تو اہل بیت رسول ﷺ کی بخششوں کی دریاؤں میں لہریں لے رہے ہو، اے صحرائے معصیت میں پیاس سے بھٹکنے والوں، کس طرح یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسے ایسے نورانی دریاؤں سے جن سے تمناؤں کی کھیتیاں سرسبز وشاداب ہوتی ہیں گلشن ایمان ہرا بھرا لہلہاتا ہے۔ قلب وجگر دل و دماغ کو سرور و فرحت حاصل ہوتی ہے۔ روح ایمان کو تروتازگی ملتی ہے۔ یہ کس طرح سے ممکن ہے کہ تم درود پاک پڑھ کر بھی ناکام اور نامراد رہو۔ (معاذ اللہ)

دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں باآواز بلند محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو، نمازوں میں حضور ﷺ پر درود نہ بھیجا جارہا ہو، جمعہ کے خطبوں میں آپ ﷺ کا ذکر خیر نہ کیا جارہا ہو، اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے 24 گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ حضور ﷺ کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ اس امر پر بھی اجماع ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں اس کا حکم دیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں آخری مرتبہ جب آدمی تشہد پڑھتا ہے اس میں صلوٰۃ علی النبی پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی شخص نہ پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ صحابہؓ میں سے ابن مسعود انصاری، ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم، تابعین میں سے شعبی، امام محمد بن کعب قُرظی اور مقاتل بن حیّان، اور فقہاء میں سے اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک تھا، اور آخر میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کرلیا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ درود عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ یہ کلمہ شہادت کی طرح ہے کہ جس نے ایک مرتبہ اللہ کی اِلٰہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرلیا اس نے فرض ادا کردیا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ استغفار درود میں سے درود کو بہتر جانو۔ تم درود پڑھو اور استغفار کا کام حضور ﷺ پر چھوڑ دو۔ کیونکہ درود شریف تو سراسر عمل الٰہی ہے۔ اس کے منظور ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر استغفار دعا کی ایک درخواست ہے۔ کوئی یقین سے نہیں کہ سکتا کہ قبول ہوگی یا نہ ہوگی۔ اگر دعا میں اخلاص وغیرہ شامل نہیں اس کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے استغفار کے قبول ہونے کا یقین نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن درود شریف کے قبول ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

اس لیے پرامن اور اطمینان بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف کا ورد کریں۔ استغفار کا کام حضور ﷺ کے حوالے کردیں۔ وہ ہمیشہ ہی اپنی امت کے لئے استغفار کرتے رہتے تھے، اور کرتے رہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی استغفار دعا ہر حال میں قبول ہی قبول ہے۔ (بحکم خداوندی)

اور رات کے کچھ حصے میں پھر اس کے ساتھ بیدار رہیں یہ آپ کے لیے زائد عبادت ہے، قریب ہے آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت۔ 79)

مقام محمود کے لفظی معنی قابل تعریف مقام، اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کا وہ منصب ہے جس کے تحت آپ کو شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ دنیا آپؐ کے تعریفوں سے گونج اٹھے گی اور آخرت میں بھی ساری خلق کے ممدوح ہوکر رہیں گے۔ قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام شفاعت پر کھڑا ہونا بھی اسی مرتبہ محمودیت کا ایک حصہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترجمہ۔ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا۔ (اوکما قالؐ) اس سے زیادہ مقام اور مرتبے کی اور کیا علامت ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت میں گزر ہوگا۔ پھر کس بات کا ڈر ہوگا؟

امام طبرانی فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ اس کام پر مامور ہے جو کوئی بھی حضور صلی اللہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ انت صلی اللہ علیک یعنی تجھ پر بھی اللہ کی رحمتیں ہوں (وسیلۃ الغطاء)

زبدۃ الواعظین میں ہے کے قیامت کے روز ایک ایسی جماعت ہوگی کہ جن کے چہرے چاند کی طرح روشن ہونگے اور ان کے بال سچے موتیوں سے لبریز ہوں گے اور نور کے منبر پر اس حال میں بیٹھے رہیں گے کہ ایک حساب میں ہوں گے۔ اہل جنت کہیں گے کہ تم فرشتے ہو یا انبیاء ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نا تو نبی ہیں اور نہ ہی فرشتے ہیں۔ صرف اتنا ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔

فرشتے حیران ہوکر کہیں گے کہ یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا، وہ کہیں گے کہ پنج وقتہ نماز ہم نے فرائض، آداب، سنتوں اور اخلاص کے ساتھ باجماعت پڑھی اور اس کے ساتھ جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ وسلم کا نام مبارک آتا تھا تو ہم آپ ﷺ کی محبت اور عشق کے ساتھ، نہایت خلوص اور اخلاص سے درود پاک پڑھتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم باہر تشریف لے گئے حتی کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور بہت دراز سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے باہر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی آپ صلی اللہ وسلم پر درود بھیجے تو میں اس آدمی پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے تو میں خود سلام بھیجوں گا (مشکوۃ شریف)

درود شریف ایک راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص ولیوں کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔ درود شریف میں بے شمار فوائد ہیں جن کو اگر قلم بند کیا جائے تو دنیا کی سیاہی ختم ہو جائے۔ سب سے بڑھ کر درود پاک کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب بھی رنج و ملال ہو، یا کوئی مصیبت آجائے تو فوراً درود شریف پڑھا جائے۔ ان شاء اللہ چند لمحات میں ہی پریشانی دور ہو جائیگی۔ اندھیرا، اجالے میں تبدیل جائے گا۔

درود شریف اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے۔ درود شریف کو پڑھنے والا محروم نہ ہوگا۔ درود شریف کا ورد کرنے والا اعلانیہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ناکامیابی نیست۔

اللہ تعالیٰ درود پاک کی برکت سے تمام بیماریوں سے نجات دیتا ہے تکالیف دور کرتا ہے۔ دینی اور دنیاوی کامیابی دیتا ہے۔

اگر درود پاک کا کثرت سے ورد کیا جائے تو انشاء اللہ ہر برائی چھوٹ جائے گی۔ عبادت میں لطف آئے گا۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی انسان یہ تمنا کرتا ہے اللہ کا قرب حاصل ہو تو درود شریف کا کثرت سے ورد کیا کرے۔ آخر میں

جس طرح سے نماز مومنوں کی معراج ہے (الحدیث، اوکما قال ﷺ) اسی طرح سے درود عاشقوں کی معراج ہے۔

•••

۔۔۔۔۔۔ مالیگاؤں 2008ر بم دھماکہ مقدمہ جمعیۃ علماء کی قانونی پیروی ۔۔۔۔۔۔

بم دھماکہ متاثرین کی عرضی پر سماعت کرنے کے لیئے بامبے ہائی کورٹ تیار

سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر سمیت تمام ملزمین اور قومی تفتیشی ایجنسی کو نوٹس جاری، اگلی سماعت چھ ہفتوں کے بعد

نئی دہلی 18ر ستمبر (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے بالآخیر آج مالیگاؤں 2008ر بھکو چوک بم دھماکہ متاثرین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کے خلاف داخل پٹیشن کو سماعت کے لیئے قبول کرتے ہوئے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، کرنل پروہت سمیت تمام سات ملزمین اور قومی تفتیشی ایجنسی کو نوٹس جاری کر دیا۔ گذشتہ تین دنوں سے چیف جسٹس بامبے ہائی کورٹ اور جسٹس گوتم انکھڑ اس مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے جس کے دوران انہوں نے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کرنے والے بم دھماکہ مارے گئے لوگوں کے ورثاء کے تعلق سے انکوائری کی، بطور عرضی گذاران کی قانونی حیثیت پر وکلاء سے سوالات کیئے اور انہیں عدالتی دستاویزات کی روشنی میں بحث کرنے کا حکم دیا۔ دوران سماعت چیف جسٹس نے یہ بھی سوال کیا کہ آیا عرضی گذاروں کے بیانات کا اندراج خصوصی عدالت میں ہوا تھا یا نہیں۔ عدالت کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کا آج ایڈوکیٹ متین شیخ اور ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے زبانی اور تحریری جواب دیا جس کے بعد دو رکنی بینچ نوٹس جاری کرنے پر راضی ہوئی۔ وکلاء نے آج عدالت میں تمام چھ عرضی گذاروں کے دستاویزات جمع کیئے نیز عدالت میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کی نقل بھی پیش کی جس میں سپریم کورٹ نے متاثرین کو نچلی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل داخل کرنے کا قانونی حق دیا ہے۔ پہلی سماعت پر چیف جسٹس نے یہ زبانی تبصرہ کیا تھا کہ بم دھماکہ جیسے حساس مقدمہ میں کسی کو بھی اپیل داخل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے لہذا عرضی گذار پہلے عدالت کو مطمئن کریں اس کے بعد ہی نوٹس جاری کی جائے گی۔

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ میں خصوصی این آئی اے عدالت سے بری کیئے گئے تمام ملزمین کے خلاف بم دھماکہ متاثرین نثار احمد حاجی سید بلال، شیخ لیاقت محی الدین، شیخ اسحق شیخ یوسف، عثمان خان عین اللہ خان، مشتاق شاہ ہارون شاہ اور شیخ ابراہیم شیخ سپڑو نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کے توسط سے پٹیشن داخل کی تھی جس پر آج سماعت عمل میں آئی۔ بم دھماکہ متاثرین نے 2ر ستمبر کو ہائیکورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی جس پر ایک ہفتہ تک رجسٹرار آفس کے عملے نے تفتیش کی اور پھر اسے چیف جسٹس کے سامنے سماعت کے لیئے پیش کیا جہاں تین دنوں تک مسلسل سماعت ہوئی۔ بامبے ہائی کورٹ کی جانب سے نوٹس جاری ہونے کے بعد اب ملزمین کو عدالت سے رجوع ہونا ہوگا اور بذریعہ وکلاء یا پھر ذاتی طور پر اپنے دلائل پیش کرنے ہونگے۔ فریق مخالف یعنی ملزمین اور این آئی اے کی نمائندگی اور دلائل کی سماعت کے بعد ہی ہائی کورٹ متاثرین کی جانب سے داخل پٹیشن پر مزید کارروائی کیئے جانے کا حکم جاری کرے گی۔ بم دھماکہ متاثرین نے بامبے ہائی کورٹ سے بی این ایس ایس کی دفعہ 391ر کے تحت مزید گواہان کو طلب کرنے کی اور نچلی عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی ہے۔ واضح رہے کہ خصوصی این آئی اے عدالت نے مالیگاؤں 2008ر بم دھماکہ مقدمہ کا سامنا کر رہے ملزمین سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، اجے راہیکر، میجر رمیش اپادھیائے، سمیر کلکرنی، کرنل پروہت، سوامی سدھاکر دھر دویدی اور سدھاکر اونکار چترویدی کو 31ر جولائی 2025ر کو ناکافی ثبوت وشواہد کی بنیاد پر مقدمہ سے بری کر دیا تھا۔ اس مقدمہ میں کل 323ر سرکاری گواہان اور 8ر دفاعی گواہان نے اپنے بیانات کا خصوصی عدالت میں اندراج کرایا تھا۔ دوران گواہی 39ر سرکاری گواہان اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہو گئے تھے جس کی بنیاد پر عدالت نے ملزمین کو مقدمہ سے بری کر دیا تھا۔ بم دھماکہ متاثرین جمعیۃ علماء ہند قانونی امداد کمیٹی کی توسط سے انصاف کے حصول کے لیئے پھر سے عدالت سے رجوع ہوئے ہیں اور عدالت نے ان کی عرضداشت پر دیر سے ہی سہی لیکن نوٹس جاری کیا ہے یعنی اب بم دھماکہ ملزمین کو عدالت میں اپنا جواب داخل کرنا ہوگا۔ تین دن لگاتار بامبے ہائی کورٹ میں سماعت چلی جس کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے وکلاء کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے پٹیشن کو سماعت کیلئے قبول کرلیا ہے لہذا اب یہ این آئی اے کی اخلاقی اور آئینی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی بامبے ہائیکورٹ میں نچلی عدالت کے فیصلے کے خلاف پٹیشن داخل کرے۔ اس معاملہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ بم دھماکہ متاثرین نے جمعیۃ علماء پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے ان کی جانب سے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کرنے کی اجازت دی ہے جس کے بعد ہی ہمارے وکلاء نے ہائیکورٹ میں عرضداشت داخل کی جس پر آج سماعت عمل میں آئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں اس اہم مقدمہ کی سماعت کے دوران ملک کے نامور کریمنل وکلاء کی خدمات لینے کے لیئے لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور ہائی کورٹ میں پوری شدت سے مقدمہ کی پیروی کی جائے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ این آئی اے بھی اس فیصلہ کے خلاف عدالت سے رجوع ہوگی۔

N.F ریلوے نے صفائی ہی خدمت مہم کی شروعات کی

مالیگاؤں ر18 ستمبر (ایجنسی) این ایف ریلوے 17 ستمبر 2025 سے سبھی ڈویژنل اور ہیڈ کوارٹر میں صفائی ہی خدمت 2025 مہم شروع کی ہے ۔ یہ مہم 2ر اکتوبر 2025 تک چلے گی۔ عوامی بیداری کو فروغ دینے کے مقصد سے سبھی اسٹیشنوں، ٹرینوں، کارخانوں، کالونیوں، دفاتر اور دیگر ریلوے اداروں میں چلائی جائے گی۔ اس موقع پر این ایف ریلوے کے جنرل منیجر چیتن کمار سریواستو نے افسران اور ملازمین کو صفائی کا حلف دلایا۔ صفائی، ہریالی، ماحولیات کی تعمیر میں این ایف ریلوے کے عزم کو دہرایا۔ مہم کی پوری مدت کے دوران این ایف ریلوے کے ذریعہ صفائی اتسوتیم کے تحت کئی طرح کی سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ ان میں اسٹیشن احاطوں، ریل پٹریوں، کالونیوں اور دفاتر میں صفائی مہم، مسافروں اور مقامی لوگوں کے لئے بیداری مہم ریلوے ملازمین کے لئے ورک شاپ اور غیر آمد سامانوں کے نپٹارے کے لئے خصوصی پہل شامل ہے۔ اس مہم کا اہم مقصد ماحولیات کی ذمہ داری، ثقافت کو فروغ دینے کے لئے 3 آر اصول ریڈیوم، ریویز اینڈری سائیکل پر مرکوز ہے۔ ہیڈ کوارٹر اور سبھی ڈویژنوں کے سبھی سینئر افسران اور ملازمین صفائی کوششوں میں مشترکہ حصہ داری یقینی کرنے کے لئے مسافروں اور عام لوگوں کو شامل کرتے ہوئے سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ صفائی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے صفائی حلف برداری بیداری پیغام کے لئے این ایف ریلوے اس تحریک میں ملازمین اور شہریوں دونوں کو شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ کیونکہ مستقل صفائی کے لئے سماج کے سبھی طبقوں کے لئے حصہ داری ضروری ہے۔ مہم کے فائدے کے لئے خصوصی ماحولیات کے مطابق طریقے کے شکل میں این ایف ریلوے کے سبھی ابتدائی ٹرینوں میں بیڈ رول کی تقسیم کے لئے آئی آئی ٹی گوہاٹی کے ذریعہ کمپوزیٹیبل بیگ پیش کئے۔

مسلمان، مشرقی القدس پر، اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے: ایردوان

انقرہ، 18 ستمبر (یواین آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوان نے کہا ہے کہ مسلمان، مشرقی القدس پر اپنے حقوق سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے اور اسرائیلی جارحیت کے مقابل فلسطینیوں کی حمایت غیر متزلزل شکل میں جاری رکھیں گے۔ دارالحکومت انقرہ میں وزارت خارجہ کی نئی عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب میں صدر اردوعان نے کہا ہے کہ "میں جانتا ہوں کہ ہٹلر کے مداحوں کا کینہ کبھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوگا لیکن اس کے باوجود ہم، القدس کو ناپاک ہاتھوں سے آلودہ نہیں ہونے دیں گے"۔ انہوں نے کہا ہے کہ القدس، مسلمانوں کا ایک روحانی مرکز ہے اور مکہ اور مدینہ کی طرح مقدس ہے۔ ترکیہ، 1967 کی سرحدوں کے اندر اور مشرقی القدس کے دارالحکومت والی، ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ "کوئی بھی ہمیں، اسرائیلی قاتلانہ حملوں کے باوجود زندہ رہنے کی جدوجہد میں مصروف، غزہ کے مظلوم عوام کا ساتھ دینے سے روک نہیں سکتا"۔ ایردوان نے کہا ہے کہ "دورِ مسلمانی کا القدس ایک ایسا شہر تھا جہاں مختلف عقائد کے پیروکار امن وامان کی زندگی بسر کرتے تھے۔ آج بھی القدس کے امن، سلامتی اور رفاح کے لئے جدوجہد بغیر کسی تعطل کے جاری رہے گی"۔ صدر ایردوان نے غزہ میں نسل کشی کے مرتکب بنیامین نیتن یاہو کی مذمت کی اور کہا ہے کہ اسرائیل پورے خطے میں عدم استحکام کو ہوا دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "جو لوگ ظلم اور نسل کشی کر کے اور معصوم بچوں کی جانوں کی قیمت پر محفوظ مستقبل بنانے کا سوچ رہے ہیں وہ اپنے بہائے ہوئے خون میں خود ہی ڈوب جائیں گے۔" ایردوان نے کہا ہے کہ "ترکیہ آج کی طرح کل بھی، اپنے خطے کو خون کے سمندر میں تبدیل کرنے کے خواہش مندوں کے مقابل، ثابت قدمی کے ساتھ کھڑا رہے گا"۔ انہوں نے اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "دہشت گردی خواہ گروہی ہو یا ریاستی ایک ذہنی فالج کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمارے خطے کی یہ مفلوج ذہنیت محقق ختم ہو کر رہے گی"۔ انہوں نے استحکام کے فروغ کے لئے، بلقان سے وسطی ایشیا، افریقہ سے لاطینی امریکہ اور یورپ سے ایشیا پیسیفک تک، ترکیہ کی کوششوں کو اجاگر کیا اور کہا ہے کہ ترکیہ ایک ایسی دنیا پر یقین رکھتا ہے جہاں زبردست نہیں سچا طاقتور ہو ۔ اور وہ اس دنیا کو حقیقت بنانے کے لیے کام کر رہا ہے"۔ انہوں نے، پائیدار استحکام، فروغِ امن، خوشحالی اور مضبوط بھائی چارے کو ترکیہ خارجہ پالیسی کی ترجیحات قرار دیا اور کہا ہے کہ ترکیہ، بین الاقوامی پلیٹ فارموں پر اپنے اتحادیوں کا دفاع کرتا اور ان کی اقتصادی ترقی اور حقوق کے تحفظ کی حمایت کرتا ہے۔

رحمٰن عباس کا ناول کراس ورڈ ترجمہ انعام کی لانگ لسٹ میں شامل

ممبئی 18 ستمبر (ہواین آئی) کراس ورڈ نے لانگ لسٹ کا آج اعلان کیا ہے جس میں ممتاز ناول نگار رحمٰن عباس کا ناول خدا کے سائے میں آنکھ مچولی بھی شامل ہے۔ انگریزی میں اس ناول کو پینگوئین انڈیا رینڈم ہاؤس نے 2024 میں On the Other Side کے نام سے شائع کیا تھا۔ ناول کا اردو سے انگریزی ترجمہ معروف شاعر ریاض لطیف نے کیا ہے۔ کراس ورڈ بک ایوارڈ Crossword Book Awards ہندوستان کے ممتاز انعامات میں سے ایک ہے۔ ہر سال کراس ورڈ بالخصوص انگریزی فکشن، ہندوستانی زبانوں سے تراجم، ادبِ اطفال، نان فکشن اور بزنس و مینجمنٹ کے میدان میں ملک بھر میں لکھی گئی اہم اور معیاری کتابوں پر انعام تفویض کرتا ہے۔ اردو میں فکشن لکھنے اور ترجمہ کرنے والوں کے لیے یہ مسرت کا باعث ہے کہ ملک گیر سطح کے انعامات میں اردو ناولوں کی شمولیت وقبولیت اب دکھائی دینے لگی ہے۔ یاد رہے خدا کے سائے میں آنکھ مچولی پر رحمٰن عباس کو مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکاڈمی کا فکشن ایوارڈ 2011 میں مل چکا ہے۔ دوسری طرف امسال ہی پاکستان میں کولاج پبلی کیشنز نے اس ناول کو شائع کیا ہے۔

ووٹ چوری کو چھپا رہا کمیشن، سی آئی ڈی کو جواب نہیں دے رہا ہے: کھڑگے

نئی دہلی، 18 ستمبر (یواین آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ کرناٹک کے النداسمبلی حلقہ میں ووٹ چوری کی تحقیقات کرمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کر رہا ہے اور اس معاملے میں اس نے الیکشن کمیشن کو خط لکھ کر وضاحت طلب کی ہے، لیکن کمیشن اس کے سوالات کا جواب نہیں دے رہا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے جمعرات کو یہاں ایک بیان میں کہا، "سی آئی ڈی، جو النداسمبلی حلقہ میں ووٹرلسٹ سے ناموں کو حذف کرنے کی تحقیقات کر رہا ہے، نے 18 مہینوں میں چیف الیکشن کمیشن کو 18 خطوط لکھے ہیں، لیکن کمیشن نے مجرموں کا سراغ لگانے کے لیے درکار اہم معلومات کو دبا دیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ووٹ چوری کے اس معاملے میں ٹھوس ثبوت کے ساتھ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کرناٹک کے النداسمبلی حلقہ میں ووٹرلسٹ سے بڑے پیمانے پر ناموں کو حذف کرنے کو پوری طرح سے بے نقاب کیا ہے۔ کانگریس صدر نے کہا، "اس سے تین اہم سوالات اٹھتے ہیں: الیکشن کمیشن کسے بچا رہا ہے؟ کیا بی جے پی ان اداروں کو کھوکھلا کر رہی ہے، جن کا کام ہماری جمہوریت کی حفاظت کرنا ہے؟ اور کیا ہم ایسی جمہوریت کو برداشت کر سکتے ہیں جہاں انتخابی نظام کو ووٹ چوری فیکٹری کے ذریعہ مکمل طور پر تباہ کیا جا رہا ہو؟"

انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی سنجیدہ سوالات ہیں اور ان سوالوں کو ملک کے لوگوں اور بالخصوص نوجوانوں سے زوردار طریقے سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔

فلسطین کے حامی کارکن محمود خلیل کی ملک بدری کا حکم

واشنگٹن، 18 ستمبر (یواین آئی) امریکی امیگریشن جج نے فلسطین کے حامی کارکن محمود خلیل کی ملک بدری کا حکم دے دیا ہے، انہیں یا تو الجزائر یا شام بھیجا جا سکتا ہے، یہ فیصلہ ان الزامات کے بعد آیا ہے کہ انہوں نے گرین کارڈ کی درخواست میں معلومات چھپائی تھیں۔ بی بی سی نیوز کی رپورٹ کے مطابق لوزیانا میں تعینات جج جیمی کومانز نے کہا کہ محمود خلیل نے امیگریشن کے عمل کو بائی پاس کرنے کے مقصد سے جان بوجھ کر حقائق کو غلط طور پر پیش کیا۔ امریکن سول لبرٹیز یونین (اے سی ایل یو) کو جاری بیان میں محمود خلیل نے کہا کہ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ ٹرمپ انتظامیہ میری آزادی اظہار کی وجہ سے مجھ سے انتقام جاری رکھے ہوئے ہے۔ محمود خلیل فلسطینی نژاد ہیں اور امریکہ میں مستقل رہائش رکھتے ہیں، وہ 2024 کی غزہ جنگ کے دوران کولمبیا یونیورسٹی میں ہونے والے مظاہروں میں ایک نمایاں شخصیت تھے، جہاں وہ زیرِ تعلیم بھی رہے تھے۔ محمود خلیل کے وکلا نے کہا کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اپیل کریں گے اور یہ بھی کہا کہ وفاقی عدالت کے الگ احکامات بدستور موجود ہیں، جو حکومت کو ان کی ملک بدری یا حراست سے روکتے ہیں۔ مارچ میں امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) حکام نے انہیں اس وقت حراست میں لیا جب ٹرمپ انتظامیہ نے ان یونیورسٹیوں پر کریک ڈاؤن شروع کیا، جن پر الزام ہے کہ وہ یہود دشمنی پر قابو پانے میں ناکام رہی ہیں۔ شام میں پیدا ہونے والے اور الجزائر کی شہریت رکھنے والے محمود خلیل کو 3 ماہ تک لوزیانا کی امیگریشن سہولت میں رکھا گیا، اس سے پہلے کہ ایک وفاقی جج نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ نہ تو فرار ہونے کے خطرے میں ہیں اور نہ ہی اپنی برادری کے لیے خطرہ ہیں۔ 20 جون کو جج نے ان کی رہائی کا حکم دیا تھا، حراست کے دوران، مسٹر خلیل کی امریکی نژاد اہلیہ نے ان کے بیٹے کو بھی جنم دیا تھا۔ مارچ میں امریکی حکومت نے یہ بھی الزام لگایا تھا کہ مسٹر خلیل نے اپنی امیگریشن دستاویزات میں اپنی سابقہ وابستگیوں کی تفصیلات چھپائیں، جن میں ان کی اقوام متحدہ کی فلسطینی ریلیف ایجنسی (انروا) کی رکنیت اور بیروت میں برطانوی سفارت خانے میں مسلسل ملازمت شامل تھی۔ تازہ فیصلے کے ردِعمل میں محمود خلیل نے کہا کہ جب ان کی پہلی کوشش ملک بدری میں ناکام ہونے لگی تو انہوں نے بے بنیاد اور مضحکہ خیز الزامات گھڑ لیے، تاکہ مجھے خاموش کرا سکیں کیوں کہ میں فلسطین کے ساتھ کھڑا ہوں اور جاری نسل کشی کے خاتمے کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ جون میں، محمود خلیل کے وکلا نے 2 کروڑ ڈالر (7.14 ملین پاؤنڈ) ہرجانے کا دعویٰ دائر کیا تھا، جس میں جھوٹی قید، بدنیتی پر مبنی مقدمہ اور یہودی دشمنی کے جھوٹے الزامات شامل تھے۔ ٹرمپ بارہا الزام لگا چکے ہیں کہ فلسطین کے حامی کارکنان (جن میں مسٹر خلیل بھی شامل ہیں) حماس کی حمایت کرتے ہیں، حماس کو امریکا دہشت گرد تنظیم قرار دیتا ہے، صدر کا کہنا ہے کہ ان مظاہرین کو ملک بدر کر دینا چاہیے اور انہوں نے مسٹر خلیل کی گرفتاری کو پہلی مثال قرار دیا تھا۔ کولمبیا یونیورسٹی میں 2024 کے احتجاج میں محمود خلیل کا کردار انہیں منظرِ عام پر لے آیا تھا، مذاکرات کے اگلے مورچوں پر وہ یونیورسٹی کے حکام اور مظاہرین وطلبہ کے درمیان ثالثی میں شامل رہے تھے۔ اسرائیل کے حامی کارکنوں نے محمود خلیل پر الزام لگایا تھا کہ وہ کولمبیا یونیورسٹی اپارتھائیڈ ڈائیوسٹ (سی یو اے ڈی) کے رہنما تھے، ایک طلبہ گروپ جو یونیورسٹی سے اسرائیل کے ساتھ مالی تعلقات ختم کرنے اور غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کر رہا تھا۔ تاہم محمود خلیل نے اس الزام کی تردید کی اور ایسوسی ایٹڈ پریس () کو بتایا تھا کہ وہ صرف مظاہرین کے ترجمان اور یونیورسٹی کے ساتھ ثالثی کرنے والے کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔

جی ایس ٹی میں اصلاحات ہندوستانی ٹیکس نظام میں تاریخی قدم: یوگی

لکھنؤ 18 ستمبر (یواین آئی) اترپردیش کے وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ تازہ ترین جی ایس ٹی اصلاحات ہندوستان کے ٹیکس نظام کے آغاز سے لے کر اب تک کی سب سے بڑی کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ اپنی رہائش گاہ پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ انہیں آسان بنا کر صرف دو اہم سلیبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جو 5 فیصد اور 18 فیصد ہے۔ یہ قدم عام آدمی کے لیے ایک بڑی راحت ہے، چاہے وہ گھر کی رسوئی ہو یا کسان، ہاؤسنگ تعمیر سے لے کر قومی بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں تک۔ ساتھ ہی یہ اصلاحات طلب کی صلاحیت میں اضافہ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے انٹرپرینیورشپ کی حوصلہ افزائی ہوگی اور ہندوستان کی معیشت کو تقویت ملے گی، جس سے Rs2 ٹریلین سے زیادہ مالیت کے شعبوں پر اثر پڑے گا۔ وزیراعظم نے ہندوستان کے یوم آزادی کے موقع پر قوم کے سامنے جن ٹیکس اصلاحات کا خاکہ پیش کیا تھا وہ 20 دن میں عوام کے سامنے آ گئے ہیں اور ان کا نفاذ 22 ستمبر کو ہو جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ وزیراعظم کی ٹیکس اصلاحات بھی اہل وطن کیلئے دیوالی کا تحفہ ہیں۔ جی ایس ٹی سے پہلے مختلف ٹیکس جو موجود تھے، تاجروں اور ٹیکس دہندگان دونوں کے لیے پریشانی کا باعث تھے۔ جی ایس ٹی کے تعارف نے "ایک قوم، ایک ٹیکس" کے وژن کو پورا کیا۔

Govt. of Bihar

ROAD CONSTRUCTION DEPARTMENT

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER, ROAD DIVISION No.-2, MUZAFFARPUR.

Email ID:- eercdmuz2@gmail.com, Mob:-9470001293

SBD BASED DETAILED NOTICE INVITING E-TENDER (RE-TENDER)

(Through e-procurement mode only https://www.eproc2.bihar.gov.in)

RE-NIT No.-RCD/08/SBD/MUZ-2/2025-26

1. Designation And Address of The Advertiser :- Executive Engineer, R.C.D., Road Division No.-2, Muzaffarpur.
2. Date Of Issue of Notice Inviting Tender :- 15.09.2025
3. Period For Download of Tender Document :- From 01.10.2025 to 07.10.2025 Up to 15:00 hrs. (From Website: https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.
4. Date, Time & Place of Pre-Bid Meeting :- 06.10.2025 at 11:00 hrs. at Office of The Chief Engineer, North, RCD, Bihar, Patna. Q.No.-T5 & T6, Officer's Flat, New Punaichak, Patna
5. Last Date & Time for Uploading Tender Document By Bidder :- 08.10.2025 Up to 15:00 hrs. On Website: (https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.
6. Date, Time & Place Of Opening Of Technical Bid :- Date- 09.10.2025 after 15:30 hrs. On Website : https://www.eproc2.bihar.gov.in
7. Details Of Works:-

Sl. No	Name of work	Estimated Cost (in Lakh)	Amount of Earnest money (Rs. in Lakh)	Cost of B.O.Q. (To be paid through online mode) (Non-refundable) (In Rs.)	Bid Processing Fee (To be paid through online mode) (Non-refundable) (In Rs.)	Time of completion
1	2	3	4	5	6	7
1	Construction of Wideninng & Strengthening Work of Majhauli-Katra Road Bakuchi Chowk to Bandh & Bandh to River from km. 18.506 to 19.200 for the Year 2025-26	412.74170	8.25500	10000.00	As per eproc2.0	12 Months

8. Date, Time & Place of opening of Financial Bid :- To be announced after approval of Technical Bid by Competent Authority (on Website : https://www.eproc2.bihar.gov.in)
9. Bid Validity :- 120 Days
10. Detailed NIT can be seen on website state.bihar.gov.in/prdbihar or https://www.eproc2.bihar.gov.in or the notice board of the office of the undersigned.

PR. No.014989 (RCD) 2025-26

Executive Engineer,
RCD, Road Division No.-2, Muzaffarpur

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार।

Office of the Executive Engineer
Drinking Water & Sanitation Division, Sahibganj

Very Short Term Tender e-Procurement Notice (11th Call)

e-Tender Reference No. :- DWSD/SAHIBGANJ- 09/2025-26 Date- 18.09.2025

Sl.No.	Name of work	Block	Name of Scheme	Group No.	Model No.	No. of Schemes	No. of FHTC	Estimated Cost (in lakh)	Earnest Money (In Lakh)	Cost of BOQ (In Rs.)	Time of Completion
1	2	3	4	5	6	7		8	9	10	11
1	1. Construction of Rural Water Supply Scheme with 1.0 HP DC Solar Motor Pump complete set and HYDT/Spring Well which is not included in MVS and has no electricity or less electricity to supply water 2000 LPH Square Tube Steel Structure & HDPE Water Tank at least 15/30 years for 24 x 7 supply under JJM (Model-1A) 2. Construction of rural water supply Scheme with 1.0 HP DC Solar motor pump complete set & Construction of HYDT/Spring Well for Tolas/Village/Areas which is not included in MVS and has no electricity or less electricity to supply water 2000 LPH at least 15/30 year for 24x7 supply under JJM in the state of Jharkhand. (Model-IB) 3. Construction of Rural Water Supply Scheme with 1 No. 2.0HP DC Solar Motor Pump complete set on HYDT/Spring Well having potential to supply water 2000 LPH maximum at least 15/30 years for 24 x 7 supply under JJM (Model-2) 4. Construction of Rural Water Supply Scheme with 1 No. 2.0HP DC Solar Motor Pump complete set on HYDT/Spring Well having potential to supply water 2000 LPH maximum at least 15/30 years for 24 x 7 supply under JJM (Model-II) 5. Construction of rural water supply Scheme with 2 Nos. 1.00 HP DC Solar motor pump complete set for Tolas/ Village/ Areas which is not included in MVS and has no electricity or less electricity on 2 Nos. HYDT/Spring Well having potential to supply water 2000 LPH maximum at least 15/30 years for 24 x 7 supply under JJM in the state of Jharkhand. (Model-3) 6. Construction of rural water supply Scheme with 2 Nos. 2.00 HP DC Solar motor pump complete set for Tolas/ Villa ge/ Areas which is not included in MVS and no electricity or less electricity on 2 Nos. HYDT/ HYGPT/Spring Well having potential to supply water 2000 LPH maximum at least 15/30 years for 24 x7 supply under JJM in the state of Jharkhand. (Model-4)	Barhait	Amarpur Mako	SVS-170	1B	1	25	13.20274	0.27	2500.00	3 Months
2		Barhait	Mundi (Dhamani Pahar)	SVS-172	1A	1	6	11.07403	0.23	2500.00	3 Months
3		Barhait	Turi Pahar	SVS-177	1B	1	25	13.2558	0.27	2500.00	3 Months
4		Barhait	Keratok Pahar	SVS-180	2	1	40	14.79962	0.30	2500.00	4 Months
5		Barhait	Jasaidih	SVS-185	2	4	141	58.19049	1.17	10000.00	4 Months
6		Barhait	Bara Dalwa Pahar	SVS-186	2	2	75	29.28093	0.59	5000.00	4 Months
7		Barhait	Basko Pahar	SVS-190	1B	2	48	26.40549	0.53	5000.00	3 Months
8	Date & Time of Publication of Tender on website	19.09.2025/ 05:00 P.M									
9	Last Date & Time for receipt of Bid	25.09.2025/ 05:00 P.M									
10	**Last date/ time of Online submission of Earnest Money and Cost of BOQ**(As per Letter No.-120, dated-03.10.2023 of Secretary to Govt., Information Technology & e-Governance Department, Govt. of Jharkhand)	25.09.2025/ 05:00 PM									
11	Date & Time of Opening of Tender	26.09.2025 / 05:00 PM									
12	Name & address of office inviting tender	Executive Engineer, Drinking Water & Sanitation Division, Sahibganj, Jharkhand									
13	Name & address of Opening officer	Executive Engineer, Drinking Water & Sanitation Division, Sahibganj, Jharkhand									
14	Contact No. of Procurement Office	9264195681									
15	Helpline No. of e-procurement cell	9264195681									

Note :-No Claim shall be entertained because of disruption of internet service being used by the bidders. Bidders are advised to upload their bids well in advance to avoid last minute technical snags.
Further details can be seen on website http://jharkhandtenders.gov.in
Estimated cost may be increase or decrease.

PR 362269 (Drinking Water and Sanitation)25-26*D

Executive Engineer
Drinking Water and SanitationDivision Sahibganj.

बिहार सरकार

जल संसाधन विभाग

कार्यपालक अभियंता का कार्यालय

भवन निर्माण विभाग, भवन प्रमंडल, बेतिया

अति अल्पकालीन निविदा आमंत्रण सूचना सं०–20/2025–26

1. विभाग का नाम :– भवन निर्माण विभाग, बेतिया।
2. विज्ञापनदाता का पदनाम एवं पता :– कार्यपालक अभियंता, भवन निर्माण विभाग, भवन प्रमंडल, बेतिया।
3. परिमाण विपत्र बिक्री की तिथि एवं समय :– दिनांक – 26.09.2025 को 01:00 बजे अपराह्न तक।
4. निविदा प्राप्ति की अंतिम तिथि एवं समय :– दिनांक – 27.09.2025 को 03:00 बजे अपराह्न तक।
5. निविदा खोलने की तिथि एवं समय :– दिनांक – 27.09.2025 से 03:30 बजे अपराह्न
6. परिमाण विपत्र की बिक्री का स्थान :– (क) अधीक्षण अभियंता, भवन अंचल, मोतिहारी। (ख) कार्यपालक अभियंता का कार्यालय, भवन प्रमंडल, बेतिया। (ग) सहायक अभियता, भवन अवर प्रमंडल सख्या–01/2
7. निविदा जमा करने का स्थान :– क्रमांक 6 के अनुसार
8. कार्य का विवरण :–

क्र० सं०	कार्य का नाम	प्राक्कलित की राशि (लाख में)	अग्रधन की राशि (रूपये में)	परिमाण विपत्र का मूल्य (रूपये में)	कार्य समाप्ति की अवधि।
1	2	3	4	5	6
1	पश्चिम चम्पारण जिलान्तर्गत समाहरणालय भवन के विभिन्न कार्यालय का मरम्मति एवं रग–रोगन कार्य।	14.50	29,000.00	2,500.00	20 दिन।
2	जिला पदाधिकारी पश्चिम चम्पारण के आवास के बाहरी चहारदिवारी पर View Cutter का कार्य।	4.50	9,000.00	750.00	15 दिन।
3	अनुमंडल पदाधिकारी, बेतिया के आवास का मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	11.50	23,000.00	2,500.00	20 दिन।
4	भवन प्रमण्डल, बेतिया कार्यालय का वार्षिक मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	5.25	10,500.00	1,250.00	10 दिन।
5	ऑफिसर्स कॉलोनी, बेतिया स्थित E Type Quarter के E-8 आवास का मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	2.55	5,100.00	750.00	10 दिन।
6	ऑफिसर्स कॉलोनी, बेतिया स्थित D Type Quarter के A Block में क्वार्टर संख्या– 401 आवास का मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	1.75	3,500.00	500.00	10 दिन।
7	ऑफिसर्स कॉलोनी, बेतिया स्थित D Type Quarter के B Block में क्वार्टर संख्या–201, 202 एवं 401आवास का मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	2.75	5,500.00	750.00	10 दिन।
8	ऑफिसर्स कॉलोनी, बेतिया स्थित B Type Quarter के B-15 का मरम्मति एवं रंग–रोगन कार्य।	2.55	5,100.00	750.00	10 दिन।
9	बेतिया अनुमंडल के विभिन्न आवासीय भवन एवं कार्यालयों में प्रतिदिन कराये जाने वाले अतिआवश्यक सिविल, जलापूर्ति एवं स्वच्छता अधिष्ठापन का कार्य।	5.75	11,500.00	1,250.00	15 दिन।

कार्यपालक अभियंता
भवन प्रमण्डल, बेतिया

PR. No. 015022 (BCD) 2025-26

विस्तृत जानकारी www.state.bihar.gov.in/prdbihar से प्राप्त की जा सकती है।

सुरक्षित जीवन अपनाओ, अपनी नियमित एच.आई.वी. जाँच कराओ।

عوامی مفاد میں افسران بہتر کام کریں: وزیر پنچایتی راج

بیتیا،18 ستمبر (ایم شکیل) پنچایتی راج محکمہ کے تحت نافذ اسکیموں کا جائزہ اجلاس آج پنچایتی راج کے وزیر کیدار پرساد گپتا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سمیت کمار، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر مغربی چمپارن بیتیا نے وزیر کو مغربی چمپارن ضلع کے تحت پنچایتی راج محکمہ کے تحت کئے جارہے کاموں کے بارے میں جانکاری دی۔ پنچایت سرکار بھون کے تعمیراتی کام کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر نے ایگزیکٹیو انجینئر، بلڈنگ ڈویژن، بیتیا، ایگزیکٹیو انجینئرس (LAEO 1 اور LAEO 2) ضلع پنچایت راج آفیسر، اور تمام بلاک پنچایت راج افسران کو پنچایت سرکار بھون کی بروقت اور معیاری تعمیر کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ کسی بھی بے ضابطگی پر فوری ایکشن لینے کی ہدایت دی۔ ضلع کونسل کے تحت اخراجات کے فیصد کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے ضلع کونسل کے ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ ایکشن پلان تیار کریں اور قواعد کے مطابق اخراجات کی فیصد میں اضافہ حاصل کریں۔ تمام بلاک پنچایت راج افسران کو سولر لائٹس کی تنصیب، معیار اور فعالیت کا اچھی طرح سے معائنہ کرنے اور عوام سے موصول ہونے والی شکایات پر فوری کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ضلع پنچایتی راج افسران کو صورتحال پر نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی۔ مذکورہ میٹنگ میں نوین کمار، وزیر کے پرسنل سکریٹری، سوروا آلوک، ضلع پنچایت راج آفیسر، مغربی چمپارن، مکیش کمار، ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر، ضلع کونسل، ایگزیکٹیو انجینئر، بلڈنگ ڈویژن، بیتیا، منیش، ایگزیکٹیو انجینئر ایل اے ای او 1 سنٹرل، ایگزیکٹیو انجینئر منیش کمار، سمیت تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران، تمام بلاک پنچایت راج افسران، تمام پنچایت تکنیکی معاون، تمام اسسٹنٹ پال، تمام پنچایت سکریٹری اور دیگر افسران موجود تھے۔

سیوا پکھواڑہ کے تحت خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) سیوا پکھواڑہ کے تحت بی جے پی یوتھ مورچہ کے ضلع صدر ابھیجیت کمار کی قیادت میں خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں درجنوں رضاکاروں نے خون کا عطیہ دیا۔ اس موقع پر چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش کے علاقائی تنظیم کے جنرل سکریٹری اجے جموال نے بتایا کہ وزیر اعظم کی سالگرہ کے موقع پر سروس فورٹ نائٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کے رضاکاروں نے خون کا عطیہ دیا۔ خون کا عطیہ دیں اور سینکڑوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ خون کو بلڈ بینک میں محفوظ کیا جاتا ہے جو ضرورت مند مریضوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ضلع صدر راہل تیواری نے کہا کہ اس سے معاشرے کو فائدہ ہوتا ہے۔ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ خدمت ہی ہمارا مقصد ہے۔ اس طرح کی خدمت کی جانی چاہیے تاکہ سماج کے نچلے درجے پر رہنے والوں تک پہنچے۔

روٹری کلب نے 10 انجینئروں کو اعزاز سے نوازا

بیتیا،18 ستمبر (ایم شکیل) ضلع کے مختلف بلاکوں سے آئے ہوئے انجینئروں کو پھولوں کے ہار، مومنٹو، شال اور پودے دیئے گئے۔ اس موقع پر روٹری کے صدر ڈاکٹر پرمود کمار تیواری نے تمام مہمان انجینئروں کا خیر مقدم کیا اور قوم اور دنیا کی تعمیر میں انجینئرز کے کردار کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اسٹنٹ گورنر اقبال رضا نے تمام انجینئرز کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد انہیں عزت دی گئی۔ اعزازی انجینئرز درج ذیل ہیں: سبودھ کمار ورما، وویک کمار، منوج کمار سنگھ، محمد عطاء الرحمن، ابھیشیک کمار، ظفر اقبال، ناگیشور وتس، اخلاق رضا، آشیش رگھوراج، مہمان انجینئر سبودھ کمار ورما نے اس کام کے لیے روٹری کی تعریف کی۔ ماہر ماحولیات درگا دت پاٹھک، جو کہ مہمان بھی تھے، نے ہر ایک کو کپڑے کے تھیلے میں ایک پودا پیش کیا۔ اس موقع پر صدر ڈاکٹر پرمود کمار تیواری، سکریٹری ڈاکٹر ستیہ پرکاش، اے جی اقبال رضا، سابق صدر سوجے کمار سنہا، ڈاکٹر پردیپ کمار، ڈاکٹر رمیش چندر، ڈاکٹر شیلا رنجن، مجیب الرحمان، اجے پرساد، منوج کمار، ڈاکٹر سمنت شیکھر، ڈاکٹر اپوروا سنہا، ابھیشیک لا، اقبال، دیو فرانس، ابو شیکھر، ڈاکٹر ہان اقبال، دیوفر شاہ اور دیگر موجود تھے۔ عرفان عارف، ورشا رانی، چاند بابو، ہوٹل کا عملہ وغیرہ۔

مہوئی پیکس صدر کے خلاف مٹیہانی تھانہ میں کیس درج

بیتیا،18 ستمبر (ایم شکیل) خریف مارکیٹنگ سال 2024-25 میں دھان کی خریداری کے بعد خریدے گئے دھان کو غبن کرنے پر مہوئی پیکس صدر، گوناہا کے چیئرمین اور منیجر کے خلاف مٹیہانی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ مہوئی پیکس کے چیئرمین اروند ساہ اور منیجر راجونشی پرساد نے کل 2165 کوئنٹل دھان خریدا تھا لیکن اسے مہوئی پیکس کے چیئرمین اور منیجر نے مل کو دستیاب نہیں کرایا تھا۔ مہوئی پیکس کے چیئرمین اور منیجر کی طرف سے دھان کے برابر CMR آخری توسیع شدہ تاریخ 14.09.2025 تک فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ 15 ستمبر کو مہوئی پیکس گودام کی فزیکل تصدیق کے دوران گودام میں دھان کی مقدار صفر پائی گئی۔ مہوئی پیکس کے چیئرمین اور منیجر نے 5033625 روپے کے برابر دھان کی رقم کا غبن کیا ہے۔ اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے گوناہا بلاک کے تحت مہوئی پیکس کے صدر اور منیجر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دی۔ اس کی روشنی میں، بلاک کوآپریٹیو افسر، گوناہا نے آج مٹیہانی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر نمبر 25/90 درج کرائی۔ ضلع مجسٹریٹ مسٹر دھرمیندر کمار نے کہا کہ دھان کی خریداری میں کسی قسم کی بے ضابطگی یا لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے افسر یا اہلکار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

راجیو گاندھی وچار وکاس منچ کے قومی صدر کی عوامی رابطہ مہم تیز

بیتیا،18 ستمبر (ایم شکیل) آل انڈیا راجیو گاندھی وچار وکاس منچ کے قومی صدر اور پچھلے 45 سالوں سے کانگریس کے وفادار کارکن کے طور پر سرگرم رویندر کمار شرما نے چنپٹیا اسمبلی حلقہ میں عوامی رابطہ مہم کے ایک حصے کے طور پر منگل کو چنپٹیا اسمبلی حلقہ کے کئی گاؤں کا دورہ کیا۔ تعلقات عامہ کے دوران انہوں نے دیوتا نما گاؤں والوں سے ملاقات کی اور کانگریس پارٹی کی پالیسیوں اور ضمانتوں کا پرچار کیا۔ مسٹر شرما کے مطابق علاقے میں تبدیلی کی ہوا چل رہی ہے اور عام عوام کا زبردست جھکاؤ گرینڈ الائنس کے حق میں دیکھا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم کی سالگرہ کے موقع پر ہون کر کے لمبی عمر کی تمنا کی گئی

سیوان: وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ بدھ کو ضلع ہیڈ کوارٹر سمیت دیہی علاقوں میں منائی گئی۔ اس دوران پارٹی کارکنوں کی جانب سے مختلف سرگرمیاں کی گئیں۔ اسی سلسلے میں، حسین گنج بلاک کے پنچایت راج سدھوال میں واقع گایتری مندر کے احاطے میں وزیر اعظم کی لمبی عمر اور اچھی صحت کی دعا کے لیے ایک ہون کیا گیا۔ چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش کے علاقائی تنظیم جنرل سکریٹری اجے جموال اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلع صدر راہل تیواری نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران اجے جموال نے کہا کہ قابل احترام اٹل بہاری واجپائی کے بعد ملک کو دوسرا وزیر اعظم ملا ہے جس نے بین الاقوامی سطح پر خود کو ثابت کیا ہے۔ نریندر مودی کی قیادت سے پوری دنیا متاثر ہے۔ نریندر مودی نے ہمیشہ سماج کے نیچے رہنے والے لوگوں کا خیال رکھا ہے۔ ضلعی صدر نے کہا کہ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ وزیر اعظم کو لمبی زندگی اور بہترین صحت عطا فرمائے۔ اس کے بعد بی جے پی کارکنوں نے گاؤں والوں میں پرساد تقسیم کیا۔ دریں اثنا، وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش پر، بھارتیہ جنتا پارٹی مہیلا مورچہ کی ضلع صدر سنیتا جیسوال کی قیادت میں درجنوں کارکنوں نے شہر کے گاندھی میدان تالاب کے صحن میں صفائی مہم کا آغاز کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وزیر اعظم کا پیغام تھا کہ ہمیں فطرت کے لیے اپنا حصہ ڈالنا چاہیے اور اپنے سیارے کو بچانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی ماؤں کے نام پر درخت لگانا چاہیے۔ بی جے پی لیڈر روپل آنند سمیت درجنوں خواتین نے "ماں کے نام پر ایک درخت" پروگرام میں پودے لگا کر وزیر اعظم کی سالگرہ منائی۔ ٹیم نے شام کو درگا مندر میں دیپوتسو (روشنیوں کا تہوار) کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں بی جے پی میڈیا انچارج آدتیہ کمار پاٹھک، ارچنا گپتا، شرمیلا دیوی، ڈمپل دیوی، نیلم مشرا، رشمی گری، اور دیگر موجود تھے۔

ساتھ ملزمین کے گھروں پر نوٹس چسپاں

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) پولس نے سرائے تھانہ علاقہ کے چمپ ٹولہ تیکھرا میں سات ملزمان کے گھروں پر نوٹس چسپاں کیا۔ واضح رہے کہ اپریل میں گاؤں میں لڑائی کے دوران ایک شخص کی موت ہوگئی تھی۔ لواحقین نے نامزد ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 172/25 درج کرایا۔ تب سے اب تک ساتوں ملزمان فرار ہیں۔ پولیس نے ان کی گرفتاری کے لیے کئی چھاپے مارے لیکن فرار ہونے کی وجہ سے ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ سرائے پولیس اسٹیشن کے افسر وکاس کمار بٹو نے بتایا کہ کیس کے آئی او نے عدالت میں ایک درخواست دائر کی تھی کہ ملزمین اشوک سنگھ، اوم پرکاش سنگھ، ابھیشیک سنگھ، دیپو کمار، بابو کمار، روپیش کمار اور روی کمار کے گھروں پر نوٹس چسپاں کیے جائیں۔ عدالتی احکامات کے بعد ملزمان کے گھروں پر نوٹس چسپاں کر دیے گئے۔ کیس کے آئی او نے اہل خانہ کو ملزمان کو جلد از جلد پیش کرنے کی ہدایت بھی کی ہے بصورت دیگر عدالتی احکامات کے بعد اٹیچمنٹ کی کارروائی شروع کی جائے گی۔

مہانند سنگھ ارول سے سب سے مضبوط امیدوار

ارول،18 ستمبر (محمد برکت اللہ راہی) آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے انتخابی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما اپنے اپنے امیدواروں کو اپنے سرکردہ رہنماؤں کے سامنے پیش کر رہے ہیں، چاہے وہ حکمران جماعت سے ہوں یا اپوزیشن سے۔ حکمران جماعت کے رہنما، خاص طور پر اقتدار میں رہنے والے، اپنی امیدواروں میں سب سے آگے ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ گرینڈ الائنس کے حوالے سے قائدین اپنے اعلیٰ قائدین کے سامنے اپنا کیس بھرپور طریقے سے پیش کر رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ عظیم اتحاد کے کئی مقامی رہنما بھی اپنی امیدواری پیش کر رہے ہیں۔ اس تناظر میں بی جے پی کے سینئر لیڈر عظیم اتحاد کا سب سے مضبوط دعویدار سمجھا جاتا ہے۔ ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ مہانند سنگھ کو سی پی آئی (ایم ایل) کے سینئر لیڈروں کی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ مزید برآں، پارٹی کو ارول سے آگے ان پر اعتماد ہے۔ حال ہی میں مہانند سنگھ کو پارٹی کے سب سے اوپر امیدوار کے طور پر درجہ دیا گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ان کی مقبولیت اور عام لوگوں میں ان کے صاف ستھرے امیج کو قرار دیا جا رہا ہے۔

آپریشن مسکان کے تحت 40 لوگوں کے موبائل ایس پی نے لوٹائے

ارول،18 ستمبر (مجاہد حسین) ضلع میں گمشدہ موبائل فون کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آپریشن مسکان کے تحت مجموعی طور پر 40 گمشدہ موبائل فون برآمد کر لیے گئے۔ ملکیت کی تصدیق کے بعد، فون سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر انعام الحق، ارول نے تقسیم کیے تھے۔ ارول ضلع میں گمشدہ موبائل فونز کی بڑھتی ہوئی تعداد کے جواب میں ارول پولیس نے تمام تھانوں میں درج ایسے واقعات کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں اور تکنیکی تحقیقات کے ذریعے 40 موبائل فون برآمد کر کے اصل مالکان میں تقسیم کئے۔ اس سے قبل 2023 سے جولائی 2025 تک کل 300 موبائل فون تقسیم کیے گئے تھے۔ اس آپریشن کے تحت ارول پولیس عام لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹیں لانے کے لیے پرعزم ہے۔ آپریشن مسکان کے تحت کارروائی جاری رہے گی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر انعام الحق نے اپنے دفتر میں ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے وضاحت کی کہ اگر آپ کا موبائل فون گم ہو جاتا ہے تو آپ سرکاری پورٹل CEIR پر اپنے گمشدہ موبائل فون کی تفصیلات پُر کر سکتے ہیں اور متعلقہ تھانے میں درج شکایت کی تصدیق شدہ کاپی اور دیگر دستاویزات اپ لوڈ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد، اگر آپ کا گم شدہ موبائل فون مل جاتا ہے، تو آپ کو اپنے رجسٹرڈ موبائل نمبر پر SMS کے ذریعے ایک اپ ڈیٹ موصول ہوگا۔

بے قابو ٹرک کھائی میں گرا، ڈرائیور اور خلاصی کی موت

آرہ،18 ستمبر (پی این ایس) بھوجپور ضلع کے جگدیش پور تھانہ علاقے میں جمعرات کی صبح ایک المناک سڑک حادثے میں ٹرک ڈرائیور اور ہیلپر کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ یہ حادثہ پیرو-بیہیا اسٹیٹ ہائی وے پر باؤلی تالاب اور نیا ٹولہ کے درمیان پیش آیا۔ واقعے سے علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ جمعرات کی صبح تقریباً 4:30 بجے لوہے کی سلاخوں سے لدا ایک ٹرک پیرو سے نیا ٹولہ جا رہا تھا۔ ڈرائیور کو نیند آگئی جس کی وجہ سے ٹرک کنٹرول کھو بیٹھا اور سڑک کے کنارے ایک چھوٹے سے پل سے نیچے کھائی میں جا گرا۔ اس کے نتیجے میں ٹرک کا لوہے کی سلاخوں کا بوجھ ڈرائیور اور ہیلپر پر گرا جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ حادثے سے افراتفری مچ گئی اور مقامی لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی جگدیش پور پولیس موقع پر پہنچی۔ پولیس نے جے سی بی اور کرین کا استعمال کرتے ہوئے کافی کوشش کے بعد ٹرک کے نیچے پھنسی دونوں لاشوں کو نکالا۔ پولیس نے لاشوں کو تحویل میں لے کر مزید قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ دو مرنے والوں میں سے ایک کی شناخت ہوگئی ہے۔ وہ ستیندر کمار تھا، رام آشیش یادو کا بیٹا، جو پٹنہ ضلع کے مسوڑھی تھانے کے تحت بھگوان پور گاؤں کا رہنے والا تھا۔ دوسرے متوفی کی شناخت تاحال نہیں ہوسکی ہے اور پولیس اس کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ریسٹورنٹ مالک قتل معاملے کے تین ملزمین کو پولس نے کیا گرفتار

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) ریستوران کے مالک وپیندر سنگھ کو 8 اگست کی دیر رات جیراڈی پولیس اسٹیشن کے تحت رپپورہ گاؤں میں گیس گودام کے قریب چاقو گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ جمعرات کو پولیس نے قتل کا مقدمہ کامیابی سے حل کرتے ہوئے اس جرم میں ملوث دو مجرموں کو ایک اور ساتھی سمیت گرفتار کر لیا۔ گرفتار مجرموں میں رپپورہ کے رہنے والے غلام الدین عرف غلام محدین، غلام محمدین عرف محمد علی عرف بچہ بابو اور گوپال گنج کے ماجھگڑھ تھانہ علاقے کے گھوبوالیہ کے رہنے والے محمد کیفی شامل ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے ایک پستول، چار گولیاں اور چھ موبائل فون برآمد کئے۔ اس معاملے میں پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج کمار تیواری نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ جمعرات کو جیراڈی پولیس اسٹیشن کو اطلاع ملی کہ رپپورہ گاؤں میں احمد میاں کی چمنی کے پاس کچھ مشکوک افراد بیٹھے ہیں۔ اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک سینئر افسر کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی اور جائے وقوعہ پر چھاپہ مارا گیا۔ چھاپے کے دوران ایک پستول، چار گولیاں اور چھ موبائل فون برآمد کر کے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ دوران تفتیش دو گرفتار ملزمان غلام الدین عرف محمد غلام اور غلام محمدین عرف محمد علی عرف بچہ بابو نے جراڈئی میں قتل کیس نمبر 115/25 میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔

ٹرین سے دو غیر قانونی وینڈر گرفتار

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) آر پی ایف نے ایک ٹرین کی تلاشی لی اور دو غیر قانونی

دکانداروں کو گرفتار کیا۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر شیلیندر کمار پانڈے نے بتایا کہ اعلیٰ حکام سے موصولہ ہدایات کی تعمیل میں، مجرمانہ سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہوئے، مائروا-جیراڈی ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان ٹرین نمبر 55056 گورکھپور-چھپرا مسافر ٹرین سے بغیر اجازت کے پانی اور کچے چنے کو غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کے الزام میں دو غیر قانونی دکانداروں کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شدگان میں میرواتھانہ علاقہ کے ساکرا کے رہنے والے راہول کمار اور گٹھنی تھانہ علاقہ کے گٹھنی کے رہنے والے جلیل احمد شامل ہیں۔ ان سے پانی کی بوتلیں اور کچے چنے برآمد ہوئے۔

وکلاء نے عدالت میں گھس کر ایس ڈی ایم سے کی مارپیٹ

بکسر،18 ستمبر (پی این ایس) بکسر کے ایس ڈی ایم کورٹ میں کچھ وکلاء نے مبینہ طور پر ہنگامہ کیا اور ایس ڈی ایم کے ساتھ جھڑپ کی۔ جھگڑا یہاں تک بڑھ گیا کہ وکلاء اور گارڈز کے درمیان ہاتھا پائی ہوگئی۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وکلاء کا ایک گروپ ایس ڈی ایم کے چیمبر میں ایک کیس پر بحث کرنے گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ سماعت میں تاخیر یا کسی اور معاملے کو لے کر دونوں فریقین کے درمیان بحث چھڑ گئی۔ یہ بحث تیزی سے گرما گرم جھگڑے میں بدل گئی۔ جب صورتحال بگڑ گئی تو سیکیورٹی اہلکاروں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی اور کچھ وکلاء نے عدالت کے محافظوں سے ہاتھا پائی بھی کی۔ واقعے کے بعد عدالت کے احاطے میں کشیدگی پھیل گئی۔ پولیس کو مداخلت کرنا پڑی اور حالات کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنی پڑی۔ اس طرح کا واقعہ عدالتی عمل اور سجاوٹ پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ اس معاملے میں مزید کارروائی اور واقعے کے پیچھے اصل وجوہات کی فی الحال تحقیقات کی جارہی ہیں۔

پستول سمیت 2 ملزمین گرفتار

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) پولیس نے لکڑی نبی گنج تھانہ علاقے میں گوپال پور گنڈک نہر کے قریب دو مجرموں کو ہتھیاروں اور گولہ بارود کے ساتھ گرفتار کیا۔ گرفتار مجرموں میں راجو کمار اور وکاس کمار شامل ہیں جو لکڑی نبی گنج تھانہ علاقہ کے مکھی کے رہنے والے ہیں۔ پولیس نے ان سے ایک پستول، ایک پستول اور پانچ گولیاں برآمد کر لیں۔ اس معاملے میں پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج کمار تیواری نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ 17 ستمبر کو لکڑی نبی گنج تھانہ علاقے میں گشت کے دوران گوپال پور گنڈک نہر کے قریب دو افراد نے پولیس کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ پولیس فورس کی مدد سے انہیں گرفتار کیا گیا۔ دوران تفتیش دونوں افراد سے ایک پستول، ایک پستول اور پانچ کارتوس برآمد ہوئے۔ اس سلسلے میں لکڑی نبی گنج تھانے میں مقدمہ نمبر 528/25 درج کیا گیا ہے۔

سیلاب کے پانی میں ڈوب کر نوجوان کی موت

بیگوسرائے،18 ستمبر (نور عالم) 22 سالہ وکاس بند اپنے گھر سے سورج گڑھ بازار جاتے ہوئے بجلی معین دھاو کے قریب ڈوب گیا۔ یہ واقعہ صبح 7 بجے کے قریب پیش آیا وہ تھانے ضلع کے صلاحہ بند ٹولی کے رہنے والے دھودھنی بند کا بیٹا تھا۔ وہ ایک مصالحہ فروش تھا، اپنے خاندان اور چار بچوں کی کفالت کرتا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وکاس سوریہ گڑھا بازار میں مصالحہ خریدنے جا رہا تھا۔ عینی شاہد سنجے جھا کے مطابق، وکاس اپنے دوستوں کے ساتھ سیلاب سے تباہ شدہ شمھو-سوریہ گڑھا سڑک پار کر رہا تھا۔ اس کی چپل تیز کرنٹ سے بہہ گئی۔ انہیں نکالنے کے لیے وہ سڑک کے کنارے ایک گہری کھائی میں گھس گیا، جہاں وہ تیز کرنٹ میں پھنس کر ڈوب گیا۔ مقامی تیراک لاش کی تلاش کر رہے ہیں۔ سی او نوین کمار نے بتایا کہ اطلاع پر پہنچی ایس ڈی آر ایف کی ٹیم لاش کی تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

سیوان جنکشن سے موبائل کے ساتھ چور گرفتار

سیوان،18 ستمبر (پرویز اختر) آر پی ایف نے سیوان جنکشن کے پلیٹ فارم پر ایک اسٹال سے موبائل فون چوری کر کے فرار ہونے والے ایک چور کو گرفتار کر کے جی آر پی کے حوالے کر دیا۔ چور سے دو مسروقہ موبائل فون برآمد کر لیے گئے۔ آر پی ایف انسپکٹر سبھاش چندر یادو نے بتایا کہ 17 ستمبر کو کٹیہار کے رہنے والے ونود منڈل اور پورنیہ کے رہنے والے راہل کمار، جنکشن کے پلیٹ فارم نمبر ایک پر واقع ماں بھوانی ریسٹورنٹ کے دونوں عملہ کے ارکان، ریستوران کے اندر اپنے موبائل فون چارج کر رہے تھے۔ اس دوران ایک نوجوان نے دونوں موبائل فون چھین لیے اور بھاگنے کی کوشش کی۔ تب تک جنکشن پر موجود سرویلنس ٹیم نے اسے پکڑ لیا۔ اس کے پاس سے مسروقہ دونوں موبائل فون برآمد ہوئے۔ گرفتار نوجوان ابھیشیک کمار ہے جو نگر تھانہ علاقہ کے امبیڈکر نگر وارڈ نمبر 27 کا رہنے والا ہے۔ برآمد ہونے والے موبائل فونز کی مالیت 40 ہزار روپے بتائی جاتی ہے۔ نگرانی کرنے والی ٹیم میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر راجندر سنگھ، شیلیندر کمار پانڈے، کانسٹیبل رام کمار یادو، اندراجیت یادو، وجے یادو، لکشمن یادو، ستیش یادو، اور دیگر شامل تھے۔

کشتی سے کثیر مقدار میں غیر ملکی شراب برآمد، اسمگلر فرار

آرہ،18 ستمبر (پی این ایس) بھوجپور کے ضلع مجسٹریٹ تنئے سلطانیہ کے حکم پر محکمہ امتناعی ضلع میں غیر قانونی شراب کے خلاف مسلسل چھاپے مار رہا ہے۔ اسٹنٹ کمشنر ممنوعہ رجنیش کو اطلاع ملی کہ غیر قانونی شراب دریائے گنگا کے راستے منتقل کی جارہی ہے۔ اس کے بعد بھوجپور کے اسٹنٹ کمشنر پر ہیبیشن نے انسپکٹر پرکاش چندر کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی۔ چھاپہ مار ٹیم دریا میں مسلسل گشت کر رہی تھی۔ گشت کے دوران ایک کشتی کو شک کی بنیاد پر چیک کیا گیا۔ تلاشی کے دوران کوئلوار پولس اسٹیشن کے سون ندی میں سوروندھاٹاک کے قریب کشتی سے بڑی مقدار میں غیر قانونی غیر ملکی شراب برآمد ہوئی۔ ملوث افراد کی نشاندہی کرکے قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مذکورہ کشتی سے کنگ فشر بیئر 500 ملی لیٹر کے 1392 پیس، آفیسرز چوائس وہسکی 180 ملی لیٹر کے 576 پیس، 8 پی ایم اسپیشل وہسکی 180 ملی لیٹر کے 144 پیسز جو کہ کل 2112 پیس ہیں اور کل 65.820 لیٹر برآمد ہوئے۔ ضبط کی گئی شراب کی مارکیٹ قیمت تقریباً 12 لاکھ بتائی گئی ہے۔ بتایا گیا کہ ضبط شدہ شراب کو اتر پردیش سے پٹنہ لے جایا جا رہا تھا۔ چھاپہ مار ٹیم میں انسپکٹر پرکاش چندرا، سب انسپکٹر شیوم کمار جھا، اسسٹنٹ سب انسپکٹر راج کمار راجہ اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر روی کمار کے ساتھ امتناعی کانسٹیبل، ایس اے پی اور ہوم گارڈ کے جوان شامل تھے۔ بتایا گیا کہ محکمہ انسداد اور ایکسائز غیر قانونی شراب کے خلاف مسلسل چھاپے مار رہا ہے۔ یہ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی۔

رام دھاری سنگھ دنکر کی سالگرہ منائی گئی

بیگوسرائے،18 ستمبر (نور عالم) قومی شاعر رام دھاری سنگھ دنکر کے 117 ویں یوم پیدائش کی تقریبات کا ساتواں دن جمعرات کو مڈل اسکول گڑھارا میں منایا گیا۔ پروگرام کی صدارت ریٹائرڈ ٹیچر مکتیشور پرساد ورما نے کی۔ پروگرام کی نظامت نوجوان شاعر اے کے منیش نے کی۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے نوجوان ادبی شخصیت لالن للیتا نے کئی اشعار پڑھ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے کہا کہ رام دھاری سنگھ دنکر کی شاعری حب الوطنی سے لبریز ہے۔ دنکر لائبریری کے صدر و شمبھو پرساد سنگھ نے کہا کہ بچوں کو دنکر کے کاموں سے سیکھنے اور انہیں اپنی زندگی میں ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ استقبالیہ خطاب دنکر اسمرتی وکاس سمیتی کے خزانچی رام ناتھ سنگھ اور استاد رنجیت کمار سنگھ نے کیا۔ اسکولی بچوں رتنالا، سپنا شویتا، مانو اور مانوی نے استقبالیہ گیت پیش کیا۔ شاعر ونود بہاری نے دنکر کی نظم "رات یون کہنے لگا مجھ سے گگن کا چاند" گا کر حاضرین اور بچوں کو خوش کیا۔ نوجوان شاعر اور انجینئر پیورت کمار نے دنکر سے متعلق ایک دلچسپ حقیقت پر بچوں کی نظم سے آغاز کیا۔ اس موقع پر نوجوان شاعروں اے کے منیش اور ڈاکٹر مستفیض نے اپنی دلچسپ ترکیبیں سنائیں۔ سماجی کارکن کرشنا کمار شرما نے دنکر پر مبنی گانا گا کر سامعین کو مسحور کر دیا۔ اس موقع پر اسکولی بچوں ساکشی کماری، چکراش بھردواج، راجکمار، شویتا کماری، ارچنا کماری، شریا بھردواج، عاطفہ رحمانی، رتنالا، مانو کماری، ارچنا کماری وغیرہ نے دنکر کی ترکیبیں سنائیں۔ اس موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر سکندر کمار پاسوان نے تمام مہمانوں کو قلم سے نوازا اور اظہار تشکر کیا۔

مشرقی ریلوے

ڈویژنل ریل منیجر (کمرشیل) مالدہ ڈویژن، مشرقی ریلوے، مالدہ ٹاؤن، مالدہ ٹاؤن آفس بلڈنگ، ڈاک گھر: جھلجھلیا، ضلع مالدہ، پن: 732102 (مغربی بنگال) کے ذریعہ مندرجہ ذیل مقامات میں 05 سال کی مدت کیلئے "مالدہ ڈویژن کے تحت ماڈیولر کیٹرنگ اسٹال کے توسط سے کیٹرنگ خدمات کا انتظام" کیلئے خوراک اور کھانے پینے کی خدمات مہیا کرانے والوں سے سنگل مرحلہ دو پیکٹ سسٹم کے تحت ای۔ٹنڈر طلب کیا جاتا ہے۔ نمبر شمار، یونٹ نمبر، بولی نوٹس نمبر، اسٹیشن اور کٹیگری، جس کیلئے ریزرو، مقام، کم سے کم لائسنس فیس / آر پی فی سال، بیعانہ رقم اور ٹنڈر فارم کی لاگت مندرجہ ذیل ہے: (1) ایم ایل ڈی ٹی۔ٹی ای اے۔ جی ایم یو۔اے۔03، سی۔28۔ایم ایل ڈی ٹی۔ جی ایم یو۔اے۔03، ایم ایل ڈی ٹی۔اے، جی ایم یو خاتون، کالم نمبر 10 اور 11 کے بیچ پلیٹ فارم نمبر 2/3 پر، روپے -/11,84,465، روپے -/1,23,500، روپے -/5,900، (2) بی جی پی۔ٹی ای اے۔ جی ایم یو۔اے-1۔05، سی۔28۔ بی جی پی۔ جی ایم یو۔اے 1۔05، بی جی پی۔ اے 1، جی ایم یو، جمال پور سرے پر 100 میٹر کی طرف ایف او بی کے پاس پلیٹ فارم نمبر 6 پر، روپے -/3,43,851، روپے -/41,500، روپے -/3,540، (3) سی ایل جی۔ٹی ای اے۔ جی ایم یو۔ بی۔01، سی۔28۔سی ایل جی۔ جی ایم یو۔ بی۔01، سی ایل جی۔ بی، جی ایم یو خواتین، 200 میٹر کی طرف مالدہ ٹاؤن سرے پر ایف او بی کے پاس پلیٹ فارم نمبر 1 پر، روپے -/3,29,720، روپے -/34,500، روپے -/2,360۔ 1۔ بولی کاغذات: ٹنڈر کاغذات آئی آر ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے اور انہیں تجویز جمع کرنے کیلئے ڈاؤن لوڈ کیا / دیکھا جاسکتا ہے۔ این آئی ٹی اور ٹنڈر کاغذات میں دکھائی گئی ٹنڈر کاغذات کی لاگت ٹنڈر دہندگان کو آئی آر ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر آن لائن جمع کرنی ہوگی۔ 2۔ بولی کاغذات جمع کرنا: بولی کو آئی ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر ٹنڈر کاغذات کی لاگت کیلئے ای۔ادائیگی رسید کے ساتھ آن لائن پیش کیا جاسکتا ہے، بصورت دیگر تجویز کو سراسر نا قابل قبول کر دیا جائیگا۔ 3۔ بیعانہ رقم: بولی کے ساتھ متعلقہ ٹنڈر نوٹس کے سامنے متذکرہ بیعانہ رقم ضرور منسلک ہونی چاہئے۔ ٹنڈر کاغذات میں دکھائی گئی بیعانہ رقم ٹنڈر دہندگان کو آئی آر ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر آن لائن جمع کرنی ہوگی۔ 4۔ بولیوں کو حاصل کرنا: بولی لگانے والے کو اپنی بولی آئی آر ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر ہر بولی نوٹس کے سامنے متذکرہ تاریخ کو 15.00 بجے تک آن لائن جمع کرنی ہوگی۔ بولیاں اسی دن آئی آر ای پی ایس پورٹل، www.ireps.gov.in پر 15.30 بجے کھولی جائے گی۔ 5۔ ریلوے کے پاس بغیر کوئی وجہ بتائے کسی بھی یا سبھی بولیوں کو قبول / نا قابل قبول کرنے کا حق محفوظ ہے۔ 6۔ اہلیت پیمانے کو پورا کرنے والے بولی لگانے والوں کا تجزیہ اس بولی کاغذات میں دیئے گئے تجزیہ پیمانہ کے بنیاد پر کیا جائیگا۔ 7۔ اس ٹنڈر کیلئے منوول تجویز کی اجازت نہیں ہے اور ایسے حاصل کسی بھی منوول تجویز پر توجہ نہیں دی جائیگی۔ 8۔ خط و کتابت کیلئے پتہ: ڈویژنل ریل منیجر (کمرشیل)، مالدہ ڈویژن، مشرقی ریلوے، سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر کا دفتر، ڈویژنل ریل منیجر کا دفتر، مشرقی ریلوے، مالدہ۔ 732102 ضلع: مالدہ (مغربی بنگال)

(MLD-171/2025-26)

ٹنڈر نوٹس ویب سائٹ www.er.indianrailways.gov.in/ www.ireps.gov.in پر بھی دستیاب ہے۔

ہمیں یہاں دیکھیں : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

نتیش حکومت میں مسلمان خوشحال ہوئے: آفاق احمد

پھلواری شریف،18ستمبر(پی این ایس) جنتادل یونائیٹڈ کے قومی جنرل سکریٹری اور ایم ایل سی آفاق احمد خان نے اپنے بیان میں کہا کہ آئندہ 2025 کے اسمبلی انتخابات میں بہار کے مسلمان نام نہاد سیکولر انتخاب کو اپنا لیڈر مان کر ایک بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نتیش کمار جی نے بہار کے مسلمانوں کے لیے جو کام کیا ہے، وہ آزادی کے بعد سے نہ تو کسی لیڈر نے کیا ہے اور نہ ہی کسی وزیر اعلیٰ نے کیا ہے۔ آج اگر بہار کے مسلمان محفوظ اور آرام دہ محسوس کر رہے ہیں تو یہ ہمارے وزیر اعلیٰ نتیش کمار جی کا تعاون ہے۔ بہار میں ہندوؤں کے لیے [illegible] بہار میں اقلیتوں کے لیے اس سے بھی زیادہ اسکیمیں آج مسلم کمیونٹی کے لیے پیش کی جا رہی ہیں، چاہے وہ تعلیم، روزگار یا صحت کے شعبوں میں ہوں۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ مسلم خواتین اس وقت تعلیم صحت اور روزگار کے شعبوں میں متعدد اسکیموں سے مستفید ہو رہی ہیں۔

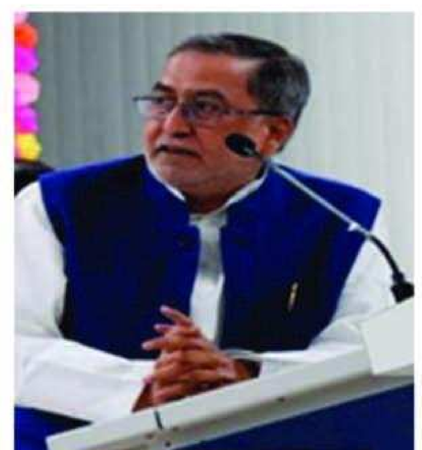

ڈویژنل ریلوے داناپور نے صفائی کا عہد لیا

کھگول18 ستمبر (شعیب قریشی) سوچھتا ہی سیوا (سوچھوتسو) - 2025 پروگرام کا آغاز کیا گیا 2اکتوبر تک جاری رہے گا۔ اس موقع پر صفائی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے داناپور ڈویژن میں ریلوے مینیجر کی قیادت میں ڈویژنل انوائرمنٹ اینڈ ہاؤس کیپنگ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے صفائی کے عہد کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے تحت ڈویژنل ریلوے مینجر آفس داناپور کے احاطے میں ڈویژنل ریلوے منیجر مسٹر ونود کمار نے تمام افسران اور ملازمین کو صفائی کی بیداری کے لیے صفائی کا عہد کروایا اور ہر کسی کو صفائی کے بارے میں بیدار ہونے کا پیغام دیا۔ اس موقع پر ڈویژن کے سینئر افسران اور ملازمین۔ بشمول ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر/او پی شری آدھار راج اور ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر/انفرا شری راجیو کمار موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی داناپور ڈویژن کے اہم اسٹیشنوں (پٹنہ جنکشن، داناپور، پاٹلی پترا، راجندر نگر ٹرمینل، پٹنہ صاحب وغیرہ) پر صفائی کا عہد، صبح کی سیر اور شرمدان کا اہتمام کیا گیا تاکہ ریلوے مسافروں اور عام لوگوں کو صفائی کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔

اساتذہ ملازمت کا دھرنا آج

پٹنہ18 ستمبر (صدر عالم صدیقی) راجدھانی پٹنہ میں اپنے مطالبات کو لے کر ریاست کے گرانٹ شدہ اداروں کے اساتذہ و ملازمین آئندہ 19 ستمبر کو دھرنا دیں گے اس دھرنا میں ریاست کے کونے کونے سے بڑی تعداد میں اساتذہ وملازمین شرکت کریں گے اس کو پوری طرح کامیاب بنانے کے لیے تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں ان کے مطالبات میں ان اداروں کو ملنے والے سالانہ گرانٹ کے بدلے ماہانہ تنخواہ دینے کا مطالبہ شامل ہے اور امکان ہے کہ ریاست کی نتیش حکومت انتخابی ضابطہ اخلاق نافذ ہونے سے پہلے اس ضمن میں باضابطہ طور پر اعلان کردے گی جس سے اساتذہ وملازمین کو بڑی راحت ملے گی۔

بہار ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ میں تربیتی پروگرام کا انعقاد

پٹنہ18 ستمبر (پی این ایس)۔ بہار ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ نے آج تمام ضلعی افسران، سینئر پولیس افسران، تمام میونسپل کارپوریشن کمشنروں، تمام ڈپٹی ڈویژنل پولیس افسران، اور میونسپل کونسلوں اور ٹاؤن پنچایتوں کے تمام ایگزیکٹو افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ایک تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا تاکہ آنے والے تہواروں کے دوران مختلف ذرائع سے پیدا ہونے والی صوتی آلودگی کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاسکے۔ اس ٹریننگ میں کل 216 ٹرینیز نے حصہ لیا۔ تربیتی پروگرام کے آغاز میں، ریاستی بورڈ کے ممبر سکریٹری، جناب نیرج نارائن، IFS، نے تمام تربیت حاصل کرنے والوں کا خیر مقدم کیا اور صوتی آلودگی (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) رولز، 2000 (جیسا کہ ترمیم شدہ) اور "بہار کنٹرول آف دی یوز اینڈ پلے آف لاؤڈ اسپیکر ایکٹ [illegible] کے استعمال اور کنٹرول کے قانون کی دفعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ آلودگی، اور ان دفعات کو نافذ کرنے سے آنے والے تہواروں کے دوران لاؤڈ اسپیکر، ڈی جے وغیرہ کی وجہ سے ہونے والی صوتی آلودگی کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مذکورہ رولز میں صوتی آلودگی کے خلاف کارروائی کرنے کے قابل افسران کو نامزد کیا گیا ہے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قواعد کے مطابق کارروائی کریں گے۔ تربیت حاصل کرنے والوں سے درخواست کی گئی کہ وہ آنے والے تہواروں کے موقع پر شور کی سطح کی پیمائش کریں اور اسٹیٹ بورڈ کو تفصیلی رپورٹ بھیجیں۔ ٹریننگ میں ریاستی بورڈ کے سینئر سائنسدان جناب نلنی موہن سنگھ نے تمام ٹرینیوں کو شوری آلودگی (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) رولز، 2000' اور 'دی بہار کنٹرول آف یوز اینڈ پلے آف لاؤڈ اسپیکرز ایکٹ، 1955' کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی [illegible] نوائس لیول کے معیارات (SMU) قائم کیے ہیں، حسب ذیل: انہوں نے وضاحت کی کہ لاؤڈ اسپیکر ایکٹ 1955 کے تحت لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے سے پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ/سب ڈویژنل مجسٹریٹ سے اجازت لینا لازمی ہے۔ انہوں نے مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 7 کے تحت لاؤڈ اسپیکر کو ضبط کرنے کے اختیار پر بھی بات کی [illegible] وہ لاؤڈ اسپیکر ضبط کر سکتا ہے [illegible] کے قبضے میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے [illegible] لاؤڈ اسپیکر پیش کرنے کا عہد کرے گا [illegible] سیکشن 9 کے تحت [illegible] لاؤڈ اسپیکر [illegible] ضبط کرنے کا حکم دے سکتی ہے [illegible] سکریٹری، IFS، اور جناب علی موہن سنگھ نے تمام تربیت حاصل کرنے والوں کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیے اور شکوک و شبہات کو دور کیا۔

سرس میلہ میں دستکاری بنا توجہ کا مرکز

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ صدیوں پرانی دستکاری، لوک فنون اور دستکاری اب مبہمیت سے نکل رہے ہیں اور سرس میلے کے ذریعے قومی شناخت حاصل کر رہے ہیں۔ سرس میلہ ہر عمر، پس منظر اور پس منظر کے لوگوں کے درمیان دیکھنے کے لیے خوشی کا باعث ہے۔ زائرین اکثر قدیم نمونے دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں جنہیں وہ اچانک اسٹالوں پر دیکھتے ہیں، پھر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں، اور پھر قیمت پوچھے بغیر انہیں خریدتے ہیں۔ کیونکہ مقامی کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ سرس میلے میں فروخت ہونے والی دستکاری اور فن پارے بھی انمول ہیں۔ خریدنے کے بعد، خریدار بیچنے والے سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ ان کی قیمت کتنی ہے اور پھر ان کی قیمتی اشیاء کو گھر لے جاتے ہیں۔ لوگ ان مہارت سے تیار کردہ دستکاریوں اور مختلف مقامی کھانے کی اشیاء، بشمول مکئی کا آٹا، جوار کا آٹا، راگی کا آٹا، اور چاول کا آٹا، جوار میں پیس کر خرید کر بہت خوش ہیں۔ غیر ملکی سیاح بھی سرس میلے میں فروخت ہونے والی مصنوعات سے خوش ہیں۔ ملک بھر سے سیاح، جو روزانہ ہندوستان آتے ہیں، سرس میلہ بھی دیکھتے ہیں۔ زائرین دستکاری اور نمونے کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک کے ورثے، ذائقہ اور مواصلات کی بھرپوری کی تعریف کر رہے ہیں۔ ارجنٹینا سے آئے مسٹر پابلو نے مدھوبنی پینٹنگز کی پیچیدگیوں کی تعریف کی اور 1800 روپے کی مدھوبنی پینٹنگ خریدی۔ دستکاری کو فروغ دینے کے مقصد سے، دیہی ترقی کے محکمے کے زیر اہتمام جیویکا کے ذریعہ 12 ستمبر 2025 سے بہار سرس میلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ میلہ دس دنوں تک جاری رہتا ہے۔ سرس میلہ اتوار 21 ستمبر 2025 کو اختتام پذیر ہوگا۔ سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ دیہی خواتین کاروباری حضرات میلے کے احاطے میں اپنے اسٹالوں پر اپنی مصنوعات فروخت کر رہی ہیں۔ ان خواتین کی طرف سے بنائی گئی مینوفیکچرنگ کمپنیاں بھی ہیں جنہوں نے دیہی دستکاری اور ہنر کو ایک بڑے کاروبار میں تبدیل کر کے خواتین کی خود انحصاری اور بااختیار بنانے کی ایک مثال قائم کی ہے۔ سرس میلے میں جانکی جیویکا مہیلا سلائی پروڈکشن کمپنی لمیٹڈ کا اسٹال بھی اچھی طرح سے لیس ہے۔ جانکی جیویکا مہیلا سلائی پروڈکشن کمپنی لمیٹڈ، جو ریاست بہار میں بھوجپور ضلع کے کوئلوار بلاک میں جیویکا بہنوں کے ذریعہ بنائی گئی ہے، نے تقریباً 4,000 ہاتھ سے بنی دستکاری فروخت کی ہے۔ ایک سو ہنر مند خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔ پروڈکشن یونٹ کوئلوار، بھوجپور میں مینٹل ہیلتھ سینٹر کمپلیکس میں واقع ہے۔ یہ کمپنی اسکول یونیفارم، سلوار سوٹ، لیب کوٹ، بلاؤز، گاؤن، پیٹی کوٹ، پلازوز، اسکرٹس، بیگ، تھیلے اور دیگر اشیاء تیار اور فروخت کرتی ہے۔ کمپنی میں کام کرنے والی ہنر مند خواتین کو ان کی مہارت کے مطابق کٹنگ، سلائی اور پیکنگ کے لیے 6,000 سے 12,000 روپے ماہانہ اجرت ملتی ہے۔ سارس میلے میں سات دنوں میں 40,000 روپے سے زیادہ کے گارمنٹس کی خرید و فروخت ہوئی۔ نائیٹز اور کرتیاں سب سے زیادہ فروخت ہوئیں۔ سرس میلے میں 130 دستکاری اور کھانا پکانے کے اسٹالوں پر، ہنر مند خواتین خواتین کی خود انحصاری اور بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ موثر کاروباری انتظام کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ بہار سمیت 22 ریاستوں سے سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ خواتین ہنر مند کاروباریوں کے طور پر سرس میلے میں آئی ہیں۔ بہار سرس میلے میں 7 دن کی فروخت کے اعداد وشمار 2 کروڑ سے تجاوز کر گئے۔

تہواری سیزن میں عوام کے لئے بی ایس آر ٹی سی کی خصوصی بس سروس کا آغاز

پٹنہ، 18 ستمبر (پی اینا یس) آنے والے تہواری سیزن کے پیش نظر بہار اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (بی ایس آر ٹی سی) نے مسافروں کی سہولت کے لئے خصوصی بس سروس شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ سروس 20 ستمبر سے شروع ہوگی اور دہلی، اتر پردیش، جھارکھنڈ، ہریانہ اور مغربی بنگال کے لئے روزانہ بسیں چلیں گی۔ آن لائن ٹکٹ بکنگ یکم ستمبر سے شروع ہو چکی ہے اور اب بسوں کا تفصیلی ٹائم ٹیبل بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ کارپوریشن نے دہلی روٹ کی زیادہ طلب کو دیکھتے ہوئے اس راستے پر 65 بسیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے جو پٹنہ، مظفر پور، پورنیہ، گیا اور دربھنگہ سے دہلی کے آنند وہار جائیں گی۔ ہریانہ جانے والے مسافروں کے لئے 30 بسوں کا انتظام کیا گیا ہے جو اے سی سیٹر اور سلیپر دونوں کیٹیگری میں دستیاب ہوں گی۔ پٹنہ-کولکاتہ روٹ پر بسیں شام 6 بجے، 7:30 بجے اور 8:30 بجے روانہ ہوں گی۔ اس کے علاوہ پٹنہ سے غازی آباد اور غازی آباد سے پٹنہ کے لئے بھی مقررہ وقت پر بسیں چلائی جائیں گی۔ گیا جی اور پورنیہ سے دہلی اور دہلی سے ان شہروں کے لئے بھی بسوں کا وقت طے کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے مسافروں اور بس آپریٹرز کے لئے خصوصی سبسڈی کا اعلان کیا ہے تاکہ نجی آپریٹر من مانی کرایہ وصول نہ کرسکیں۔

بی جے پی دفتر میں فشر مین سیل کی میٹنگ

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ بی جے پی دفتر کے کیلاش پتی مشرا آڈیٹوریم میں ریاستی کنوینر کیپٹن کملیش سہنی کی صدارت میں فشرمین سیل کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ فشرمین سیل، بہار اسٹیٹ کی اگلی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ 24 ستمبر 2025 بروز بدھ صبح 10 بجے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ میٹنگ میں بہار کے کونے کونے سے سیل کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں بہار اسٹیٹ فشرمین کمیشن کے ممبران راجکمار ساہنی، اجے سنگھ نشاد، راج کشور ساہنی، جئے پرکاش ساہنی، پردیپ کمار چودھری، مہیندر بھارتی نشاد، کرن دیوی، یشونت نشاد، مہندر مہلدار، سنجیت کمار ساہنی، یوگیندر منڈل اور تمام ورکنگ کمیٹی کے ممبران نے شرکت کی۔

پورنیہ میں ایل جے پی (را) کی نوسنکلپ مہا سبھا 21 ستمبر کو

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ ایل جے پی (رام ولاس) جموئی کے ایم پی اور ریاستی تنظیم کے انچارج ارون بھارتی نے کہا کہ پارٹی کے قومی صدر اور فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کے مرکزی وزیر چراغ پاسوان 21 ستمبر کو پورنیہ کے رنگ بھومی میدان میں پارٹی کی طرف سے منعقد کی جانے والی نو سنکلپ مہا سبھا سے خطاب کریں گے۔ پارٹی بہار کے تمام ڈویژنوں میں نوسنکلپ مہا سبھا کے پروگراموں کا انعقاد کرتی رہی ہے، لیکن صرف پورنیہ اور کوسی ڈویژن میں تقریبات باقی تھیں، لیکن اب وہ مکمل ہوں گی۔ پورنیہ اور کوسی ڈویژن کے تحت آنے والے اضلاع سے تمام ممکنہ امیدوار اور پارٹی لیڈران اپنے ہزاروں حامیوں کے ساتھ اس نوسنکلپ مہا سبھا میں شرکت کریں گے۔ پارٹی کے ریاستی میڈیا انچارج کندن کمار نے بتایا کہ آرا، نالندہ، گیا، سرن، مونگیر اور مظفر پور کے بعد پارٹی 21 ستمبر کو پورنیہ کے رنگ بھومی میدان میں نوسنکلپ مہا سبھا کا انعقاد کر رہی ہے۔ جموئی کے ایم پی اور ریاستی تنظیم انچارج ارون بھارتی اور ریاستی صدر راجو تیواری نے کہا کہ پروگرام کی تیاریوں کا چارج سنبھال لیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی میڈیا انچارج کندن کمار نے دعویٰ کیا ہے کہ پورنیہ کی نو سنکلپ مہا سبھا پچھلی تمام میٹنگوں کا ریکارڈ توڑ دے گی اور یہ پروگرام تاریخی ہوگا۔

امبیڈکر انسٹی ٹیوٹ میں وشوکرما پوجا کا انعقاد

پٹنہ18 ستمبر (پی این ایس)۔ امبیڈکر انسٹی ٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن کے پیرامیڈیکل اینڈ

فارمیسی ڈپارٹمنٹ میں آج وشوکرما پوجا بڑے جوش وخروش اور عقیدت کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر شعبہ کے سربراہان، فیکلٹی، اسٹاف اور طلباء موجود تھے۔ پوجا کی تقریب کا آغاز ویدک منتروں کے جاپ اور چراغاں کے ساتھ ہوا جس کے بعد اوزاروں اور سازوسامان کو بھگوان وشوکرما کے مجسمے سے پہلے پوجا جاتا ہے [illegible] اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے امبیڈکر گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے چیئرمین ڈاکٹر کوشل کمار گری نے کہا کہ [illegible] یہ بھی نوٹ کیا کہ اس طرح کے واقعات نہ صرف مذہبی عقیدے کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ [illegible] کو بھی تقویت دیتے ہیں۔ پوجا کے بعد [illegible] جوش وخروش سے [illegible] کامیاب بنایا۔

ٹی پی ایس کالج میں بین الاقوامی سائنس سیمینار کا انعقاد

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ مخلوقات کی ساخت فطرت فراہم کی انجینئرنگ کی حیرت انگیز نمونہ ہے" یہ بیان ہے بہار یونیورسٹی سروس کمیشن کی چیئرمین پروفیسر گریش کمار چودھری کی ڈبلیو ایچ او چائے پی ایس کالج، پٹنہ کی کیمیکل سائنس اور فزکس محکمہ، ہندوستانی فوٹو بیالوجی معاشرہ کی تعاون سے منظم دو دن بھر بین الاقوامی سائنس سیمینار کی افتتاح جشن میں کہیں وہ کہا وہ انجینئرنگ ڈبلیو ایچ او وہ میرا کام کی جگہ ہے وہ سائنس اور ریاضی کی تحقیق کو استعمال کریں۔ کروہوا انسان اور ماحولیات کی ترقی میں مفید ہے بین الاقوامی سیمینار کی موضوع" حالیہ" ہے ترقی میں بنیادی لاگوختم مواد سائنسز-2025 (جدت پیش رفت بنیادی، لاگو اور مواد سائنس (RABAMS-2025)" کا افتتاح ہوا۔ سیشن آج صبح 10:00 بجے چراغ اگنیشن کی کے ساتھ مناسب طریقے سے فارم سے امیر ہوا اس کا کے بعد دوسرا ٹیکنالوجی سیشن منظم کیا چلا گیا، جس میں ماہرین کیا ہماری تحقیق پیش کیا۔ یہ موقع لیکن اہم مہمان پروفیسر گریش کمار چودھری، صدر، بہار ریاست یونیورسٹی سروس کمیشن (BSUSC) ہماری تقریر میں کہا،" سائنس اور ریاضی کی اصول کی استعمال کریں۔ ٹیکس دنیا کو پیش رفت فراہم کریں کی ذات ہے، جو انجینئرنگ کی کام کی جگہ ہے انجینئرنگ کی اصول کو نامیاتی سائنسز میں بھی استعمال کریں۔ کیا جاؤ ہے فطرت کی بہت سے کام انجینئرنگ کی کمال ہے۔ نمونے ہیں۔ میں اساتذہ سے اصرار کرتا ہے ہوں وہ پی ایچ ڈی طلباء کو رہنمائی کرو وقت انہیں تحقیق ریسرچ گیپ تلاش کرنا اور ادب لٹریچر ریویو کرنا کی تعلیم دینا۔ یہ سیمینار کی مقصد ٹیکنالوجی اطلاعات کی تبادلہ" پروفیسر اپیندر پرتاپ سنگھ، وائس چانسلر، پاٹلی پترا یونیورسٹی کیا کہا،" یہ سیمینار کی مقصد تحقیق سائنسدانوں کو ایک مرحلہ فراہم کریں کرنا کہاں ہے وہ ہماری ایمبولیٹری ہیں تحقیق کو پیش کیا۔ ٹیکس باہمی مکالمہ قائم کیا ٹیکس کر سکتے ہیں۔ اس کا موضوع ہماری آپ میں فزکس، کیمسٹری سائنس اور مخلوق سائنس کو مربوط نقطہ نظر کی کے ساتھ جوڑتا ہے ہے یہ ترقی یافتہ انڈیا کی مقاصد کو ضمیمہ کو میں اسٹنٹ ثابت شدہ یہ ہو جائے گا۔" پروفیسر سنجے کمار، وائس چانسلر، ایل این ایم یو ہماری پتہ میں زور دیا،" یہ سیمینار میں تجرباتی اور نظریاتی دونوں پہلوؤں لیکن بحث ہونا ضرورت ہے۔ یہ متفرق نقطہ نظر آج کی تحقیق منصوبوں کی ضرورت ہے۔ پروفیسر تپن کمار شانڈیلیا، پرنسپل، ٹی پی ایس کالج کیا ہماری صدارتی تقریر میں کہا،" معاشیات کی عالم آدم سمتھ کیا معاشیات کو بھی سائنس کہا ہے سائنس ایک کمال ہے۔ تبدیلی کی گول سے گزر نارہ گیا جس میں مصنوعی انٹیلی جنس (AI) اور ڈیٹا سائنس کیا اہم کردار کھیلا ہے نینو سائنس اور بائیو ٹیکنالوجی اکٹھے توانائی کی ماخذ بن چلا گیا۔ ہیں، جو ماحولیات سے جڑا ہوا ہیں۔ یہ سیمینار نیا امکانات کی راستہ کشادہ ٹیکس کر رہا ہے" پروفیسر نریندر کمار پانڈے، فزکس محکمہ، لکھنؤ یونیورسٹی اور یہ سیشن کی سب سے پہلے وسائل شخص کیا کہا،" لاگو مواد سائنس کو صنعت تک پہنچانا ہماری ہدف ہے ہم تعلیمی علاقہ کی چینل سے تربیت یافتہ انسان طاقت کو بزرگ تحقیق ادارے تک فراہم کریں کرو ہیں۔ ہم معاشرہ کو براہ راست مصنوعات نہیں، بلکہ بالواسطہ فارم سے مصنوعات بنانا ولی انسان طاقت فراہم کریں کرو جی ہاں" ڈاکٹر سستو بھن پالادھی، کنوینر کیا کہا،" یہ سیمینار سائنسدان جدت اور تعاون کو فروغ دینے کے لیے کی ایک اہم مرحلہ ہے ہم مسلسل ترقی کی مقاصد کو توجہ میں رکھنا ہوا مختلف علاقوں کی ماہرین کو مدعو کیا کیا جی ہاں" ڈاکٹر دیباراتی گھوش، شریک کنوینر کیا موضوع داخلہ کرو ہوا کہا،" آج ہر موضوع ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے لہٰذا، ہم مسلسل ترقی کی مقاصد کو توجہ میں رکھنا ہوا یہ پروگرام میں ہر علاقہ کی ماہرین کو مدعو کیا کیا ہے" پروفیسر روپم، IQAC کو آرڈینیٹر کیا شکریہ یاد داشت کرو ہوا تمام عزت دی مہمان کی شکرگزاری ایکسپریس کیا اور کالج کی ترقی سفر میں ان کا شراکت کی تعریف کریں۔ کی وہ مخصوص فارم سے پاٹلی پترا یونیورسٹی کی وائس چانسلر کی فی شکر گزاری ایکسپریس کیا، جس کا تعاون سے کالج میں پوسٹ گریجویٹ مطالعہ شروع کریں۔ دوسرے تکنیکی سیشن میں لکھنؤ یونیورسٹی کے پروفیسر نریندر کمار پانڈے نے دھاتی آکسائیڈز کو تبدیل کر کے ہائیڈروجن گیس سینسنگ کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر رامانند رائے، BHU، نے کرومیم آئن کا پتہ لگانے میں سبز ترکیب کی اہمیت پر اپنے خیالات پیش کیے۔

شکر موٹر میں فیسٹیول آفر

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ شکر موٹرز پٹنہ کا انتخاب کیوں کیا؟ شکر موٹرز پٹنہ، بہار کی سب سے قابل بھروسہ ٹاٹا ڈیلرشپ- بہار میں ہر خاندان کے لیے سستی، محفوظ اور خصوصیات سے بھرپور کاریں شکر موٹرز پٹنہ لمیٹڈ اسٹاک میں بکنگ کا سیلاب آگیا گاہکوں کی رائے شکر موٹرز میں بکنگ جاری ہے- صارفین مسلسل بکنگ کر رہے ہیں شکر موٹرز پٹنہ ڈیلرشپ پر بھیڑ، اب تک کی سب سے زیادہ مانگ ایکسچینج بونس اور تہواری پیشکش گاہکوں کے لیے جوش وخروش کو دوگنا کر دیتی ہیں، تو آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ آج! ابھی اپنی پسندیدہ ٹاٹا موٹرز کار بک کروائیں اور محدود اسٹاک حاصل کریں! اپنے قریبی ٹاٹا شکر موٹرز کے شوروم پر فوراً تشریف لائیں۔ شکر موٹرز- خواہشات کو بڑھانا ایڈریس NH 30، ٹول پلازہ کے قریب، دیدار گنج، پٹنہ-800008، رابطہ نمبر-9241320557

झारखण्ड सरकार

कार्यालय, प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, महेशपुर

अति अल्पकालीन निविदा आमंत्रण सूचना संख्या –02/ 2025–26

01. विज्ञापनदाता का नाम :– प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, महेशपुर
02. परिमाण विपत्र की बिक्री की तिथि :– दिनांक– 25.09.2025 एवं 26.09.2025 10 बजे पूर्वाहन् से 3:00 बजे अपराहन् तक
03. परिमाण विपत्र बिक्री का स्थान :– प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, का कार्यालय महेशपुर
04. निविदा प्राप्त करने की तिथि एवं समय :– दिनांक– 04.10.2025 को 3:00 बजे अपराहन तक
05. निविदा खोलने की तिथि एवं समय :– दिनांक– 04.10.2025 को 3:30 बजे अपराहन
06. निविदा प्राप्त करने का स्थान :– प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, का कार्यालय महेशपुर

7. कार्य का विस्तृत विवरणी

क्र0 सं0	ग्रुप सं0	योजना का नाम	तकनीकी स्वीकृति राशि/ प्राक्कलित राशि (रु0 में)	अग्रधन की राशि	परिमाण विपत्र की राशि	कार्य समाप्ति की अवधि
01	01	CONSTRUCTION OF PAVER BLOCK ROAD AT ZILA PARISAD DAGBANGLA CAMPUS MAHESHPUR BLOCK-MAHESHPUR, DIST-PAKUR	698100.00	14000.00	1250.00	तीन माह
02	02	REPAIRING OF DAGBANGLA BHAWAN AT BLOCK CAMPUS MAHESHPUR BLOCK-MAHESHPUR, DIST- PAKUR	622606.00	13000.00	1250.00	तीन माह
03	03	REPAIRING OF GARDEN BOUNDRY WALL, WIDENING OF PEVER BLOCK ROAD, SITTING BANCH AND PAVER BLOCK ROAD FOR BRC AT BLOCK CAMPUS MAHESHPUR BLOCK-MAHESHPUR, DIST-PAKUR	1084300.00	22000.00	2500.00	तीन माह

08. ग्रामीण कार्य विभाग (REO) झारखण्ड राँची / जिला परिषद् पाकुड़ में निबंधित संवेदक ही निविदा में भाग ले सकते है।
09. निविदा शुल्क राष्ट्रीयकृत बैंक द्वारा निर्गत ड्राफ्ट या बैंकर्स चेक जो प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, महेशपुर के पदनाम से देय हो देना होगा।

नोट– निविदा की शर्तें कार्यालय सूचना पट पर देखा जा सकता है।

विश्वासभाजन
प्रखण्ड विकास पदाधिकारी, महेशपुर

PR 362261 Rural Development(25-26)#D

बिहार सरकार

MINES AND GEOLOGY DEPARTMENT
DISTRICT- SHEOHAR

Short Notice Inviting E-Auction for Settlement of Sand ghats
(Through E-Procurement mode over https://eproc2.bihar.gov.in)

बिहार बालू खनन नीति, 2019 तथा बिहार खनिज (समानुदान, अवैध खनन, परिवहन एवं भंडारण निवारण) नियमावली, 2019 (यथा संशोधित) में उल्लेखित प्रावधानों के तहत शिवहर जिलान्तर्गत SEIAA, Bihar द्वारा अनुमोदित जिला सर्वेक्षण प्रतिवेदन (संशोधित) में बागमती नदी के प्रत्यार्पित बालूघाट की पुनः ई–नीलामी के माध्यम से बंदोबस्ती हेतु अल्पकालीन ई–निविदा निम्न कार्यक्रमानुसार आमंत्रित की जाती है :

ई–नीलामी कार्यक्रम:–

क्र.सं.	बालूघाट/बालूघाट इकाई का नाम	निविदा दस्तावेज बिक्री शुल्क (5,000/–रू0) जमाकर निविदा दस्तावेज डाउनलोड प्रारंभ करने की तिथि	अग्रधन राशि एवं ऑक्शन प्रोसेसिंग फीस ऑनलाईन जमा तथा निविदा दस्तावेज अपलोड करने की अंतिम तिथि एवं समय	तकनीकी निविदा की जाँच/मूल्यांकन कर सफल निविदादाताओं की सूची सिस्टम में संबंधित समाहर्त्ता द्वारा अपलोड करने की अंतिम तिथि	ई–नीलामी प्रारंभ होने की तिथि एवं समय	ई–नीलामी समाप्ति की तिथि एवं समय
01	यूनिट– 03 (देकुली धर्मपुर घाट एवं मोहारी घाट)	04.10.2025 को पूर्वाह्न 11.00 बजे से।	10.10.2025 को अपराह्न 05:00 बजे तक।	16.10.2025	17.10.2025 को पूर्वाह्न 11:00 बजे से।	17.10.2025 को अपराह्न 01:00 बजे तक।

विस्तृत जानकारी www.state.bihar.gov.in/prdbihar से प्राप्त की जा सकती है।

समाहर्त्ता,
शिवहर

PR. No. 014997 (Mines) 2025-26

सुरक्षित जीवन अपनाओ, अपनी नियमित एच.आई.वी. जाँच कराओ।

گرام رکشا دل کا مارچ آج

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس)۔ گرام رکشا دل سنگٹھن کے ریاستی کنوینر مسٹر مدھوکانت سنگھ نے بتایا کہ گرام رکشا دل کے ارکان کل 19 ستمبر 2025 کو پٹنہ میں اپنے 7 نکاتی مطالبات کو پورا کرنے کے لیے دوبارہ نظم وضبط کے ساتھ پرامن مارچ نکالیں گے۔ یہ مارچ گارڈنی باغ احتجاجی مقام سے گاندھی میدان، پٹنہ تک نکالا جائے گا۔ مسٹر سنگھ نے بتایا کہ 9 ستمبر کو نکالے گئے مارچ کے بعد ایڈیشنل سکریٹری کے ساتھ بات چیت کے بعد چیف منسٹر سکریٹریٹ کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ لیکن نتیش حکومت نے اب تک گرام رکھشا دل کے مطالبات کو نظرانداز کیا ہے۔ چنانچہ گرام رکھشا دل کل دوبارہ پٹنہ میں مارچ نکالے گی تاکہ حکومت کی توجہ اپنے مطالبات کی طرف مبذول کرائی جائے۔ اس نظم وضبط پرامن مارچ کی قیادت تنظیم کے ریاستی سکریٹری مسٹر گوتم سنگھ اور مدھوکانت سنگھ کریں گے۔

17 ستمبر سے 16 اکتوبر تک منایا جائے گا 'راشٹریہ پوشن ماہ

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس) ملک کو غذائی قلت سے نجات دلانے کی سمت ایک اہم قدم کے طور پر بہار میں 17 ستمبر سے 16 اکتوبر تک 'راشٹریہ پوشن ماہ منایا جائے گا۔ اس دوران ریاست کے تمام اضلاع میں سرکاری اسکولوں کے بچوں کی صحت، غذائیت اور صفائی ستھرائی سے متعلق مختلف بیداری سرگرمیاں چلائی جائیں گی۔ مڈ ڈے میل اسکیم کے ڈائریکٹر ونایک مشرا کی جانب سے جاری ہدایت کے مطابق تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسرز (مڈ ڈے میل اسکیم) کو پروگرام کے مؤثر اور خوش اسلوبی سے انعقاد کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس موقع پر تھیم پر مبنی ہفتہ وار کیلنڈر بھی جاری کیا ہے۔ پوشن بھی، پڑھائی بھی تھیم کے تحت پیر کے روز اساتذہ بچوں میں غذائیت کی تعلیم اور تخلیقی صلاحیتوں کو جوڑنے کے لئے ضائع شدہ اشیاء سے کھلونے تیار کریں گے۔ منگل کو 'ووکل فار لوکل کے تحت روایتی اور مقامی صحت بخش کھانوں پر عوامی بیداری سیشن ہوں گے، جن کا مقصد مقامی غذائی وسائل کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ بدھ کے روز 'ششو و بال آہار پرتھائیں کے عنوان پر صفائی اور صحت کی حفاظت سے متعلق سرگرمیاں ہوں گی، جس میں بچوں کو صاف ستھری خوراک اور صحت مند رہن سہن کی عادتیں سکھائی جائیں گی۔ 'موٹاپے پر قابو اور چینی و تیل کے کم استعمال سے متعلق بیداری پروگرام منعقد ہوں گے تاکہ صحت مند طرزِ زندگی کو فروغ دیا جاسکے۔ جمعہ کے روز 'پُرش سبھا گیتا کو فروغ دینے کے لئے' پاپا کی باتیں کے عنوان سے نشستیں ہوں گی، جن میں بچوں کی صحت و غذائیت پر والدین بالخصوص پدرانہ کردار پر گفتگو کی جائے گی۔ ہفتہ کے روز 'ڈیجیٹلائزیشن کے تحت تمام طلبہ وطالبات کے تعلیمی ریکارڈ اور شناخت کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ دیگر معاون سرگرمیاں بھی منعقد کی جائیں گی۔ راشٹریہ پوشن ماہ کے انعقاد کا مقصد بچوں میں غذائیت کی کمی کے مسئلے کو جڑ سے ختم کرنا اور معاشرے میں غذائیت کے تعلق سے مثبت فضا قائم کرنا ہے۔ اس دوران اسکولوں میں ایسی سرگرمیاں ہوں گی جو نہ صرف بچوں بلکہ والدین اور اساتذہ کو بھی غذائیت کی اہمیت سے روشناس کرائیں گی۔

बिहार सरकार

समाहरणालय, समस्तीपुर
(जिला योजना कार्यालय)
अल्पकालीन निविदा आमंत्रण सूचना

E-mail:- dpo.spr@gmail.com

प्रधान सचिव, योजना एवं विकास विभाग, बिहार पटना के पत्रांक यो0 4/SHA-2/2016-5043 दिनांक 07.09.2016 के आलोक में समस्तीपुर जिला अन्तर्गत निर्मित जिला निबंधन एवं परामर्श केन्द्र, जितवारपुर, समस्तीपुर के भवन की आंतरिक एवं वाह्य साफ–सफाई, रख–रखाव एवं परिसर के बगीचे का Maintenance & Upkeep, रख–रखाव Outsourcing के आधार पर कराने हेतु इच्छुक संस्थाओं/फर्मो/सेवाप्रदाताओं/निविदादाताओं से निविदा आमंत्रित की जाती है। निविदा दो लिफाफा प्रणाली के अंतर्गत मुहरबंद निविदा आमंत्रित की जाती है। एक लिफाफा पर तकनीकी निविदा एवं दूसरा लिफाफा पर वित्तीय निविदा लिखना अनिवार्य होगा। दोनो सीलबंद लिफाफे को एक बड़े लिफाफे में दोनों निविदा को डालकर सीलबन्द कर बड़े अक्षरों में **''जिला निबंधन एवं परामर्श केन्द्र, समस्तीपुर की साफ–सफाई हेतु निविदा''** लिखकर सील बंद करते हुए निर्धारित तिथि एवं समय तक **जिला योजना कार्यालय, समस्तीपुर** में स्वयं अथवा प्रतिनिधि के माध्यम से जमा कर सकते है।

निविदा दिनांक– 25.09.2025 के 12:00 बजे अपराह्न तक जिला योजना कार्यालय, समस्तीपुर में जमा किया जाना है। प्राप्त निविदा को उक्त तिथि को 03:00 बजे अपराह्न में जिला पदाधिकारी, समस्तीपुर की अध्यक्षता में कार्यालय कक्ष में गठित क्रय समिति के समक्ष खोली जायेगी। निविदादाता या उनके द्वारा अधिकृत प्रतिनिधि क्रय समिति की बैठक में भाग ले सकते हैं। निविदा की विस्तृत विवरणी एवं शर्तें जिला योजना कार्यालय, समस्तीपुर से प्राप्त किया जा सकता है। किसी भी शंका समाधान हेतु कार्यालय अवधि के दौरान जिला योजना कार्यालय, समस्तीपुर से सम्पर्क किया जा सकता है।

विस्तृत जानकारी www.state.bihar.gov.in/prdbihar से प्राप्त की जा सकती है।

PR. No. 015058 (Planning) 25-26

जिलाधिकारी,
समस्तीपुर

नशे की मार, बर्बाद करे सुखी परिवार।

बिहार सरकार

समाहरणालय, मधुबनी (बिहार)
(महिला एवं बाल विकास निगम
Email:- dpmmadhubani.wcdc@gmail.com

महिला एवं बाल विकास निगम, मधुबनी अंतर्गत संचालित वन स्टॉप सेंटर के रिक्त पद पर संविदा आधारित नियोजन हेतु नोटिस
समाहरणालय, मधुबनी
वन स्टॉप सेंटर (OSC), विज्ञापन संख्या–(1)

प्रबंध निदेशक, महिला एवं बाल विकास निगम, बिहार, पटना के पत्रांक– WCDC/2088/23, दिनांक–**26.09.2023** के आलोक में वन स्टॉप सेंटर, मधुबनी के विभिन्न कोटि के रिक्त पदों पर PR.No.-017388 (SWD) 2023-24 के द्वारा अभ्यर्थियों से आवेदन प्राप्त किया गया था। इस विज्ञापन के क्रम संख्या–03 पर अंकित कम्प्यूटर ज्ञान युक्त कार्यालय सहायक के एकल पद हेतु अहर्ता में विभागीय पत्रांक–2088, दिनांक–**26.09.2023** के आलोक में विभाग द्वारा निर्गत विज्ञापन प्रारूप में शैक्षणिक अहर्ता में कम्प्यूटर/आई0टी0 में डिप्लोमा अंकित है, जबकि विभागीय पत्रांक– WCDC/2024/23, दिनांक–09.09.2023 में उपलब्ध कराये गये मार्गदर्शिका के कंडिका–03 के (घ) तथा भारत सरकार द्वारा निर्गत मिशन शक्ति की मार्गदर्शिका में शैक्षणिक योग्यता में कम्प्यूटर/आई0टी में डिप्लोमा सहित स्नातक अंकित है।

अतः दोशयुक्त विज्ञापित के PR.No.-017388 (SWD) 2023-24 के क्रम संख्या–03 पर अंकित कम्प्यूटर ज्ञान युक्त कार्यालय सहायक के पद को रद्द किया जाता है।

विस्तृत जानकारी वेबसाइट **state.bihar.gov.in/prdbihar.gov.in** पर देखा जा सकता है।

जिला प्रोग्राम पदाधिकारी
मधुबनी

PR- 014887 (SWD) 2025-26

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार

پرشانت کشور رقم اکٹھا کرنے کی صلاحیت کا راز بتائیں: سنجے جیسوال

پٹنہ،18 ستمبر (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے جیسوال نے جمعرات کے روز 'جن سُراج' کے بانی پرشانت کشور پر غلط طریقے سے پارٹی کے لیے فنڈ جمع کرنے کا الزام لگایا، انہوں نے کہا کہ اگر کشور اپنی چندہ جمع کرنے کی صلاحیت کا فارمولا بتا دیں، تو بہار کا ہر نوجوان کروڑ پتی بن سکتا ہے۔ مسٹر جیسوال نے پرشانت کشور کے 'جوائے آف گیونگ گلوبل فاؤنڈیشن' کو دی جا رہی بڑی رقم پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ نقصان میں چل رہی کمپنیاں بھی بغیر کسی مناسب وجہ کے کشور کے فاؤنڈیشن کو کروڑوں روپے کا چندہ دے رہی ہیں۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے ایک مثال دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ 'رام سیتو انفراسٹرکچر پرائیویٹ لمیٹڈ' پہلے ہی 19 کروڑ روپے کے نقصان میں ہے، اس کے باوجود اس کمپنی نے کشور کو 14 کروڑ روپے چندہ دیا ہے۔ اسی طرح 'اسکوائر اسپیس کمپنی' نے بھی 10 کروڑ روپے کا چندہ دیا، حالانکہ اس کی کل ملکیت بھی صرف 10 کروڑ روپے ہے اور اتنا ہی نقصان بھی درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے سوالات کے مناسب جوابات عوام کے سامنے آنے چاہئیں۔ مسٹر جیسوال نے بالی ووڈ سے موازنہ کرتے ہوئے سُبھاش گھئی کی 1991 میں آئی فلم 'سوداگر' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "اس فلم میں ایک گانا تھا 'ایلو-ایلو'، اور ایسا لگتا ہے کہ پرشانت کشور اور نقصان میں چل رہی کمپنیوں کے درمیان بھی کچھ 'ایلو-ایلو' جیسا رشتہ قائم ہو چکا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے لوگوں کو حقیقت جاننے کا حق ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ بہار کے عوام جانتے ہیں کہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سربراہ لالو پرساد یادو مشتبہ طریقے سے زمینیں بطور چندہ لیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 'اب کشور خطیر رقم مشتبہ چندے کی صورت میں حاصل کرنے والے ایک شخص کے طور پر سامنے آرہے ہیں'۔

اسرائیلی ٹیم کی شرکت پر اسپین کا فیفا ورلڈ کپ 2026ء کے ممکنہ بائیکاٹ کا عندیہ

میڈرڈ، 18 ستمبر (یو این آئی) ہسپانوی حکومت نے اشارہ دیا ہے کہ اگر اسرائیل کی فٹبال ٹیم فیفا 2026ء کے لیے کوالیفائی کرتی ہے یا اسے ٹورنامنٹ میں شرکت کی اجازت دی جاتی ہے تو اسپین کی ٹیم میگا ٹورنامنٹ کا بائیکاٹ کر سکتی ہے۔ برطانوی اخبار ڈیلی میل کے مطابق گزشتہ روز ہسپانوی وزیر اعظم کی جماعت کے ترجمان پیٹسی لوپیز نے بیان دیا ہے کہ اگر اسرائیل کوالیفائی کرتا ہے تو ہم صورت حال کا 'جائزہ' لیں گے۔ جسے فیفا کے لیے دھمکی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پیٹسی لوپیز نے کہا، 'ہم چاہتے ہیں کہ سب کو یہ احساس ہو کہ اسرائیلی ٹیمیں کھیلوں کے مقابلوں یا یوروویژن میں حصہ نہیں لے سکتی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات کا احساس بھی ہو'۔ چونکہ ہماری آنکھیں کھلی ہوتی ہیں اور ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اسے برداشت نہیں کرتے، اسی لیے ہم خاموش نہیں رہ سکتے اور نہ ہی رہیں گے۔ رواں ہفتے کے آغاز میں وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے مطالبہ کیا تھا کہ غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کی وجہ سے کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلوں میں اس کی شرکت پر پابندی عائد کی جائے۔ ہسپانوی وزیراعظم نے سوشلسٹ ورکرز پارٹی کے نمائندوں کے سامنے کہا، 'اسرائیل اپنی شبیہ کو وائٹ واش کرنے کے لیے کسی بھی بین الاقوامی پلیٹ فارم کا استعمال جاری نہیں رکھ سکتا۔ پیڈرو سانچیز نے مؤقف اپنایا کہ اسرائیل کے ساتھ روس جیسا ہی سلوک کیا جانا چاہیے جس کی 2022ء میں یوکرین پر حملے کے بعد فیفا اور یوئیفا کی رکنیت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈون سار نے ردعمل دیتے ہوئے پیڈرو سانچیز کے اسرائیل کے حوالے سے تبصرے کو 'بے عزتی' قرار دیا۔ اس سے قبل حکومتی ترجمان اور وزیر کھیل پیلر ایلیگریہ نے بھی غزہ کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے باعث اسرائیل کو بین الاقوامی مقابلوں سے باہر کرنے کا مطالبہ کیا، انہوں نے کہا کہ کھیلوں کو حقیقی دنیا میں ہونے والی پیش رفت سے الگ نہیں کیا جا سکتا، خاص طور پر جب حقیقی دنیا میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہوں۔ واضح رہے کہ 2024ء میں اسپین نے ناروے اور آئرلینڈ کے ساتھ فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا اور گزشتہ ہفتے پیڈرو سانچیز نے اسرائیل پر نسل کشی کا الزام لگایا اور اس کے خلاف متعدد اقدامات کا اعلان کیا جن میں ہتھیاروں کی پابندی بھی شامل ہے۔ جبکہ گزشتہ دنوں اسپین میں سائیکلنگ مقابلے میں اسرائیلی ٹیم کی شرکت پر فلسطین کے حق میں مظاہرے شروع ہو گئے تھے جنہوں نے شدت اختیار کی جس کے بعد مقابلہ نامکمل ہی ختم کرنا پڑا تھا۔ واضح رہے کہ دنیائے کھیل کے سب سے بڑے ٹورنامنٹ کا انعقاد 2026ء میں کینیڈا، امریکہ اور میکسیکو کی میزبانی میں ہوگا جہاں پہلی بار 48 ٹیمیں ٹورنامنٹ کا حصہ بنیں گی۔ اسرائیل نے 1970ء کے بعد سے ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی نہیں کیا ہے لیکن چونکہ اب ٹیموں کی تعداد 32 سے بڑھا کر 48 کر دی گئی ہے تو قوی امکان ہے کہ اسرائیل کوالیفائی کر جائے گا۔ کوالیفائی مرحلے میں اسرائیل اپنے گروپ میں تیسرے نمبر پر ہے جبکہ اس کے گروپ میں سرفہرست ناروے ہے جس سے وہ براہ راست یا پلے آف کھیل کر ٹورنامنٹ کا حصہ بن سکتا ہے۔ وہیں دوسری جانب اسپین کی ٹیم 2026ء کے عالمی کپ جیتنے کے لیے سب سے زیادہ فیورٹ ہے اور زیادہ تر فٹبال شائقین نوجوان بہترین کھلاڑیوں سے مزین اسپین کو کھیلتا دیکھنے کے منتظر ہیں، ایسے میں اسپین کے ٹورنامنٹ کے بائیکاٹ کا عندیہ یقینی طور پر فیفا اور دنیائے فٹبال میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مون نے خواتین کا پول والٹ ٹائٹل برقرار رکھا

ٹوکیو، 18 ستمبر (یو این آئی) عالمی ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بدھ کو جاپان کے نیشنل اسٹیڈیم میں ایک اور دن متاثر کن کارکردگی دیکھنے میں آئی۔ خواتین کے پول والٹ میں امریکا کی کیٹی مون نے ٹائٹل برقرار رکھا جبکہ مردوں کی لانگ جمپ میں اٹلی کی میٹیا فرلانی نے کامیابی حاصل کی۔ 34 سالہ مون نے اپنی آخری کوشش میں 90.4 میٹر کی چھلانگ لگا کر مسلسل تیسرا عالمی خواتین پول والٹ ٹائٹل جیت کر اپنی میراث کو مزید مستحکم کیا۔ چار سال قبل اسی مقام پر اولمپک گولڈ میڈلسٹ نے ہم وطن سینڈی موریس کو شکست دی تھی، جنہوں نے 85.4 میٹر کی چھلانگ لگا کر 2017 کے بعد سے اپنا چوتھا عالمی چیمپئن شپ کا چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ سلوانیا کی ٹینا سوٹیز نے 80.4 میٹر کی چھلانگ لگا کر کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ مون نے کہا میرے تمام تمغے خاص ہیں، لیکن اسکی کی اہمیت ہے۔ جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی جاتی ہے یہ مشکل ہوتا جاتا ہے۔ جب تک میں صحت مند رہوں گی چھلانگ لگا سکتی ہوں۔ 20 سالہ اطالوی سنسنی میٹیا فرلانی نے اپنی پانچویں کوشش میں 39.8 میٹر کی چھلانگ لگا کر مردوں کی لمبی چھلانگ کا ٹائٹل جیت لیا۔ انہوں نے 2019 کے عالمی چیمپئن جمیکا کے تاجے گیل کو پیچھے چھوڑ دیا، جنہوں نے چاندی کے تمغے کے لیے اپنے سیزن کے بہترین 34.8 میٹر کی برابری کی۔ چین کے شی یوہاؤ نے سیزن کے بہترین 33.8 میٹر کے ساتھ کانسی کا تمغہ جیتا جبکہ ہم وطن ژانگ منگ کن چھٹے نمبر پر رہے۔ کینیا کی فیتھ چیروٹیچ نے خواتین کے 000,3 میٹر اسٹیپلچیس میں شاندار فتح حاصل کی، 2023 کے بوڈاپیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ اور 2024 کے پیرس اولمپکس میں اپنے کانسی کے تمغوں کو برقرار رکھا۔ چیروٹیچ نے دفاعی چیمپئن اور اولمپک گولڈ میڈلسٹ بحرین کی ونفریڈ یاوی کو پیچھے چھوڑ دیا، جنہیں چاندی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا، جب کہ ایتھوپیا کی سیمبو المایو نے کانسی کا تمغہ جیتا۔ مردوں کے 1500 میٹر دوڑ میں پرتگال کے آئزک نادر نے 2022 کے عالمی چیمپئن برطانیہ کے جیک وائٹ مین کو شکست دے کر سونے کا تمغہ جیت لیا۔ کینیا کے رینالڈ چیرویوٹ نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ پانچ دن کے بعد امریکہ سات سونے، ایک چاندی اور دو کانسی کے تمغوں کے ساتھ میڈل ٹیبل پر سرفہرست ہے، اس کے بعد کینیا (4-1-2) اور کناڈا (3-0-0) ہے۔

فیفا رینکنگ: اسپین پھر سے دنیائے فٹبال کا حکمران بن گیا

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی) اسپین ایک بار پھر دنیائے فٹبال کا حکمران بن گیا۔ فیفا کی جانب سے جاری کردہ اپ ڈیٹ رینکنگ میں اسپین ایک درجے ترقی کے بعد پہلے نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ فرانس نے بھی ایک درجہ چھلانگ لگا کر دوسری پوزیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ارجنٹائن کی دنیائے فٹبال پر سبقت

ختم، دو درجے تنزلی سے اب اس کی تیسری پوزیشن ہے۔ انگلینڈ کا چوتھا نمبر برقرار ہے جبکہ پرتگال ایک درجے ترقی پا کر پانچویں پوزیشن پر آ گیا ہے۔ برازیل ایک درجے تنزلی سے چھٹے نمبر پر چلا گیا۔ ہالینڈ اور بیلجیم کی بدستور بالترتیب ساتویں اور آٹھویں پوزیشن برقرار ہے۔ کروشیا ایک درجے چھلانگ لگا کر نویں جبکہ اٹلی بھی ایک درجہ ترقی سے دسویں پوزیشن پر آ گیا ہے۔۔ یاد رہے کہ اس وقت فیفا کی عالمی درجہ بندی میں 210 ممالک ہیں۔ اسپین 2014 کے بعد پہلی بار رینکنگ میں سرفہرست ہے۔ جرمنی کے لیے فیفا ورلڈ کپ 2026 کے لیے اپنے پہلے کوالیفائر میں سلوواکیہ کے ہاتھوں شکست ایک دھچکا ہے، جس سے وہ اکتوبر 2024 کے بعد پہلی بار ٹاپ 10 سے باہر ہے۔ مراکش (11 ویں، 1 پوائنٹ اوپر) اب ٹاپ 10 سے باہر کی ٹیموں کے درمیان پیچھا کرنے میں سب سے آگے ہے۔

سُرجیت ہاکی اکیڈمی میں کھیل کی دنیا کے لیجنڈز نے کھلاڑیوں کو ہاکی کے ٹپس سکھائے

جالندھر، 18 ستمبر (یو این آئی) راؤنڈ گلاس ہاکی اکیڈمی کے ٹیکنیکل ہیڈ اولمپین راجندر سنگھ (سینئر)، سُرجیت ہاکی سوسائٹی جالندھر کے ایگزیکٹو چیئرمین لکھوِیندر پال سنگھ کھیرا اور پنجاب ہاکی کے جنرل سکریٹری امریک سنگھ پوار نے جمعرات کے روز مشترکہ طور پر سُرجیت ہاکی اکیڈمی کا دورہ کیا۔ وہاں تربیت حاصل کر رہے نوجوان کھلاڑیوں کا حوصلہ بڑھایا، انہیں کھیل کی باریکیاں سمجھائیں، اپنے تجربات شیئر کیے اور ہاکی کے کھیل سے متعلق اہم جانکاری بھی دیں۔ اس موقع پر اولمپین راجندر سنگھ (سینئر) نے کھلاڑیوں کو ہاکی کی مختلف تکنیکوں جیسے پاسنگ، ڈربلنگ، ڈیفنس اور گول شوٹنگ کے بارے میں اہم جانکاری دی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت محنت، نظم وضبط اور کھیل کے تئیں جنون بے حد ضروری ہے۔

ویسٹ انڈیز کا دورہ نیپال کے لیے اسکواڈ کا اعلان

انٹیگا، 18 ستمبر (یو این آئی) ویسٹ انڈیز نے رواں ماہ شارجہ میں نیپال کے خلاف تین میچوں کی ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل سیریز کے لیے 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ کیریبین ٹیم نے سیریز کے لیے کئی اہم کھلاڑیوں کو آرام دینے کا فیصلہ کیا ہے جن میں کپتان شائی ہوپ، فاسٹ بولر الزاری جوزف اور بلے باز جانسن چارلس شامل ہیں۔ اسپنر عقیل ہوسین بطور کپتان ٹیم کی قیادت کریں گے، جب کہ ریگولر فیبین ایلن، جیسن ہولڈر، اور کائل میئرز 27 ستمبر سے شروع ہونے والے تین میچوں کے دوران ٹیم کو سپورٹ کریں گے۔ سیریز کے دوران پانچ کھلاڑی بین الاقوامی ڈیبیو کرنے کے لیے قطار میں ہیں: جن میں بیٹسمین ایکیم آگسٹی، آل راؤنڈر نوین بڈائس، اسپنر ذیشان موٹارا اور فاسٹ بالرز ریمن سیمنڈز اور عامر جنگو شامل ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے ڈائریکٹر کرکٹ مائلز باسکومب نے ٹیم کے انتخاب کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیریز ٹیم کو اگلے سال کے شروع میں ہندوستان اور سری لنکا میں ہونے والے آئی سی سی مینز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل متاثر کرنے کے مواقع فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا نیپال کے خلاف یہ سیریز ویسٹ انڈیز کرکٹ کے افق کو وسیع کرنے کی جانب ایک اور اہم قدم ہے۔ یہ ہماری سینئر مردوں کی ٹیم کو ایک ابھرتی ہوئی اور پرجوش قوم کے ساتھ منسلک ہونے اور مختلف حالات میں میچ کا انمول تجربہ حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ نیپال کے دورے کے لیے ویسٹ انڈیز کا اسکواڈ اس طرح ہے: عقیل ہوسین (کپتان)، فیبین ایلن، جیول اینڈریو، ایکیم آگسٹ، نوین بڈائسے، جیڈیہ بلیڈز، کیسی کارٹی، کریمہ گور، جیسن ہولڈر، عامر جنگو، کائل میئرز، عبید میک کوئے، ذیشان موٹارا، ریمن سیمنڈز اور شمر اسپرنگر شیڈول کے مطابق پہلا ٹی ٹوئنٹی 27 ستمبر، دوسرا 29 اور تیسرا 30 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔

بقیہ: کانگریس کے ووٹ چوری کرائے جا رہے ہیں

کانگریس لیڈر نے کہا کہ جن کے ووٹ ڈیلیٹ کیے جا رہے ہیں وہ اس سے لاعلم ہیں۔ انہوں نے اس کی ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ "ووٹ چوری" کا پتہ ایک بی ایل او نے لگایا جس کے رشتہ دار کا ووٹ حذف کر دیا گیا تھا۔ بی ایل او نے چھان بین کی تو پتہ چلا کہ اس کے رشتہ دار کا نام اس کے پڑوسی نے ڈیلیٹ کرا دیا ہے۔ جب بی ایل او نے پڑوسی سے سوال کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے نام ڈیلیٹ نہیں کرایا تھا۔ شک میں اضافہ ہوا، اور بی ایل او نے تحقیقات کا آغاز کیا، جس سے یہ انکشاف ہوا کہ النند میں ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کا کام کسی تیسرے فریق نے مرکزی طور پر کیا تھا۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کی کارروائی خودکار آن لائن فائلنگ کے ذریعے کی گئی تھی، اور اس کے لیے استعمال کیے گئے موبائل نمبر کرناٹک سے باہر کے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ النند میں جن ووٹروں کے نام حذف کیے گئے ان کی تعداد 018,6 تھی لیکن یہ تعداد اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا کہ کانگریس کے حامی ووٹروں کو نشانہ بنایا گیا اور ان کے ناموں کو حذف کر دیا گیا۔

مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ ووٹ کی چوری کے ذریعہ کانگریس کو اس کے مضبوط بوتھوں پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، اور النند اسمبلی حلقہ میں اس کے گڑھ سمجھے جانے والے 10 اہم بوتھوں پر سب سے زیادہ نام ہٹائے گئے ہیں۔ 2018 کے انتخابات میں کانگریس نے ان دس بوتھوں میں سے آٹھ پر کامیابی حاصل کی تھی۔ یہ ووٹ چوری کوئی اتفاقی نہیں بلکہ سوچی سمجھی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ الیکشن کمیشن ووٹ چوری بند کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے سافٹ ویئر اور کال سینٹر کو بروئے کار لایا گیا۔ اس ساری ووٹ چوری ※ میں چیف الیکشن کمشنر ووٹ چوروں کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب کو پتہ چل جائے گا کہ اس ووٹ چوری ※ کا ماسٹر مائنڈ کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شواہد فراہم کر رہے ہیں کہ ووٹر لسٹ سے ووٹروں کے نام حذف کرنے کا کام سافٹ ویئر اور کال سینٹرز کے ذریعے انجام دیا گیا۔

ایشیا کپ: پاکستان کے بیٹر صائم ایوب کا انوکھا کارنامہ

ابوظہبی، 18 ستمبر (یو این آئی) ایشیا کپ میں پاکستانی ٹیم کے اوپننگ بلے باز صائم ایوب نے انوکھا کارنامہ انجام دے ڈالا۔ صائم ایوب نے ایشیا کپ کے تینوں گروپ میچز میں عمان، ہندوستان اور یو اے ای کے خلاف صفر پر آؤٹ ہونے کی ہیٹ ٹرک کر لی۔ وہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کیریئر میں مجموعی طور پر آٹھویں مرتبہ صفر پر آؤٹ ہوئے جو کہ شاہد آفریدی کے ریکارڈ کے برابر ہے۔ ناقص بیٹنگ فارم کی وجہ سے صائم ایوب کو شائقین کی جانب سے سوشل میڈیا پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دوسری جانب دو وائٹ بال فارمیٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والوں میں تیسرے نمبر پر ہیں۔ یو اے ای کے جنید صدیقی کو ہٹا کر ہندوستان کے کلدیپ یادو سات وکٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں جبکہ صائم ایوب نے چھ وکٹیں حاصل کر لی ہیں۔

بقیہ: راہل نے دراندازوں کے تحفظ

دوسری طرف بیگوسرائے میں ایک ریلی میں امت شاہ نے آر جے ڈی کے صدر لالو پرساد یادو پر کرپشن کے سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گھوٹالوں میں اس قدر ڈوبے رہے ہیں کہ اگر ان کی فہرست پڑھنی شروع کی جائے تو سات دن کی بھگوت کتھا لگ جائے۔ بیگوسرائے کے برونی میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا کہ لالو یادو پوچھتے ہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بہار کے لیے کیا کیا؟ انہیں جواب دینا چاہیے کہ 2004 سے 2014 کے درمیان جب وہ منموہن سنگھ حکومت میں وزیر تھے تو بہار کو کیا دیا؟ انہوں نے اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ لالو یادو کے دور میں بہار کو 2.80 لاکھ کروڑ روپے ملے جبکہ مودی جی نے 14.85 لاکھ کروڑ روپے دیئے۔

امت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بہار کو جو دیا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی نے بہار کو مکھانا بورڈ، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، آئی ٹی آئی، اور کوسی نہر پروجیکٹ دیا جس سے 50 ہزار ہیکٹیئر زمین کی آبپاشی ہوگی۔ اسی کے ساتھ بہار کو سڑک اور ریل سے جوڑنے کا کام تیزی سے ہوا۔ اس کے برعکس، لالو یادو نے مرکز میں وزیر رہتے ہوئے جو بھی فنڈ بہار کے لیے آیا، اس میں چارہ گھوٹالہ، لینڈ فار جاب گھوٹالہ، آئی آر سی ٹی سی ہوٹل گھوٹالہ، سیلاب راحت گھوٹالہ، بے نامی جائیداد گھوٹالہ اور آمدنی سے زیادہ اثاثوں کے معاملات جیسے اسکینڈل کیے۔

انہوں نے کہا کہ گھوٹالوں کی یہ فہرست اتنی لمبی ہے کہ اگر گنتی شروع کریں تو دنوں لگ جائیں۔ امت شاہ نے لالو پرساد کا موازنہ نریندر مودی سے کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف لالو ہیں جن پر کروڑوں کے گھوٹالوں کے الزامات ہیں، تو دوسری طرف نریندر مودی ہیں جو 24 سال تک وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم رہنے کے باوجود ان پر کرپشن کا کوئی الزام نہیں ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ گھر گھر جا کر بی جے پی حکومت کی کامیابیوں کو عوام تک پہنچائیں۔ شاہ نے انڈیا اتحاد پر جھوٹ پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن عوام کو گمراہ کر رہا ہے کہ اگر این ڈی اے کی حکومت آئی تو ووٹ کاٹ دیے جائیں گے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی ہندوستانی شہری کا نام ووٹر لسٹ سے نہیں کٹے گا بلکہ صرف دراندازوں کا نام کاٹا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ حکومت نے ہم وطنوں کے لیے متعدد فلاحی اسکیمیں شروع کی ہیں، جن میں غریبوں کے لیے سالانہ زیادہ سے زیادہ 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج بھی شامل ہے۔ بی جے پی لیڈر نے زور دے کر پوچھا کہ کیا یہ سہولیات دراندازوں کو بھی ملنی چاہیے۔ مسٹر شاہ کے اس سوال پر اجلاس میں موجود سبھی نے ایک آواز میں نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد انہوں نے موجود لوگوں سے کہا کہ بہار میں ووٹر لسٹوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران کسی بھی اہل شخص نام ووٹر لسٹ سے حذف نہیں کیا گیا ہے۔

Govt. of Bihar

ROAD CONSTRUCTION DEPARTMENT
(GOVT. OF BIHAR)
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER,
ROAD DIVISION No-1, GAYA JI
Email ID:- eercdgaya@gmail.com, Mob:-9470001282
SBD BASED DETAILED NOTICE INVITING TENDER(NIT)
(Through - procurement mode only https://www.eproc2.bihar.gov.in)
NIT No.- 05/RCD /Gaya Ji /2025-26
PR NO. 011066 (R C D) 2025-26

CORRIGENDUM-2

The date has been extended for submission of Tender Document which is as follows :-

Sl. No.	Description	Period as per NIT Published	Extended Period as per Corrigendum-2
1.	Period For Download of Tender Document	From 25/08/2025 to 03/09/2025 Upto 15:00Hrs. From Website : https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.	From 18/09/2025 to 25/09/2025 Upto 15:00Hrs. From Website : https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.
2.	Date, Time & Place of Pre-Bid Meeting	29/08/2025 at 11:00Hrs. at Office of The Chief Engineer, South,RCD, Bihar, 2nd Floor, Vishveswaraiya Bhawan, Patna- 800001	22/09/2025 at 11:00Hrs. at Office of The Chief Engineer, South, RCD, Bihar, 2nd Floor, Vishveswaraiya Bhawan, Patna- 800001
3.	Last Date &Time for Uploading Tender Document By Bidder	03/09/2025 Up to 15:00Hrs. On Website: (https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.	25/09/2025 Up to 15:00Hrs. On Website: (https://www.eproc2.bihar.gov.in) Only.
4.	Date, Time & Place of Opening Of Technical Bid	Date-03/09/2025 after 15:30Hrs. On Website: https://www.eproc2.bihar.gov.in	Date- 25/09/2025 after 15:30Hrs. On Website: https://www.eproc2.bihar.gov.in

Rest all will remain the same.
This information is available on www.state.bihar.gov.in/prdbihar also

PR. No. 015050 (RCD) 25-26

Executive Engineer,
RCD, Road Division No-1, Gaya Ji

नशामुक्त हो जाए बिहार, सुरक्षित रहे घर परिवार।

بقیہ: غزہ میں کسی معاہدے کا

باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا ہے کہ وہ تمام مذمتوں کے باوجود غزہ کی پٹی میں اپنی فوجی کارروائی کو مزید گہرا کرنے جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ اس وقت اسرائیل اور قطر کے درمیان ثالثی کرنے کی کوشش کر رہا ہے، تاکہ اس بحران کا کوئی حل تلاش کیا جا سکے جو دوحہ میں حماس کے اعلیٰ حکام کے خلاف اسرائیلی حملے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اور دوحہ کو اسرائیل اور حماس کے درمیان ثالثی کے کردار میں واپس لایا جا سکے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکی اسرائیل پر زور دے رہے ہیں کہ وہ کشیدگی کم کرنے اور قطر کے ساتھ بحران کو حل کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ دوسری طرف اسرائیلی فوج نے غزہ سٹی پر حملے تیز کر دیے ہیں، صرف پیر کی رات سے 150 سے زائد اہداف پر بمباری کی گئی۔ غزہ کے شہریوں کے لیے عارضی منتقلی کا راستہ ※ قائم کیا گیا ہے تاکہ وہ محفوظ علاقوں میں منتقل ہو سکیں۔ اندازہ ہے کہ 5.3 لاکھ سے زائد افراد غزہ سٹی چھوڑ چکے ہیں، جب کہ بہت سے افراد کے پاس جانے کی کوئی محفوظ جگہ نہیں۔ دوسری طرف غزہ میں اسرائیلی حملوں میں شدت آنے کے بعد 102 فلسطینی شہید ہو گئے۔ عرب میڈیا کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ پر اسرائیلی حملوں میں شدت آنے کے بعد 102 فلسطینی شہید ہو گئے۔ اسرائیلی بری فوج کی جانب سے لاکھوں فلسطینیوں پر شمال سے جنوب کی جانب نقل مکانی کے لیے دباؤ میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ غزہ شہر میں القدس اسپتال کے قریب اسرائیلی ڈرون حملے میں کئی فلسطینی زخمی ہو گئے۔ عرب میڈیا کی جانب سے مزید بتایا گیا ہے کہ غزہ میں اب تک فلسطینیوں کی 65 ہزار سے زائد شہادتیں ہو چکی ہیں۔

DULHA-DULHAN
دلہا دلہن
MARRIAGE BUREAU
Opp-Uma Cinema Yadav Market
Peermohani Road, Patna-3
Mob 7258834842,
SUNDAY OPEN
(W)9386593876
حکومت بہار سے منظور شدہ

ارجنٹ نہایت حسین لڑکیاں — گورنمنٹ نوکری — 7258834842
ارجنٹ خان لڑکا جہیز نہیں — 9386593876
سید لڑکا جہیز نہیں — 7258834842
ارجنٹ سید نہایت حسین لڑکیاں — 7258834842
ارجنٹ انصاری لڑکا جہیز نہیں — 8210133165
ارجنٹ انصاری لڑکیاں حسین — 8210133165
ارجنٹ شیخ لڑکا جہیز نہیں — 9386593876
ارجنٹ دوسری شادی لڑکیاں حسین — 9386593876
ارجنٹ ملک لڑکا جہیز نہیں — 9386593876
ارجنٹ دوسری شادی لڑکا جہیز نہیں — 8210133165
ذات قید نہیں لڑکا جہیز نہیں — 7258834842
ارجنٹ ذات قید نہیں حسین لڑکیاں — 9386593876

جگہ خالی ہے
(1) آفس کلرک تنخواہ 9000/-
(2) Computer آپریٹر تنخواہ 9000/-
(3) Clerk
دولہا دلہن میریج بیورو
رابطہ نمبر: 9386593876

خوشی میرج بیورو
جمال روڈ، سوریا کمپلیکس (Complex) پٹنہ-1
موبائل نمبر: 9262585120
ارجنٹ سید لڑکا جہیز نہیں — 9262585120
ارجنٹ شیخ لڑکیاں حسین — 8987189769
ارجنٹ شیخ لڑکا جہیز نہیں — 8987189769
ارجنٹ خان لڑکا جہیز نہیں — 9262585120
ارجنٹ خان لڑکیاں — 8987189769
ارجنٹ انصاری لڑکا جہیز نہیں — 8987189769
ارجنٹ انصاری لڑکی حسین — 9262585120
ارجنٹ راعین لڑکا جہیز نہیں — 9262585120
ارجنٹ راعین لڑکیاں حسین — 8987189769
دوسری شادی شیخ لڑکا — 9262585120
دوسری شادی شیخ لڑکی — 8987189769
ارجنٹ سید لڑکیاں حسین

NISHAT MARRIAGE
BUREAU CENTER
Add:-Opp. Gov. UTKARMIT MADHY VIDHALY
JAMALUDDIN CHAK (LALPHATAK)
KHAGAUL PATNA BIHAR 801105
Mob: No. 7488446999, 9334433100
ارجنٹ شیخ لڑکا
(1) 29/MBBS
(2) 32/Gov.Employ(Asst.)
(3) Masters in Optometry(Working)
(4) 39/Data Analyst at Net Prophel- Delhi
(5) Self Emplyed Managing Director
(6) Team Member Aastha
(7) Self Emplyed Working in Dubai
ارجنٹ شیخ لڑکی
(1) M.D.S-B.D.S
(2) B.D.S
(3) 32/in ISHA Netralaya Pune
(4) History Hon
(5) M.A (Urdu) P.U
(6) ADCA(Advance Diploma in Computer Application
(7) 28/Consulting New Delhi
(8) 24/B.Ed / B.S.C
(9) 24/Bio tech

KOHINOOR Jewellers
کوہ نور جویلرس
RE-OPEN
سونے اور چاندی کے زیورات کے لئے
مالکان
محمد رضی محمد ارشد
0612-2303377
M.9661960604
FRONT S.S. CAPITAL MARKET, MURADPUR, PATNA-800 004
دکان نمبر ۸، ایس، ایس، کیپیٹل مارکیٹ، مراد پور، پٹنہ ۴-۸۰۰۰۰

اڈانی کو 1050 ایکڑ زرخیز زمین ایک روپئے سالانہ پر دی گئی: کانگریس

پٹنہ/18/ستمبر(پی این ایس)بہار کی بی جے پی، جے ڈی یو سرکار نے بھاگلپور کے پیر پینتی میں 1050 ایکڑ زرخیز زمین جس میں آم، لیچی اور ساگوان کے قریب 10 لاکھ درخت لگے ہیں، کوصرف ایک روپیہ کی سالانہ مضحکہ خیز شرح سے اڈانی پاور لمٹیڈ کو 33 سال کے لئے سونپ دیا ہے۔ جو 24 سو میگاواٹ کا کول بیسڈ تھرمل پاور پلانٹ ہے۔ جس کی لاگت قریب 21400 کروڑ روپئے ہے۔لیکن بہار کے غریب کسانوں اور عام لوگوں سے ملنے والی بجلی 6.75 روپئے فی یونٹ مہنگی شرح پر پہنچ جائے گی۔جبکہ مہاراشٹر اور اترپردیش میں ایسی بجلی 3۔4 روپئے فی یونٹ دستیاب ہے۔کیا یہ ترقی ہے۔یا بہار کے عوام پر ڈبل لوٹ کا کھیل ہے۔مودی سرکار کا قومی سیٹھ اڈانی کو یہ تحفہ بہار کے ماحولیات، کسانوں اور معیشت کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔اس کالے سودے کے خلاف کانگریس نے آج پٹنہ میں بڑا احتجاجی مارچ نکالا۔مارچ ریاستی کانگریس ہیڈ کوارٹر صداقت آشرم سے صبح گیارہ بجے شروع ہوا اور راجندر بابو کی سمادھی بانس گھاٹ تک پہنچا۔مارچ کی قیادت ریاستی کانگریس کے صدر راجیش رام نے کی۔جس میں بہار کانگریس کے انچارج کرشنا الاورو، کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر شکیل احمد خاں، ایم ایل سی مدن موہن جھا، ریاست کے سبھی سنیئر لیڈر اور ہزار کارکنان شامل ہوئے۔نعروں سے گونجتے ہوئے مارچ میں مودی نتیش سرکار کو جم کر کوسا گیا اور بہار کے عوام کو اس لوٹ کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی گئی۔کانگریس واضح کرتی ہے کہ ہم بہار میں بجلی پیداوار اور ترقی کے خلاف نہیں ہیں۔بہار کو 2400 میگاواٹ کی اضافی بجلی کی ضرورت ہے جو ریاست کی بجلی مانگ کو پورا کرسکتی ہے۔روزگار پیدا کرسکتی ہے اور اقتصادی ترقی کو بڑھاوا دے سکتی ہے لیکن اس پروجیکٹ کو اس طرح سے نافذ کیا جارہا ہے جو پوری طرح سے غلط ہے۔مودی نتیش سرکار اڈانی کو خوش کرنے کے چکر میں بہار کے لوگوں پر زبردستی دباؤ ڈال رہی ان کی آواز دبارہی ہے۔بہار کے لوگ پہلے ہی مہنگی بجلی، سیلاب اور غریبی سے پریشان ہیں۔یہاں اوسطاً ایک کنبہ بجلی پر 30-20 فیصد خرچ کرتا ہے۔یہ پلانٹ بجلی کو اور مہنگا کرے گا۔جبکہ اڈانی جیسے کارپوریٹ منافع کمائیں گے۔کسان اپنی زمین کھوکر بے روزگار ہو رہے ہیں۔کوئی مناسب معاوضہ کا متبادل، روزی روٹی نہیں دی جارہی ہے۔بھاگلپور کے ہزاروں کنبہ فاقہ کشی کے دہانے پر ہیں۔پہلے جہاں پھل اور فصل سے سالانہ لاکھوں کی کمائی ہوتی تھی اس سودے کی خبر آنے کے بعد بہار کے لوگوں کے ساتھ بہت برا ہوا۔پیرپینتی کے گاؤں والوں کو احتجاج کرنے پر گھروں میں نظر بند کیا گیا۔خاص کر پی ایم مودی کی یاترا کے دوران کسانوں کو دھمکیاں دی گئی اور پولس سے جھڑپ ہوئی۔مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔بنا کسی الزام کے کانگریس لیڈر پون کھیرا نے الزام لگایا کہ زمین دھمکی دیکر لی گئی ہے اور احتجاج کرنے پر فرضی مقدمے تھوپے گئے ہیں۔مودی اور نتیش کی جوڑی بہار کو ترقی کے نام پر لوٹ رہی ہے۔مودی کا ایک پیڑ ماں کے نام مہم ایک جملہ ہے۔10 لاکھ پیڑ اڈانی کے نام پر کٹ رہے ہیں۔

حج بھون پٹنہ میں JEE اور NEET کے لئے کوچنگ میں داخلہ شروع

پٹنہ(پریس ریلیز) محکمہ اقلیتی فلاح، حکومت بہار کی سرپرستی میں حج بھون کے شعبہء کوچنگ و گائڈنس کے ذریعہ JEE-2026 اور NEET کے لئے مفت رہائشی اور غیر رہائشی (آن لائن) کے لئے online درخواست پُر کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔خواہشمند طلباء و طالبات مؤرخہ 21 ستمبر تک اپنی درخواست ویب سائٹ https://hajbhawancoaching.bihar.gov.in پر پُر کرسکتے ہیں۔ رہائشی کوچنگ پروگرام Minority-75 کے تحت اقلیتی طبقے کے خواہشمند طلباء وطالبات آن لائن درخواست 21-09-2025 تک پُر کرسکتے ہیں۔داخلہ امتحان 24-09-2025 کو ہوگا اور نتائج کا اعلان مؤرخہ 26-09-2025 کو کیا جائے گا۔داخلہ کا عمل مؤرخہ 27.09.2025 سے 30.09.2025 تک مکمل کیا جائے گا۔اسی طرح غیر رہائشی آن لائن کوچنگ پروگرام کے لئے درخواست کی آخری تاریخ مؤرخہ 21.09.2025 تک ہے۔غیر رہائشی آن لائن کوچنگ پروگرام کیلئے آن لائن داخلہ امتحان 24,27 اور 29 ستمبر کو منعقد کیا جائے گا اور نتائج مؤرخہ 30.09.2025 کو کیا جائے گا۔ داخلہ امتحان کے لئے ایڈمٹ کارڈ مؤرخہ 22 ستمبر کو ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔رہائشی اور غیر رہائشی کوچنگ کے کلاسز کا آغاز مؤرخہ 01.10.2025 سے کرنے کا منصوبہ ہے۔واضح رہے کہ داخلہ امتحان کا نصاب اور سطح JEE اور NEET کے نصاب کے مطابق ہوگا۔باقاعدہ کلاسز کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار ٹسٹ سریز کا بھی اہتمام، منٹرشپ، مفت مطالعہ کا مواد وغیرہ اس کوچنگ پروگرام کا حصہ ہوگا۔ قوم وملت کے تمام روشن فکر احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس مفت کوچنگ منصوبہ سے استفادہ کے لئے راغب کریں تاکہ ان کا مستقبل تابناک بنایا جاسکے۔ مزید معلومات کے لئے موبائل نمبر 9097171909، 7909048664، 9060338682، 8210665561 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بہار توانائی میں خود کفیل ہونے کی راہ پر گامزن

پٹنہ، 18 ستمبر(پی این ایس) نتیش کمار کی قیادت میں بہار حکومت گڈ گورننس اور ترقی میں مسلسل نئی راہ طے کر رہی ہے۔ سڑک، بجلی اور پانی کو بنیاد بنا کر شروع ہوا ان کا سفر اب پائیدار توانائی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہار نہ صرف اپنے شہریوں کو 24 گھنٹے بلا تعطل بجلی فراہم کرنے میں کامیاب ہے بلکہ مستقبل میں توانائی میں خود کفالت کی طرف بھی مسلسل گامزن ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کا یہ وژن انہیں ملک کے ان چنیدہ لیڈروں میں شامل کرتا ہے جو ترقی اور ماحولیاتی تحفظ دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کا منفرد وژن رکھتے ہیں۔ بہار کو ملک کا سب سے بڑا بیٹری پر مبنی سولر پلانٹ ملا: لکھی سرائے ضلع کے کجرا میں ملک کا سب سے بڑا بیٹری پر مبنی سولر پاور پلانٹ مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہوگیا ہے۔ دو مرحلوں میں تیار کیے گئے، اس منصوبے کی مجموعی صلاحیت 301 میگاواٹ شمسی توانائی اور 495 میگاواٹ بیٹری اسٹوریج کی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ دن میں پیدا ہونے والی شمسی توانائی کو بیٹریوں میں محفوظ کیا جاسکتا ہے جو رات کے اوقات میں بھی قابل اعتماد بجلی فراہم کرتی ہے۔ 1,810.34 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے مکمل ہونے والا یہ پروجیکٹ بہار کی توانائی میں خود کفیل ہونے کے لیے سنگ میل ثابت ہوگا۔ وہیں نتیش حکومت نے گھریلو صارفین کے لیے 125 یونٹ تک مفت بجلی کا اعلان کر کے اور غریب خاندانوں کے لیے سولر پلانٹ لگانے کا پورا خرچ اٹھانے کا اعلان کر کے نہ صرف غریبوں کو راحت فراہم کی ہے بلکہ ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی ترجیح صرف آج کی ضروریات کو پورا کرنا ہی نہیں ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے توانائی سے بھرپور اور ماحولیاتی لحاظ سے متوازن بہار بنانا بھی ہے۔ یہ وژن بہار کو سبز توانائی کے راستے پر لے جا رہا ہے، پورے ملک کے لیے ایک مثال قائم کر رہا ہے۔ بل سے آزادی، روزگار، اور روشن مستقبل کی امید: نتیش حکومت کے حالیہ اعلانات کا سب سے زیادہ اثر دیہی علاقوں میں پڑ رہا ہے۔ کھیت کی آبپاشی اور چھوٹے کاروبار کو بلا تعطل بجلی ملنے اور بجلی کے بل تقریباً صفر ہو جانے سے کسانوں اور ان کے خاندانوں کا حکومت پر اعتماد مزید بڑھ گیا ہے۔ شہری خاندانوں کے لیے، یہ اسکیم توانائی کی بچت اور ماحولیاتی تحفظ کی یقین دہانیاں لے کر آئی ہے۔ متوسط طبقے کے شہری صارفین کا خیال ہے کہ مفت یونٹس اور شمسی توانائی سے ان کی ماہانہ بچت میں اضافہ ہوگا اور انہیں سستی اور مستحکم بجلی کی یقین دہانی فراہم کرے گی۔ شمسی توانائی سے سیاسی توانائی تک کا سفر: بہار کی سیاست میں توانائی کے شعبے کی نئی پہل آئندہ اسمبلی انتخابات میں بہار کی سیاست میں ایک بڑا ایشو بن سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے حالیہ اعلانات سے براہ راست سیاسی فائدہ حاصل ہونے کا امکان ہے۔ غریب خاندانوں کے لیے مفت بجلی اور غریب کنبوں کے لیے سولر پلانٹس کا انتظام دیہی اور غریب طبقے کو براہ راست راحت فراہم کرتی ہے۔ اس سے ان طبقوں میں نتیش کمار کی مقبولیت مزید مضبوط ہوگی۔ نوجوانوں اور متوسط طبقہ کے لیے یہ ماڈل پرکشش ہے، کیونکہ یہ روزگار، تکنیکی ترقی، اور سستی بجلی تینوں کا وعدہ ہے۔ دوسری طرف، کجرا سولر پروجیکٹ جیسے بڑے پروجیکٹ یہ پیغام دیتے ہیں کہ نتیش کمار محض اعلانات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ایک ایسے لیڈر ہیں جو نتائج فراہم کرتے ہیں۔ ترقی اور ماحول کو ایک ساتھ لانے کا یہ وژن انہیں مضبوط قیادت کا چہرہ بنا رہا ہے۔ توانائی میں خود کفیل ہونے کا یہ اقدام نہ صرف بہار کی ضروریات کو پورا کرے گا بلکہ نتیش کمار کے لیے ایک مضبوط انتخابی اثاثہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

میں نے وسطانیہ رجسٹریشن مع امتحان فارم کی تاریخ میں توسیع کردی: سلیم پرویز

پٹنہ(پریس ریلیز) مدرسہ بورڈ کے چیئرمین سلیم پرویز نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے وسطانیہ رجسٹریشن مع امتحان فارم کی تاریخ میں توسیع کردی ہے۔دلشاد مستقیم، کنٹرولر آف اکزامنیشن، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ نے بحکم چیئرمین وسطانیہ معیار کے مدارس ملحقہ کے صدر المدرسین، گارجین حضرات اور طلبا وطالبات کو مطلع کیا ہے کہ درجہ وسطانیہ ایویلیوشن (امتحانات)2026 کے رجسٹریشن مع امتحان فارم بھرنے کی تاریخ 15 ستمبر 2025 کو ہی مکمل ہوچکی ہے، لیکن مدارس کے صدر المدرسین اور مدارس کی فلاحی تنظیموں نے فارم بھرنے کی تاریخ میں توسیع کرنے کی گزارش کی ہے۔درج بالا گزارشات کو دیکھتے ہوئے چیئرمین محترم نے وسطانیہ ایویلیوشن کا رجسٹریشن مع امتحان فارم بھرنے کی تاریخ میں توسیع کا حکم دیا ہے۔ سلیم پرویز چیئرمین مدرسہ بورڈ کے حکم کے مطابق وسطانیہ ایویلیوشن کا امتحان مع رجسٹریشن فارم بھرنے کی تاریخ میں 25 ستمبر 2025 تک بغیر تاخیری فیس اور مورخہ۔26 ستمبر سے 08 اکتوبر تک تاخیری فیس 50 روپئے اضافی رقم کے ساتھ توسیع کی جاتی ہے۔اس توسیع شدہ تاریخ کے درمیان طلبا وطالبات کا فارم بھرانا یقینی بنائیں۔دلشاد مستقیم، کنٹرولر آف اکزامنیشن نے مزید کہا ہے کہ مزید تاریخ میں توسیع کے امکان نہیں ہیں اس لئے اس توسیع شدہ تاریخ کو حتمی سمجھا جائے اور جلد سے جلد فارم بھرنے کی کارروائی کو مکمل کریں۔

بہار میں 100 سیٹوں پر مقابلہ کرے کانگریس: انتخاب عالم

پٹنہ،18 ستمبر (پریس ریلیز): آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے رکن انتخاب عالم نے بہار اسمبلی انتخابات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو ریاست میں 100 سیٹوں پر مقابلہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ تقریبات میں کانگریس کارکنوں کی محنت اور سرگرمی اور عوام کے جوش وخروش کو دیکھتے ہوئے پارٹی کا دعویٰ مضبوط ہے۔مسٹر عالم نے کہا کہ بہار کانگریس قیادت کو اتحاد میں اپنا حصہ اعتماد کے ساتھ بتانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس 100 سیٹوں پر مقابلہ کرنے کی تیاری کرتی ہے تو اس سے کارکنوں میں جوش اور عوام کا اعتماد دونوں میں اضافہ ہوگا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ آر جے ڈی اور کانگریس کا رشتہ ساجھیداری اور اعتماد کا ہے۔اتحاد کی طاقت برابری اور احترام سے ہی بڑھتی ہے۔باقی سیٹیں دوسرے اتحادیوں میں بانٹ کر پورے گرینڈ الائنس کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔انتخاب عالم نے یاد دلایا کہ بہار کے لوگوں نے راہل گاندھی کی ''ووٹر ادھیکار یاترا'' کے دوران کانگریس کو بے مثال حمایت دی۔نوجوانوں اور کسانوں کا جوش یہ ظاہر کرتا ہے کہ لوگ تیزی سے کانگریس پارٹی کی طرف متوجہ ہورہے ہیں۔اس کا نتیجہ یقیناً اسمبلی انتخابات میں دیکھنے کو ملے گا۔انہوں نے کہا کہ بہار میں تبدیلی کی سیاست کانگریس پارٹی کے فعال کردار کے بغیر ادھوری ہے۔اس لیے پارٹی قیادت کو قیادت سنبھالنی چاہیے اور ایک واضح حکمت عملی مرتب کرنی چاہیے تاکہ یہ اتحاد عوام تک ایک مضبوط پیغام کے ساتھ پہنچے اور بی جے پی جیسی قوت کو ایک مضبوط چیلنج پیش کرسکے۔

خود روزگار کی راہ پر بہار، قسطوں کی تقسیم سے بدل رہی ہے کاروباریوں کی زندگی

پٹنہ،18 ستمبر،(پی این ایس) ریاستی حکومت کی جانب سے نوجوانوں، خواتین اور معاشی طور پر کمزور طبقات کو خود روزگار اور انٹر پرینیورشپ سے جوڑنے کے مقصد سے محکمہ صنعت کے تحت کئی اسکیمیں چلائی جارہی ہیں۔سال 2018 سے نافذ ''وزیر اعلیٰ ادیمی منصوبہ'' کے تحت اب تک 43,870 مستفیدین کو 3,125.52 کروڑ رپے کے پروجیکٹ کی رقم تقسیم کی جاچکی ہے۔اس اسکیم میں نئی صنعت لگانے کے لیے اہل مستفید افراد کو 10 لاکھ روپے تک کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے، جس میں نصف رقم (50 فیصد تک 5 لاکھ روپے تک) قرض کے طور پر اور باقی نصف (50 فیصد تک 5 لاکھ روپے) بطور سبسڈی فراہم کی جاتی ہے۔ خاص طور پر نوجوان ادیمی منصوبہ کے تحت فراہم کردہ قرضوں پر صرف 1 فیصد سود قابل ادائیگی ہو تا ہے۔ابھی حال ہی میں محکمہ صنعت کی جانب سے منعقد پروگرام میں مالی سال 25-2024 کے تحت منتخب کل 1333 مستفیدین (ایس سی، ایس ٹی 281، انتہائی پسماندہ طبقات 257، یوتھ 272، خواتین 286، اور اقلیت 237) کو دوسری قسط کی شکل میں 62.10 کروڑ روپے کی رقم تقسیم کی گئی ہے۔دوسری طرف، معاشی طور پر کمزور خاندانوں کو بااختیار بنانے کے لیے مالی سال 24-2023 میں شروع کی گئی "بہار لگھو ادیمی منصوبہ" کے تحت، اب تک 71,740 مستفیدین کو 570 کروڑ روپے کی رقم تقسیم کی جاچکی ہے۔ یہ اسکیم میں خود روزگار کے لیے زیادہ سے زیادہ 2 لاکھ تک کی قسط وار گرانٹ فراہم کرتی ہے۔

پٹنہ میں دسہرہ اور رام لیلا مہوتسو کی تیاریاں عروج پر

پٹنہ، 18 ستمبر (یو این آئی) بہار کی راجدھانی پٹنہ میں آئندہ دسہرہ اور رام لیلا مہوتسو کی شاندار تقاریب کے سلسلے میں جمعرات کو پٹنہ ڈویژن کے کمشنر ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ نے اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی۔انہوں نے بتایا کہ یہ تقریبات حکومتِ بہار کے محکمہ فنون و ثقافت کے تعاون سے شری کرشن میموریل ہال اور گاندھی میدان میں منعقد ہوں گی، جن میں ملکی اور غیر ملکی شہرت یافتہ فنکار اپنی پیشکش دیں گے۔22 ستمبر سے 3 اکتوبر تک گاندھی میدان میں شری دسہرہ کمیٹی ٹرسٹ کی جانب سے 12 روزہ رام لیلا کا انعقاد ہوگا۔روزانہ شام 4 سے 6 بجے تک مقامی فنکار بھجن پیش کریں گے جبکہ شام 6 سے 9 بجے تک رام لیلا کے مختلف تاریخی اور مذہبی مناظر جیسے رام جنم، تڑکا ودھ، سیتا ہرن، راون ودھ اور رام راجیہ ابھیشیک اسٹیج پر پیش کیے جائیں گے۔اس کے علاوہ 25 سے 28 ستمبر تک 4 روزہ ثقافتی پروگرام اسپک مکے اور شریم ایجوکیشنل ٹرسٹ کے تعاون سے ہوگا، جس میں پدم شری پنڈت الہاس کشلکر (کلاسیکل وکل)، پدم شری اور گریمی ایوارڈ یافتہ پنڈت وشوموہن بھٹ (موہن وینا)، پنڈت ریتیش و رجنیش مشرا، پنڈت رونو مجمودار اور ڈاکٹر میسور منجوناتھ اپنی جگل بندی پیش کریں گے، جبکہ اختتامی دن وودشی سوریا گایتری اور تنوشری شنکر اپنی فنکارانہ پیشکش دیں گی۔

बिहार सरकार

कला, संस्कृति एवं युवा विभाग

मुख्यमंत्री गुरु शिष्य परम्परा योजना हेतु आवेदन

कला, संस्कृति एवं युवा विभाग द्वारा "मुख्यमंत्री गुरु शिष्य परम्परा योजना" प्रारम्भ की गई है, जिसका उद्देश्य बिहार राज्य की समृद्ध सांस्कृतिक विरासत तथा दुर्लभ एवं विलुप्तप्राय पारम्परिक लोक एवं शास्त्रीय कलाओं को संरक्षित एवं प्रचारित करने हेतु युवाओं को विशेषज्ञ गुरुओं के मार्गदर्शन में प्रशिक्षण प्रदान करना है।

इस योजना के अंतर्गत पात्रता हेतु निम्न शर्तें अनिवार्य हैं:

1. गुरु की आयु 50 वर्ष या उससे अधिक हो।
2. गुरु बिहार का मूल निवासी हो।
3. गुरु का संबंधित विलुप्त प्राय विधा में न्यूनतम 10 वर्षों का अनुभव होना अनिवार्य है।
4. गुरु के पास प्रशिक्षण प्रदान करने हेतु उनके निवास में उपयुक्त स्थान अथवा पृथक प्रशिक्षण केन्द्र की उपलब्धता होनी चाहिए।

आवेदन प्रक्रिया:

आवेदन विभाग द्वारा निर्धारित प्रपत्र में ही किया जाना अनिवार्य होगा। आवेदन हेतु विहित प्रपत्र एवं योजना की विस्तृत जानकारी विभागीय वेबसाइट https://state.bihar.gov.in/yac/ से प्राप्त की जा सकती है। आवेदक द्वारा सभी आवश्यक प्रमाण-पत्रों के साथ आवेदन-पत्र सांस्कृतिक कार्य निदेशालय में स्पीड पोस्ट अथवा हाथों-हाथ दिनांक 21 अगस्त 2025 तक दाखिल करने की तिथि को 6 अक्टूबर 2025 तक विस्तारित किया जाता है। योजना की विस्तृत जानकारी एवं सहायता हेतु अपने जिला कला एवं संस्कृति पदाधिकारी से संपर्क स्थापित किया जा सकता है।

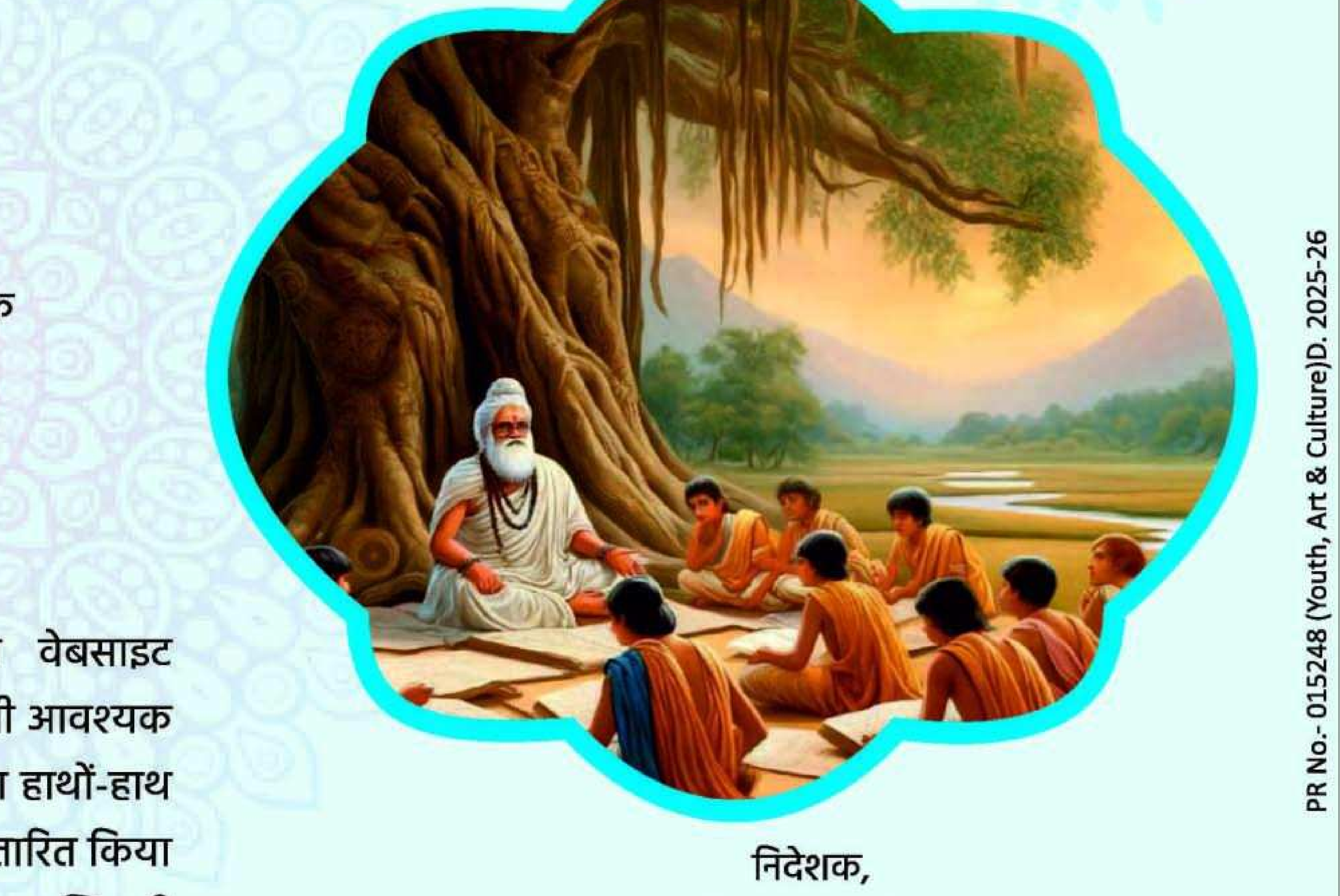

निदेशक,
सांस्कृतिक कार्य निदेशालय,
कला, संस्कृति एवं युवा विभाग, बिहार, पटना।

PR No.- 015248 (Youth, Art & Culture)D. 2025-26

رحیمیہ دواخانہ
رحمت نگر، عیسیٰ پور، پھلواری شریف، پٹنہ
خادم الاطبا حکیم (ڈاکٹر) حافظ مولانا
محمد تجمل حسین قاسمی مظاہری
اوقات مطب
صبح 10.00 بجے سے 2.00 بجے دن تک
شام 4.00 بجے سے 8.00 بجے رات تک
07543943106

سونے اور چاندی کے عمدہ زیورات کیلئے
تشریف لائیں، کوالیٹی اور وزن کی گارنٹی
RAJDHANI JEWELERS
راجدھانی جویلرس
SABZIBAGH, PATNA-4
Mob: 9341566091